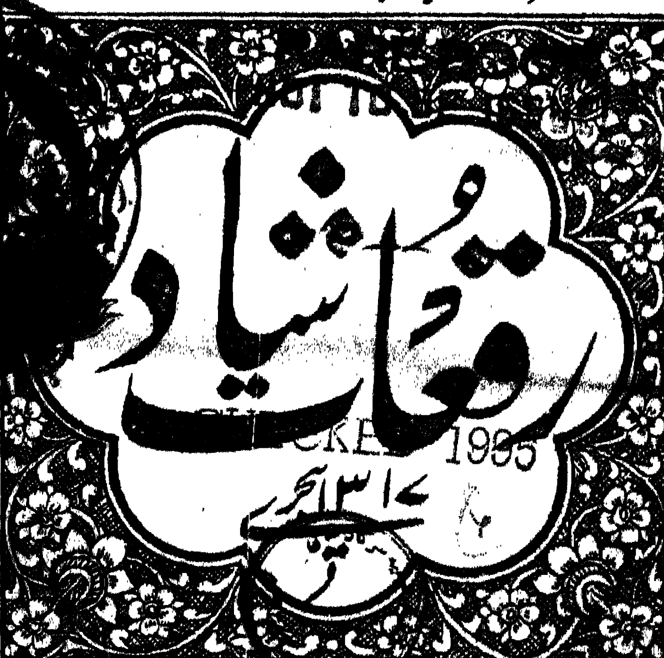
اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

حسب فرمائش راجہ چندا پرشاد بہادر خلف اکبر راجہ راجایان



مقالات شاد

۱۳۱۷ ہجری

مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر فوج آصفی تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تنت بناز طبیبان نیازمند مباد
وجود نازکت آزردہ گزند مباد

حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہٗ

بعد عرض اقدس حضرت پیر و مرشد

دسوین کی شبکو خانہ زاد کشن پرشاد نے ایک خواب دیکھا کہ خلاف معمول سیر ساند اندہیری رات مین جبکہ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا تہا۔ اور گھٹا ٹوپ اندہیرا چوطرفہ چہایا ہوا تہا بجلی کی چمک۔ اور دامنی کی دمک سے وہ تاریکی ذرا یون ہی سی زائل ہو کر رہ

قرص خورشید در سیاہی شد
یونس اندر دہان ماہی شد

تاریکی کی فوج نے ایسا نرغہ کیا تہا کہ ہر در و دیوار پر ظلمت کا عمل تہا کالی کالی جہنڈیون کے کالے کالے پہریرے اڑ رہے تھے

کہ دفعتہً ؎

شب طلعت شہ بخواب دیدم
پیش از سحر آفتاب دیدم

آنکھ کہلی تو یہ معلوم ہوا کہ عین شب دیجور مین ع

پیدا ہوا سپیدۂ طلعت نشان صبح

معبرونکو جو خواب کی تعبیر کرتے ہین ۔ بلا کر دریافت کرنے ہی کو تہا کہ فوراً بگل بجا اب اپنے مکان کو دیکھتا ہون تو ؎

بیا شہا کی صدا ہر طرف سے جاری ہے
خداوِ مصر دکن کی یہان سواری ہے

ہر سمت سے یہی آواز آتی ہے ۔ آنکھین ملتا ہوا اُٹھا تو دیکھا کہ عالم نور ہے اور غلغلہ آمد آمد سواری حضور ہے ۔ ؎

برین مژدہ گر جان فشانم رواست
کہ این مژدہ آسایش جان ماست

فوراً اِس شعر کو ترجمان دل کیا ؎

نظام آئین مرے گہر خدا کی قدرت ہے
کبہی مین اُنکو کبہی اپنے گہر کو دیکھتا ہون

سواری مثل بادِ بہاری کلبۂ خاکسار پر رونق افروز ہوئی ؎

نورِ رخِ سلطان کا جو پرتو نظر آیا
حیرت تھی کہ دسوین کو مہِ نو نظر آیا

وہ جو میرا بادشاہ جمجاہ ہے جو میرا مولا۔ میرا آقا سے خاقان کلاہ ہے
وہ جسکی طرف مخاطب ہوکر یہ شعر پڑھکر مین دل وجان سے شاد ہوتا ہون ؎

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

وہ جو تمام دکن کا سرمایۂ ناز اور ذریعۂ اعزاز ہے۔ وہ جو سلطنت آصفی کا
یادگار اور فخر و افتخار ہے۔ اُس سلطان سنجر فر ہوشنگ فرہنگ کیقباد اورنگ
اِس ذرۂ بیمقدار کو رشک خورشید بنایا۔ اور عزت بخشی رتبہ بڑھایا ؎

کاشانۂ شاد اور یہ اعزاز ہے قدر
شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

یا خدا جبتک دنیا مین جیحون و سیحون و دجلہ و فرات کو روانی ہے جبتک چشمۂ خورشید و جاری
نورانی ہے۔ جبتک مرغان خوش الحان دم صبح چہکتے۔ اور گلہای عنبر بار کھلتے ہین
میرے بادشاہ گیتی پناہ حضور میر محبوب علیخان عمر اللہ ملکہ کو فائز المرام
اور ہر امر مین شاد و باکام رکھ ؎

الٰہی تا قیامِ ماہ و ماہی
چلے یہ سکہ محبوب شاہی ✢

زیادہ حد ادب ۔

عرض خانہ زاد وصورت ولی کشن پرشاد عفی عنہ

نواب صاحب والا مناقب کرمفرمائے مخلصان دام کرمہٗ ۔

سکہ زد از فضلِ یزدانِ زمن
میر محبوب علی شاہِ دکن

اس شعر مین (یزدانِ زمن) پر جو اعتراض سید علی صاحب بلگرامی
نے جمایا تہا وہ اس طرح اُٹھہ گیا جسطرح اُردی بہشت کے آتے ہی بہمن
و دے کا عمل اُٹھہ جاتا ہے ۔ مین اس اعتراض کو بالراس والعین تسلیم
کرلیتا کیونکہ ہمارے بادشاہِ جم اقتدار کے سکّے مین اگر خدانخواستہ
غلطی ہو تو معاذ اللہ کا مقام ہے ۔ لیکن بحمد اللہ کہ آغا شوستری نے (یزدان
زمن) کو جائز رکہا اور یدالایل قاطع فضل رب عرشی بھی اسکو صحیح کہتے ہین
اور بہ برہین ساطع شوستری مردم ایران زمین ۔ عرشی محقق فارسی اعتراض
غلط (یزدانِ زمن) صحیح ۔ وہوالمطلوب فقط
کشن پرشاد عفی عنہٗ

مہربان سید علی صاحب بلگرامی ۔
آپ کے اعتراض کے قربان ۔ اگر اعتراض صحیح ہوتا تو مین شکریہ

کے ساتھہ تسلیم کر لیتا - اور یہ سمجھتا - کہ خطا و نسیان ترکیب انسانی ہو - اور بے عیب ذات خدا بلکہ آپ کے اعتراض کے بعد گھر آتے ہی مین نے اِس مصرع کو (سکہ زد از فضلِ یزدانِ زمن) یون بدل دیا

سکہ زد و فخرِ سلاطین زمن

لیکن آغا شوستری نے کہ عالم اجل اور مشہور فاضل اکمل ہین یزدانِ زمن کو جائز رکھا - اور فضل رب عرشی اُس شعر پر پھڑک اُٹھے - اور یہ دونون مستند عالم ہین - ایک ایرانی الاصل - دوسرا محقق فارسی -

والسلام فقط

مکرمی و معظمی - ایک ڈبہ کاغذ اور چھ پتیان معہ چھہ عدد قلم کے پہونچی ماشاء اللہ ایسا چکنا کاغذ تو دیکھا نہین گیا - خدا جھوٹ نہ بلوائے بس صورت دیکھہ لو - آئینہ کی حاجت نہین - ہاتھی دانت کی تقطیع ہے یا رخسار یار کا اُسیر پر تو پڑا ہے عجب قسم کا کاغذ ہے - کاشمیری اسکے روبرو ہیچ ہی اور کاشمیری کا بازار سرد ہو گیا - قلم ماشاء اللہ نہایت ہی خوش وضع اور خوبصورت اگر اس قلم کو فرمانروائے ہفت اقلیم گرہ کشائے امید و بیم کہون تو سزاوار ہی تیغ نہین مگر اِس کا کاٹا پانی نہین پیتا ذوالفقار نہین مگر عدو کا جگر اِسکو دیکھکر دو نیم ہے اِس کا فرمان جف القلم ہے - بارڑہ ندارد مگر برش کی صفائی مین کاسہ فرق اعدا کو

یک قط قلم کر دیتا ہی - الغرض کاتبِ قدرت کا منشی ہے جو خطِ تقدیر کو قلم بند کرتا ہی - اللہ تعالیٰ آپ کو باین مہربانی ہاے دوستانہ شاد و خرّم رکھے -

شاد عفی عنہُ

مہربان دوستان سلامت - تلوار پہونچی - مین تو ارمغان سمجہا تھا - مگر خط کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ابھی مول نہین لی گئی - صرف میرے امتحان اور پسند کے لئے بہیجی ہے - اِس قدر دانی کا شکریہ - مین اِس قابل تو نہین ہون کہ پرکہون - مگر حضرتِ عباسؑ کی قسم عمدہ عبّاسی ہے جوہر دار قوت بازوے سپہ سالار اسکی شان ہی فتح و ظفر اِس کا دم بہرتے ہین - تعریف تو یہ ہے کہ دشمن بھی جان دیتے ہین اور اِسپر مرتے ہین - اور یہ اِن کے خون کی پیاسی واہ ری عبّاسی - آبداری مین گوہرِ آبدار لولوے شاہوار جسکے نخلِ ہستی مین آبرسانی کی اُسکا چمن سوکہکر کانٹا ہو گیا - گویا خزان کے جہونکون سے نیست و نابود تو کیا ویران اور تباہ ہو گیا - باڑہ ہے کہ سمندر کی دہار ہے - خم خنجرِ ابرو سے کم نہین - قبضہ بھی عمدہ ہاتھ آیا اچھے پر قبضہ پایا - یہنی شاہی کام ہی شاہونکے قبضۂ قدرت مین رہنے کا سہام ہی - اللہ مبارک کرے -

شاد عفی عنہُ

چرخ دلکی ماہِ دو ہفتہ شیفتہ
اللہ تمکو خوش رکھے۔ ابھی ابھی ایک خط پہونچا۔ بھائی سچ ہے کہ تمہاری تحریر کی سحر طرازیاں دیکھکر دل خوش ہوجاتا ہے۔ آپنے جو غزل ابھی بھیجی تھی۔ وہ میرے بکس ہین موجود ہے۔ ابھی مین نے دیکھی نہین۔ میان مین تمہارے کلام کو بنظر اصلاح دیکھون یعنے چہ تعجب کی بات ہی تم کہنہ مشق ہین مُبتدی۔ اصلاح سخن ابھی تک جاری ہی۔ بہر حال تمہاری خواہش کے موافق دیکھ بھال کر روانہ کرتا ہون مگر اپنے اُستاد کو بھی ایک نظر ضرور دکھالو۔ چھوٹے میان کو سلام۔

شاد عفی عُنہ

مرآۃ طلسم اتحاد خانہ آباد و دولت زیاد۔ ۲۶ ہر تاریخ ماہ حال کو ایک جسٹری اور ایک پارسل پہونچا۔ محظوظ اور مسرور ہوا۔ اللہ کا شکر ہی کہ آپکو فرصت ہوئی اور میرے خط کے جواب دینے کا خیال رہا۔ خط اور پارسل کے کھولنے سے معلوم ہوا کہ ایک آئینہ آپ نے برخوردار نور چشم راجہ چند اپرشاد بہادر طول عمرہٗ و زاد علمہٗ کے لئے اپنے محبت سے ارمغان بھیجا ہے اسکا بھی شکریہ۔

آئینہ دلکشا جسکو مرآۃ جہان نما کہئے تو می زیبد۔ صفائی مین صوفیون کے قلب سے مُصفا تر آب و تاب مین گوہر آبدار سے بڑھ کر جامِ جم اِسکے روبرو

خجل آئینہ سکندر اسکو دیکھکر حیران و منفعل باطن ہین مثل ارباب صفا ظاہر ہین بسان ارباب وفا۔ رخسار مہ جبینان کہون یا ماہ تابان۔ شیشہ کہون تو دور د و کدورت نہین عکس رخ یار کہون تو برعکس ہوتا ہی شمع جمال مہ رویان لکھون تو قلم اشک بہاتا ہے۔ حیران ہون کہ کیا لکھون ششدر ہون کہ کیا تعریف کرون۔ بجز اسکے کہ یہ کہون ؎

	یہ آئینہ آئینۂ حق نما ہے نظر آتا جسمین ظہورِ خدا ہے	شاد

میرے دوست کی آئین محبت اور طرزِ الفت کا نقشہ اِس ارمغان سے مثل آئینہ صاف نظر آتا ہی۔ خداوند عالم آپ کو آئینہ خانہ وحدت کا آئینہ بردار کرے اور مرۃ روے محمدی کے دیکھنے والون مین نمبر اول بخشے۔ میری طرف سے آپ کے چھوٹے ننھے ننھے بچون کو دعاے خیر پہونچے فقط

شاد عفی عنہ۔

مولانا بالعلم والفضل اولا۔ دسنا خوشے انگور کے پہونچے۔ بندہ کا منہ میٹھا ہوا۔ اسکی شیرینی سے بوسۂ بنت العنب کا مزا آتا تھا۔ اور دخت رز کا ذائقہ پاتا تھا۔ کیا عرض کرون یہ وہ میوہ ہے جسکے گل و گلچین و صیاد و گل و بلبل سب باغ جہان مین اِسکی تاک مین رہتے

ہین اور ایسے فریفتہ اور دالہ و شیفتہ کہ مستی عشق مین مستانہ وار جہومتے ہوے پہرتے ہین۔ اسکے مارے ہوے کی کیفیت نہ پوچہئے زاہد بہی اگر اسکی زیارت کرے تو مرید پیر مغان ہوجائے اور اُسکے شربت کو شرابًا طہورًا سمجہکر ڈکار جاے۔ اِس میوہ مین نادر بات یہ ہی کہ جہان خشک ہوا مویز منقیٰ بنگیا۔ طبیب اِس نام کے عاشق جب نسخہ مین دیکہیئے پانچ چار دانہ اسکے ضرور شریک کئے جاتے ہین مقوی اور خون اور الغرض بہرحال مفید۔ امید ہے کہ جناب عالی کی توجہ مجہ نیازمند کے حال پر ایسی مبذول رہے گی جیسے خدا کی رحمت عاصی اور گنہگارون پر پیر مغان کے خمخانہ اور بدمستون پر ہوتی ہے۔

یامظہر العجائب۔ مولانا مظہر الدین غریب شاہ کو احقر العباد شاد کی جانب سے سلام پہونچے۔

آپ کا مکتوب شکبو پہونچا مین صبحکو سرینگر گیا ہوا تہا آجکل گرمی روز پر ہے۔ مولانا آپ کا یہ ارشاد کہ باباکشن پرشاد تیرے عادات اور تیرے اخلاق دیکہکر مجہے رشک ہوتا ہی کہ تو مسلمان کیون نہ ہوا۔ واہ مولانا مسلمان ہونے کی ایک ہی کہی۔ مین نہین سمجہا کہ مسلمانی کس کو

کہتے ہین - اگر مسلمانی اسکو کہتے ہین اور اسی کا نام ہے کہ فقط ڈاڑہی بڑہاوین اور عبداللہ عبدالرحمان نام رکھین اور تعصب پرست ہون تو بندہ ایسی مسلمانی کو دور ہی سے سلام کرتا ہے - میان مسلمانی وہ ہے کہ خدا کی وحدت کے قایل ہونا اور اُس پر ولسے ثابت قدم رہنا بندہ پورا موحد اور پکّا صوفی ہے -

آپ کا ارشاد کہ جبتک رسالت کے قائل نہون مسلمان نہین ہوتا - بندہ نواز لفظ مسلمانی ملّت کا نام ہے موحد کے نزدیک ملّت اور مذہب کی قید کہان ہے

جنگ ہفتاد دو ملت ہمہ را عذر بنہ	
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند	

ہان اب کان دہر کر سنئے جو موحد ہوگا وہ ضرور غیر متعصب ہوگا - جو غیر متعصب ہی وہ رسالت کا ضرور قایل ہوگا - مولانا نام پاک (محمدؐ) پر مین وجد کرتا ہون - اس نام پاک کا خورد سالی سے والہ و شیدا ہون -

حضرتِ من آپ ارشاد فرماتے ہین کہ زنّار گلے مین کیون ہے اس کا جواب کیا دون لے اب سنئے ہے

مری تسبیح کے دو جزو ہین زنار اور ردائے	شاد
بظاہر شیخ کا ممنون ہون باطن برہمن کا	

ارے صاحب مجھے یہ تو منظور نہین کہ اپنا ظاہری بنا وٹ جبّا و مولویون یا ملا کی طرح رکھون ۔ یا زنّار توڑکر ختنہ کرلون ۔ یا دستر خوان پہ لوا لے اُڑاؤن ۔ اگر کافری زنّار مین اور مسلمانی ختنہ مین اٹکی ہے تو مولانا ایسی کافری ہمکو بھائیگی اور نہ ایسی مسلمانی کو ہم مانتے ہین ۔ ہم تو کافرِ عشق ہین ۔ محرابِ صنم ہمارا سجدہ گاہ ہے ۔ غوغاے کنشت صداے لبیک حرم ہے اور پکا پکا صوفیانہ میرا دہرم ہے ۔

بامسلمان اللہ اللہ ہندوان را رام رام

مولانا آپ اپنے موحد ہونے کا بہت کچھ دم مارتے ہین مگر میرے مسلمان ہونے کی فکر مین کیون مرتے ہین ۔ اپنے کو پکا صوفی بھی جتلاتے ہین اور تسبیح و زنّا کے پہیر مین پہنسے ہوے ہین ۔ ہاے افسوس کیون مولانا کیا آپ اسی بات کو جائز رکھتے ہین کہ صوفی اور موحد کہلا کر کفر و اسلام کے جھگڑے مین مبتلا رہین ۔ مولانا مجھے اپنا ایک شعر یاد آیا ۔ و ہو ہذا ۔

کفر و اسلام کے جھگڑے مین نہ پڑ تو اے شاد بندے اللہ کے ہین گبر و مسلمان دونون

بہر حال مولانا آپ کو تعصب لازم نہین ۔ اور نہ آپکے شایان ہے ۵

یہ کفر و دین کے ہین جھگڑے سارے تجھی ہی اے شناوفنسی کیا کام
مٹا کے زنگِ دوی کو دل سے خدا خدا کر خدا خدا کر

مولانا آپ میرے کفر و اسلام کی فکر مین بالکل نہ پڑیے جو وقت یاد حق مین گذرے اسکو غنیمت جانئیے۔ خاصانِ خدا وہ جانتے ہی نہین کہ اسلام کس محراب ابرو کا کعبہ مقصود ہے۔ اور کفر کون سے صنم پرست دل کا بتخانہ ہے یہ بھی گھر خدا کا وہ بھی گھر خدا کا ہے ہر جگہ اوسی کا جلوہ ہی جو اسکا منکر ہے وہ موحد نہین۔ راستی نے منصور کو سولی پر دیا۔ اگر مین زیادہ کہون تو شرعًا دُرّے لگا نیکا حکم ہو سکتا ہی اور زاہدان زشت پر و ملایان متعصب بمصداق۔ این گریبان گرفت و آن دامن۔ میر التعاقب کرینگے بہر کیف ع

بہ فہم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید
خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید

نقل مشہور ہی اور کسی کتاب مین مین نے دیکھا ہے کہ ایک صاحب نے رابعہ بصری سے دریافت کیا کہ بیوی شیطان مقبول خدا ہے یا مردود۔ اوس بلقیس مرتبت نے فرمایا کہ جس وقت مجھے اس قدر فرصت ہو گی غور کر کے اسکا جواب دونگی سبحان اللہ وجد کرنے کے لایق بات ہے دل لوٹجاتا ہے خاصان خدا کو اپنے

یار کے دیدار اور وصل صنم کے مزون سے اسقدر فرصت کہان
کہ وہ ان جھگڑون مین اسیر بلا رہین۔ اگر آپکو بخشایش کی فکر ہو گی
تو میان جس نے پیدا کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کون بخشایش کے
لایق ہے حتی المقدور ممنوعات سے اجتناب کرنا اور اُسکی یاد مین
مصروف رہنا اور اسیکی جستجو دل سے کرنا یہ بس ہے۔ اللہ بس
باقی ہوس۔

احقر العباد شاد

عنایت فرماے بندہ۔ آم کی ڈالی پہونچی۔ ایکسو ایک تخم پیوندی
پائے۔ بے موسم نعمت غیر مترقبہ ہے۔ واقعی بمبئی کے پیوندی مشہور
معروف ہین اس پیوند اتحاد کا ہزار ہزار کیا معنی الفاً الفاً شکریہ
بجا لاتا ہون۔ جناب من واقعی کیا دل پسند او رمرغوب تحفہ عنایت
فرمایا کہ ذوق چاشنی سے شیرین کام ہوا اسکو دیکھنے سے میری
روح کو تازگی ہوتی ہے۔ جان مین جان آتی ہے خدا کی قسم اس کی
رنگت کے دیکھنے سے زعفران زار کشمیر آنکھون مین پھر جاتا ہے اُسکی
سبزی عین سرسبزی بہار ہے ہر رنگ مین مرغوب۔ مگر آپ کے
اور ہمارے یک رنگی سب سے نرالی ہے۔ خاص ہے عام نہین ہے
ہر ایک دانہ کو کوزہ آب حیات کہنا می زیبد۔ ریشہ کا نام نہین کہین

سُرخی شیرین دہن و غنچہ لبان کشمیر اور محبوبان فرنگ کے رخسار گلعذار
کی خبر دیتی ہے -
جناب من یہ میوہ ہی کہ جنت مین بھی پائین گے میوہ بہشتی اس کا نام رکھا گیا
لاریب - یہ اشرف الاثمار ہے جس پر ہر شیخ و شاب نثار ہے بہت سے
بخنتہ مغزون کو دیکھا ہے کہ ایسے شوق سے کھاتے ہین کہ مغز اور پوست
ڈکار جاتے ہین بہر حال اسکی توصیف اور تعریف کرنے سے عاجز ہون -
اللہ تعالی آپ کے نخلِ مراد کو بارور پھلا پھولا سرسبز و شاداب رکھے -
آپ کے اس منت اور اتحاد نے میرے رگ و ریشہ کو ممنون فرمایا -
آپ کا دوست نشاد

مہربان من - کل کے روز ٹھیک نو بجے غریب شاہ کا خط پہونچا - مین اسکو
پڑھکر بہت ہنسا - مجھے اونھون نے اپنے خط مین متواتر لکھا ہے کہ طرز
اور روش سے مین مسلمان معلوم ہوتا ہون - سوال یہ ہی کہ مین مسلمان
کیون نہین ہوتا - مین حیران ہون کہ انہین میرے مسلمان ہونے کا
کیونکر یقین آیا -
بخدا کہتا ہون کہ زنار گلے مین رکھتا ہون سچ پوچھو تو بقول مرزا غالب
دہلوی - آدھا ہندو اور آدھا مسلمان ہون کیونکہ نہ گاے کھاتا ہون نہ خنزیر
مجھے ابتک کسی نے اصل مین پہچانا نہین کہ مین کون ہون - مین ایک پکا

صوفی اور موحد ہون میرے نانا راجہ نراندر اور جد اسعلہٰ مہاراجہ چند و لعل ان دونون کا یہی مشرب اور یہی مسلک تھا۔
خدا کی قسم اچھا مسلک ہے عمدہ مشرب ہے جو اس سے پھرے ملحد جو اسکو برا کہے کافر۔ اگر کوئی مجھے کافر کہے تو تسلیم میں اور میرا خدا راضی۔ ایسے مسلمان جو سراپا تعصب کا پتلا ہو اوس سے میری کافری اچھی۔ مگر کافر عشق ہون ؎

	کافر عشقم مسلمانی مرا در کار نیست ہر رگِ من تار گشتہ حاجتِ زنار نیست	

سچ تو یہ ہو کہ اسلیئے لوگ اس سے بھاگتے ہین کہ رشتۂ اتفاق لوٹ بجائے بہرحال خدا کا بندہ ہون۔ اُسیکو دیکھتا ہون۔ اُسیکو ڈھونڈھتا ہون اسیکو پاتا ہون۔
میرا محراب خدا پرستی ابروے صنم ہے غوغاے ناقوس کنشتی صدائے لبیک و حرم ہے اور سچا سچا میرا یہ دہرم ہے ؎ غالب۔

	ہم موحد ہین ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم ملتین جب مٹگیئن اجزاے ایمان ہوگئے	

اگر وہ بھی آپ سے ملین تو میرا خط ضرور پڑھا دینا اور اونسے کہدینا کہ داہ مولانا گاوسالہ مانا پیر شد و گاو نشد۔ ہاے افسوس اپنے کو صوفی کہتے ہین

اور کفر و دین کا جھگڑا دل مین باقی او سنے کھدیجیے کہ میان منصور صفت باش جان بدہ مگر جانان راز دست مدہ۔ خدا حافظ پھر کسی روز ملین گے۔
شاد عفی عنہ۔

میرے عزیز پُر تمیز زاد علمہ۔ لکھنو کا حقہ اور تمبا کو پھونچا میان سچ تو یہ ہے کہ حقہ تنہائی کا رفیق اور شفیق ہمدم و دمساز ہے۔ قلقل بینائی خموشی کھون تو مے زیبد اس احسان کے عوض اگر مین تمھارا دم نہ بھرون تو محبت کا گلا گھونٹنا اور اسکو جلا کر اُس کا دھوان اُڑانا ہے ہر کش پر لاکھ ثنا اور ہزار دعا۔ بے زبان ہے مگر باتین کرتا ہے بلبل ہزار داستان کھیے تو مے شاید۔ اچھا خاصا باجا ہے بے گنجی کا راگ مالا ہے۔
میان ایک نقل اس حقہ پر یاد آئی کہ لکھنو کے کوئی رئیس بیگماتی گڑگڑی لئے ہوے محل خانہ سے برآمد ہوے۔ بیگماتی گڑگڑی نواب صاحب کے ہاتھ مین دیکھکر لوگون کو تعجب ہوا۔ نواب صاحب نے ایک شاعر سے اس قطع اور برزخ پر کوئی مصرع جلد موزون کرنے کی فرمایش کی وہ حاضر جواب فوراً یہ مصرع تند برجستہ حسب حال کہا۔ ع۔

	بیجان بولتا ہے مسیحا کے ہاتھ مین	

الغرض اس حقہ کا پیر نو د سالہ بھی جو گرم و سرد زمانہ چشیدہ ہے وہ بھی اسکا دم بھرتا ہے۔ اللہ تعالی انکو بالنفس ہائے گرم حیات بخش

رکھے تمباکو کیا ہی طبلۂ عطار ہے۔ جہان ایک کش کھینچا تمام مکان خوشبودار ہوگیا۔ لکھنو کے اعظم علی محمد علی تمباکو والون کو اللہ تعالے تب تک اچھا رکھے جبتک تمباکو دنیا مین ہم لوگون کے دماغ کو بلا خطر معنبر کردیتی ہے۔ عود جلانیکی ضرورت نہین۔ اگر بتی کے دھوین کی حاجت نہین یہ سب درگاہون خانقاہون مسجدون مین جلتی ہین۔ ہمارے ہان تمباکو خوشبودار دھوان دہار اُڑتا ہے پیارے مرزا صدیق کو سلام۔

دعاگو سرشار عفی عنہ

سرشار بادۂ فصاحت اللہ تمہین ہوش مین لائے۔ آپ کا شقہ سوار کے ہاتھ ابھی ابھی پایا۔ من چہ مے سرایم وطنبورۂ من چہ مے سراید۔ کا مفہوم صادق آیا۔ آپ کی جادو طرازی اور سحر پردازی کا مین کیا تمام ہندوستان قایل۔ مگر مردِ خدا خط تو اچھی طرح پڑھا کرو۔ مین تو لکھتا ہون کہ فیض صاحب کا مشاعرہ کل ہے آپ میری غزل لیجا کر حسب معمول پڑھ دیجئے۔ کھلی ہوئی بات ہے۔ آپ اوسکے جواب مین لکھتے ہین کہ اسرکار قدوسی نے فیض صاحب کے مشاعرے کے لئے کوئی غزل نہین کہی۔ امعقول ! اب آپ ہی کہئے کہ من چہ مے سرایم وطنبورۂ من چہ مے سراید۔ یہ پھبتی آپ پر ہوتی ہے یا نہین۔ مگر آپ سے شکایت کرنا بیکار ہے۔ آپ کا تخلص سرشار ہے۔ اگر در خانہ کس است یک حرف بس است۔ آپ لکھتے ہین کہ لفظ بالین مونث ہے

سلمنا سرشار مگر وہ تو میرا کلام نہین ہے - لہذا مجہپر اعتراض کیا اوس خط کو پہر از برائے خدا پڑہیے اور میری غزل فیض صاحب کے مشاعرہ مین پڑہ دیجیے - بہئی پنڈت جی واللہ طرز غزلخوانی کا تمیز خاتمہ ہے اب بلیڈ بازی کا وقت ہی والسلام -

میرے بے وفا نواب کہئے مزاج شریف کیسا ہی - کچہہ دوستونکی بھی خبر ہے یا نہین خط لکہتے لکہتے ہاتہہ رہگئے - پہرتے پہرتے آدمی کے پاؤن تہک گئے جواب تو کجا - نہ پیامے نہ سلامے - مین نے مانا اور یہ سب صحیح کہ آپکو اپنی متعلقہ خدمات کے کاروبار کی وجہ سے فرصت نہین - مگر میرا چہوٹا سا معاملہ ایسا نہ تہا کہ جو آپ کو دشوار ہوتا وہ کیا ؟ دوحرفی خیر و عافیت -

جواب کا طالب سرشار عفی عنہ

پنڈت جی صاحب - آپ کا شقہ پہونچا - آپ لکہتے ہین کہ [خداوند کل شبکو ایک رنگیلے دوست کے ہان سرکار کی ایک نادر غزل کسی قتالہ عالم پری جہم خوش گلو کی زبانی سُنی پہڑک گیا] اول تو وہ قتالۂ عالم کون تہی جسکو آپ نے پری جہم کا خطاب بے دہڑک دیدیا - اسکو اپنی خوش نصیبی سمجہئیے - قدر ناشناسی ہو می نہ سید کہ آپ سے نا دلسوز اور شاعر اسیر ریجہ گئے - ع

	قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری	

اسی طرح معشوقون کے پرکھنے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہین شاعر نا ولسٹ ۔ اور مصور ۔ ہان وہ غزل آپ نے نہ بتای جو گائی گئی تھی ۔ اسکا کوئی شعر یا مصرع یاد ہو تو ضرور لکھیئے مین نے آجتک کسی رنڈی کو اپنی غزل نہین دی لیکن اگر کوئی میرے دیوانون سے غزل چُن لیجا اور اپنی محبوبہ مطلوبہ مرغوبہ کو گانے کے لئے دے آئے تو اسکو مین کیا کرون جیسے آپ ہی نے ایک ٹھمری میری لکھی ہوئی ہاتھون ہاتھ کسی کے ہاتھ دی تھی ۔ کیون ہے نہ سچ کی ع ۔

	ہاتھ لا اوستاد کیون کیسی کہی	

بھئی حقیقت یہ ہے کہ نواب فصیح الملک داغ دہلوی کی جس قدر غزلین گائی جاتی ہین اور جس قدر حضرت داغ کے کلام نے شہرت پائی تمام دنیا کے شعرا مین کسی نے نہین پائی ۔ امیر مینائی کا ایک مطلع آپ نے پرسون پڑھا تھا جس کا ایک مصرع تو مجھے یاد ہے ع ۔

	ہائے کیسی اس بھری محفل مین رسوائی ہوئی	

اِس کا دوسرا مصرع لکھ بھیجیے ۔

مصرع کا طالب شاد عفی عنہ

سرشار ذی وقار ۔ ارے بھئی مجھے آپ کی اِس رائے سے کہ (طرز) کا لفظ مونث ہی ضرور اختلاف ہوتا اور مین تعجب کرتا کہ اتنا بڑا طبیعت دار

آدمی اور طرز کی جمیع طرزین لکھے ۔ سنا تو یو ہین ہی کہ انکی روش زنگار آپ کا طرز ۔ آپ کار و یہ ۔ مگر جب آپ نے اپنے اوستاد گرانمایہ تدبیر الدولہ منشی مظفر علی خان آسیر لکھنوی ۔ اور جہان اوستاد فصیح الملک بہادر داغ دہلوی ۔ اور اوستاد بے بدل منشی امیر احمد صاحب مینائی لکھنوی کی ۔ شا لین وین کہ وہ طرز کو مونث باندہتے ہین تو پہر اب گنجایش اعتراض لینے جہ ۔ لیکن پنڈت اپنے طرز کہنا کا نونکو اچہا نہین معلوم ہوتا اور اِس کے تو آپ خود قایل ہین کہ اہل لکھنو آج کل طرز کو بالاتفاق مذکر بولتے ہین ۔ ہان صاحب خوب یاد آیا آپ اپنے کچہ بند جو بطرز مراثی تصنیف کیے مین مجہے روضہ شریف ہین دکھا رہے تھے انمین سے ٹیپ کا شعر مجہے یاد ہے آپ کہتے ہین ؎

ہو سبکو عشق میرے کلام نفیس کا
ہر شعر مین ہو طرز دبیر و انیس کا

بندگی پنڈت جی ۔ اب کہیے آپ نے طرز کو مذکر باندہا ہے یا نہین اور آپ اسکو کیا کیجیے ۔ پبلک کا میلان طبع ہی آجکل یہ ہے ۔ مہئی اگر برا نہ مانو تو ایک بات کہون ۔ مین نے آپ کے ٹیپ کے مصرع ثانی مین ایک لفظ بدل دیا ۔ آپ نے لکھا ہی ۔

ہر شعر مین ہو طرز دبیر و انیس کا

مین نے یون بدل دیا۔

ہر شعر مین ہو رنگ دبیر و انیس کا

میرا خدا اور مین کہ یہ بطریق اصلاح نہین ہے ایک بات ذہن مین آئی لکھدی اسوقت ایک شعر یاد آیا کان دہر کر سنئے ۔

الٰہی نرم گردان از کرم دلہاے خوبان را
وگرنہ عشق را ناپیدا کُن باعشقبازان را

بارک اللہ اسکا لطف روکھے پہیکے آدمیونکو نہ آئے گا ۔ ہاے اس کا لطف کوئی چوٹ کہاے ہوے دلون سے پوچہے۔ خدا جانے کس عاشق تن کا شعر ہے۔ تشنہ دہلوی کا بہی ایک شعر یاد آیا اللہ میان کی طرف مخاطب ہو کر کہتے ہین ۔

کیون بتو نکو عشق بخشا تہا کہ ہم بہوسے بچے
منصفی اے داورِ روز قیامت چاہیے

اب مطب مین جاتا ہون خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

عنایت فرماے من ۔ آج گیارہ بجے آپ کا خط پہونچا بہت مدت کے بعد آپ نے ہمکو یاد کیا۔ خدا جانے کدہر سے چاند نکلا ۔ جو مجہہ بہولے

ہوے کو یاد فرمایا۔ جناب آپ نے یہ نئی بات پیدا کی۔ کہ مہینون خط نہ لکھین۔ اور جب لکھین سوا ے عذر ناچاقیٔ مزاج کوئی سبب آپ کو ملتا ہی نہین۔ اس تین سال مین چہ خط پہونچے جسکا سر شکن فی مہینہ دو ہوتے ہین۔ ع۔

ہمنے اسکو بھی غنیمت سمجھا۔

آپ کے رفیق شفیق نے جو کچہ آپ سے فرمایا۔ اور اپنے زیب خط کیا بغور پڑہا۔ اُنکا یہ حُسن ظن ہے۔ جو میرے نام پر تبرا کرتے ہین۔ خدا جانے کیون ناحق وہ مجکو اپنا رقیب سمجھتے ہین۔ ارے صاحب اگر اون کا خیال ہی۔ کہ کشن پرشاد جاہل ہے۔ پڑہا لکھا نہین۔ تو خیر جاہل ہی سہی یہ کیا معنیٰ۔ کہ ہر وقت ہر مجلس مین ہماری شکایت اور یہ کہنا۔ کہ جو کچہ شعر یا نثر کہتا ہے کسی سے لکھوا کر۔ اکثر سرشار لکھنوی کا نام لیا جاتا ہے۔ کہ وہ لکھہ دیا کرتے ہین۔ اگر یہی خیال ہے تو (بسم اللہ) ع۔

ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو

اگرچہ دوبدو ہونا یا مقابلہ کرنا کوئی متانت نہین اور نہ میرا منصب ہے بلکہ اکثر اوقات مین یہ سمجھکر خموش رہتا ہون۔

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبیست ✣

گلست سعدی و در چشم دشمنان خارست

بیشک مین شاعر نہین نثار نہین - مگر ایسا گو کہا بھی نہین کہ بغیر کسی سہارہ کے ٹٹو نہ چل سکے - آزمایش منظور ہے تو قلم دوات لین - کوئی مضمون یا خط - یا کوئی سین - وہ بھی لکھدین - بندہ بھی گھسیٹتا ہے - اوس وقت قلعی کھل جائیگی -

یہ مین نے مانا - کہ مین منشی نہین ہون - انشا پردازی مجھے نہین آتی - اور نہ مجھے ابوالفضل - یا نعمت خانِ عالی - ہونے کا دعویٰ ہے - مگر ہان میرزا علی بابا شیرازی الاصل کا شاگرد ہون - یہ وہ شخص ہو جسکو آغا شوستری طوبی نے میری تعلیم کے لئے انتخاب کیا تھا - سید ہادی وی نثر لکھتا ہون - مگر انشائے خلیفہ - اور انشائے مادہورام سے کم نہین عبارت سلیس محاورہ خاص ایرانی - بندش چست ہو تو ہار جاؤن - اگرچہ آج پندرہ سال سے جب سے کہ اِس ریاست ابد مدت کے دفاتر کی زبان اُردو ہوگئی ہے فارسی عبارت مین کسی دوست کو سوائے ذاتی ہیش خط یا کچھ کم و زیادہ نہ لکھے ہونگے - مگر اب بھی بھولا نہین ہون نظم مین - نہ ذوق ہون - نہ مومن - نہ امیر ہون - نہ داغ - نہ غالب ہون نہ بیدل - نہ حافظ ہون - نہ سعدی - مگر اپنے مطلب کو نظم مین موزون کرلیتا ہون - اُردو نثر لکھنے مین یا ناول نویسی مین پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی اِن کا نام مین نے اسوجہ سے نہین لکھا کہ میرے ہان

موجود ہین - یا بقول آپ کے دوست کے وہ مجہہ نظم و نثر لکہہ دیا کرتے ہین - نہین نہین اون سے پوچہہ لیا جاے - کہ جب وہ حیدرآباد آئے اوسوقت میری اُردو زبان کیسی تھی - اور اونکا میری نسبت کیا خیال تہا - الغرض مین اُن لوگون سے نہین ہون - مگر یہیا معمولی مکتوب نویسی وغیرہ مین اگر غالب مرحوم کا چربا نہ اُتارا ہو تو ہارجاؤن الغرض جو کچہہ مین نے سیکہا اُستادون سے سیکہا صحبت اہل علم و فضل کی رہی ہی - یہ میرا کلمہ غرور کا نہ سمجہئے - مین تو ہیچمدان ہون - مگر تو یہ کرکے کہتا ہون کہ اگر امراے دولت آصفی مین اسوقت کوئی مقابلہ کرے تو بندہ ہر فن مین اپنی استعداد تہوڑی بہت دکہا نیکو حاضر ہے اور پہر خانہ زاد تلمیذ حضرت آصف ہون ؎

اور ونکو یہ دعویٰ ہے نہین ہمسا سخنور
کہتے ہین کہ ہی شاد کا انداز بیان اور

بس اب قلم روکتا ہون سمع خراشی معاف کیجئے - الغرض کبہی آپ کے دوست پہر ایسا ذکر کرین تو یہ خط اُنہین دکہلا دینا - اور وہ امتحان دینے کو مستعد ہون تو بندہ بہی بقول آپ کے دوست کے دو چار اُجرتی معاون و مددگارون کو ساتہہ لے آتا ہے - جیسے سُنا گیا ہی کہ کہین اُجرتی رونے والے بہی ہوا کرتے ہین - واللہ اعلم -

خدا حافظ۔

شاد عفی عنہ۔ تین پہر کا وقت برسر چاہ خانہ باغ

قبلۂ عالم مدظلہ۔ آداب و کورنش۔ نامۂ عنایت سے فدوی ممتاز ہوا۔ خیر و عافیت سے دل نیاز منزل کو تشفی حاصل ہوئی خداوند تعالیٰ جلشانہٗ سایۂ عاطفت پدری کو تا صد وسی سال برقرار رکھے۔

فدوی حضرت کی بارگاہ سے مرخص ہو کر الوال پہونچا۔ تیسرے روز جاترا ہوئی کثرت مخلوق کی کم تھی۔ دکانیں حسب دستور سجی سجائی۔ مگر بکری کم ہوئی۔ کئی دوکانداروں نے معافی محصول کے لئے درخواست پیش کی۔ حسب مناسب حکم دیا گیا۔

آب و ہوا ٹھیک ہے۔ مگر جاڑے زہر طلب کرتے ہیں۔ کہاں حیدرآباد اور کجا زہر جو کوئی یہاں لائے۔ جہاں تھوڑا سا ٹھنڈا پانی پیا گیا بس لرزہ ہو جاتا ہے۔ کانپتے کانپتے کلیجا منہ کو آتا ہے۔ دشوار یہ ہے کہ گرم پانی پیا نہیں جاتا۔ ایک دو روز کے بعد کوہ شریف جاؤنگا اور بعد عرس کے واپس حاضر ہونگا حضرت قبلۂ عالم ظل سبحانی سے بھی عرس شریف کی رخصت حاصل کی ہے۔ بندہ زادوں کی طرف سے آداب و قدمبوسی عرض کرتا ہوں۔ حد ادب فقط شاد عفی عنہ

خال رخسار فضل و کمال سلامت۔ آپ کا شقہ معہ عرضی دستخطی ارکان بہت

عطا سے مکان دائرۃ المعارف پہونچا۔ اقبال یار جنگ کے دستخط دائرہ
اتفاق اراکین سے بالکل باہر ہین۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ دستخط
کرنے کے لئے مجبور کئے گئے یا مرکز اتفاق سے خارج ہین۔ الغرض ہین نا
آپ صاحبون کی درخواست پیر و مرشد خداوند نعمت اعلحضرت
کے ملاحظہ مین آج روانہ کرتا ہون۔ اور اپنے حتی الامکان سفارشی معروضہ
بھی بھیجتا ہون۔ امید ہے کہ آپ صاحبون کی درخواست مقبول خداوندی
ہوگی۔ اور ضرور کوئی حکم شرف نفاذ پاکر معروضہ عتبہ پذیرائی حاصل
کرے۔

ف دو روز سے مجھے بخار رہتا۔ اسلئے ارسال جواب مین تاخیر ہوئی فقط

شاد عفی عنہ

شوق صاحب۔ آج جو تمنے غزل بھیجی اُسکے پڑھنے سے جی خوش ہوگیا
ماشاءاللہ اچھی غزل اور سیر غزل ہے تم مین ایک نقص یہ ہے۔
کہ دیوان کم پڑھتے ہو خواجہ حیدر علی آتش کا دیوان صبا کا دیوان ضرور
دیکھو۔ دلی والون مین مومن اور سودا ذوق کا کلام مجھے بہت پسند
ہے۔ مرزا نوشہ غالب کا رنگ سبحان اللہ۔ مین تو عاشق ہون۔
میری تو یہ تمنا ہے کہ خدا کرے میرے کلام مین غالب کا رنگ
آجائے۔ مگر وہ روش ہم اختیار نہین کرسکتے۔ وہ اسکا حصہ ہوگیا

ترے تیرِ نیم کش کی کوئی میرے جی سے پوچھے
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

بارک اللہ کیا شعر ہوا ہے وجد کرنے کے لایق ہے۔ تمہاری غزل کا یہ شعر مین نے کاٹ دیا۔

زلفِ مشکین ہے یا خطا ہے یہ
سچ کہو کونسی بلا ہے یہہ

زلف کے لئے خطا صحیح مگر خطا کو بلا کہنا لغو چہ۔ دوسرے مصرع مین تم نے سچ کے لفظ کو ہاے ہوز کے ساتہہ لکہا ہے [سچہ] مین بھی بہت دنون تک اسی غلطی مین تہا۔ مگر سرشار کی بدولت یہ غلطی جاتی رہی ہاے ہوز کے لکھنے کی ضرورت نہین بس سین۔ اور ج۔ کافی ہے

سچ اگر پوچہئے تو زلفون کو
مشک کہنا مری خطا ہے یہ

اسکی ردیف کا آخری لفظ (یہ) کانون کو اچہا نہین معلوم ہوتا۔ اور سچ اور جہوٹ سے بھی کوئی سروکار نہین مین نے شعر کو یون بدل دیا۔

عنبرین زلفِ یار کو مین نے
مشک باندہا مری خطا ہے یہ

ذیل کے شعر کو

خون ہاتھون کو کل کے کہتے ہین
کیسی اچھی بھلی حنا ہے یہ

خون ہاتھون مین ملکے عاشق کا		کہتے ہین کیا رچی حنا ہے یہ

خون ہاتھون کو نہین ملا جاتا - ہاتھون مین ملا جاتا ہے - باقی شعر بے عیب ہین - والسلام - شاد عفی عنہٗ -

شوق صاحب - تم لکھتے ہو کہ سچ کو کاتب نے سچہ لکھکر اِس لفظ کی مٹی پلید کی ہے - اِس سے مجھے اتفاق ہے - مین خود ان کاتبون سے بیزار ہون
تمھاری غزل اچھی ہے مطلع بھی خوب ہے -

باتون باتون مین جب بگڑتے ہین +
سرِ محفل وہ مجھسے لڑتے ہین +

مین نے اِسمین حسنِ مطلع بڑھا دیا -

مول لیکر لڑائی لڑتے ہین
بے سبب مجھسے وہ بگڑتے ہین

ایک شعر کاٹ دیا لفظ چڑھا لی نہین ہے - چڑھنے - ہائے ہوز کے ساتھ ہے قافیہ غلط ہے - شاد عفی عنہٗ

پنڈت جی - آپ نے عجب مُرچڑے جھچڑگد ہے کو میرے پاس بھیجا - ہاری مانتا ہے نہ جیتی - ڈیوڑھی مین کسی کا کہنا سُنتا ہی نہین - اپنی ہی سی کہے جاتا

ہی بس وہی مُرغے کی ایک ٹانگ ۔ حنا کے تیل کے ۵ سیر دام مانگتا ہے مین جانتا ہون کہ آپ کے لکھنو مین حنا کا تیل ایسا عمدہ کھنچتا ہے کہ روے زمین پر نہین کھنچتا ۔ مگر خود لکھنو والون نے کہا کہ انتہا سے انتہا اسکی قیمت ۱۲ روپیہ سیر ہے ۔ یون کسی تاجر کے ساتھ سلوک کرنا اور بات ہے ۔ مگر بے وقوف بنکر دینا عقل سلیم کے خلاف ہے ۔ اسکے بعد عطر موتیا و عطر ناگیسر چھ چھ تولہ میرے ایک شاگرد پیشے کے گلے زبردستی مڑہ گیا اور کہہ گیا کہ سرکار کی سواری چارمنار کے پاس ملی ۔ حکم دیا کہ اتنا اتنا جاکر دے آ ۔ اور رسید لکھوا لے گیا ۔ شاگرد پیشہ نیا آدمی ہے ۔ غپا کھا گیا ۔ جھکمے مین آگیا ۔ اس گدہے کو اتنی عقل نہین کہ یہ میری شان کے شایان کب تہا کہ ذرا سے کام کے لئے سواری راستے مین روکون لاحول ولا قوۃ اگر عطر کی ضرورت ہوتی تو کسی سوار کو دوڑا دیتا مین نے اس عطر فروش کو حنا کے تیل کے دام دلوا دئے اور چکیٹ عطر جو بہانسا دیکر بیچ گیا تہا پہیر دیا اور کہدیا کہ آئندہ ایسا فریب کیا تو جو چور کی سزا وہ تیری سزا ۔ آج سے پہیر کوٹھی پر نہین پائیگا فقط ۔ **شاد عفی عنہ**

سرشار ذی وقار ۔ آپ لکھتے ہین کہ [سرکار کی ایک چوٹی کی غزل کل شب کو فدوی نے ایک قتالہ عالم کی زبان سے سنی جس نے

نور کا گلا پایا ہے -

	ملے ہمکو غنچہ دہن کیسے کیسے سہی قد و نسرین بدن کیسے کیسے	

یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ قتالۂ عالم کون تھی - مین نے اپنی کوئی غزل کسیکو گانے کے لئے نہین دی مگر یار لوگون نے میرے دیوان سے چورا چورا کر ارباب نشاط کو دینی شروع کین - اگر وہ آپکی قتالۂ عالم واقعی خوش گلو اور ناہید نغمہ ہے تو کسی فرصت کے روز ضرور سُنونگا - مقدم سرکاری کام اِس سے فراغت ہو تو ناچ رنگ عیش و آرام - اِسوقت ایک مطلع ہوا ہی - داد طلب ہون -

	شاد سے انکو حجاب دیکھئے کبتک رہے رخ پہ یہ زرّین نقاب دیکھئے کبتک رہے	

ایک قافیہ اِس مین بے نظیر و عدیم المثل سوجھا ہے [پا در رکاب] سچ کہئے گا کہان سے ڈہونڈہ کے لایا ہون - ع -

	ہم آسمان سے لائے ہین اِن زینونکو	

جگنی جمع عورتین گلے مین پہنتی ہین - یہ لفظ جگنی صحیح ہے - یا جگنو - سُنا تو یون ہے - ع -

	کہین اُڑ جائے نہ جگنی تری جگنو ہو کر	

لکھنو والے اور لکھنو والیان کیا بولتی ہین۔

شاد عفی عنہ

گل گلستان لیاقت دایما شگفتہ باد۔ شاد راسخ الاتحاد کی جانب سے پیارے (لیاقت) کو سلام پہونچا دیجیے۔ اور میری جانب سے ضرور پوچھیے کہ آجکل آپ رایچور رہین مقیم ہین۔ یا زمین کی طرح دورہ کر رہے ہین۔ ابتک مین اپنے خط کے جواب کا منتظر ہون جس روز فرصت ہو کہدیجیے کہ ایک دو حرف خیر و عافیت کے لکھکر بوالیسی ڈاک روانہ نمایند۔

بھیا۔ آفتاب کی تیزی اور جلال نے قیامت برپا کردی۔ گیارہ بجے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آگ برس رہی ہے۔ اِن دنون اپنے غریب بندون پر اللہ میان کا عتاب حد سے بڑھ گیا ہے۔ معاذاللہ کہین طاعون کے حیلے مین قتل عام ہے اور کہین سرحدی جنگون مین خون خرابا ہو رہا ہے۔ کسی جگہہ (سن اسٹروک) کا تنور گرم ہے جدہر دیکھیے ملک الموت کی گرم بازاری ہے۔

یون تو وارنٹ کا لفظ پڑھا ہے۔ اور اسکا اثر حاسدین پر دیکھا گیا ہے مگر یہ خدائی وارنٹ جسکے تھانہ دار ملک الموت ہین۔ یہ البتہ ٹیڑھی کھیر ہے۔

خداوند عالم سرزمینِ دکن کو چشم زخم حوادث سے بچائے۔ آمین اور الحمد للہ۔ خدا کا فضل ہی فضل ہے۔

اطراف وجوانب کی خبریں سُن سُنکر روح تحلیل ہوتی ہے۔ پرسون بمبئی مین طاعون ملعون کی بدولت جیسی کچھ شورش ہوئی وہ پُرظاہر ہے کہ اللہ دے اور بندہ لے۔

بتلائیے کہ رائچور مین کیا حال ہے۔ اور آپ آجکل کس شغل مین مشغول ہین۔ محبوب علی خانصاحب دوسرے تیسرے روز آتے ہین اور بلیڈ بازی ہوتی ہے۔ اکثر آپ کا ذکر خیر کیا کرتے ہین۔ اگرچہ آپ ہمکو ایسا بھول گئے ہین۔ جیسا کوئی احسان کرکے بھولتا ہے۔ مگر ما بدولت آپ کو ایسا یاد کرتے ہین اور یاد رکھتے ہین جیسے رَن مین بہادر ہی کو سچا سپاہی یاد رکھتا ہے۔

یہ خط پڑھ کے بیزار تو ضرور ہو گئے ہو گے۔ کہ شیطان کی آنت ہی۔ مگر کاتب کا اِس تحریر سے بھی جی نہین بھرا۔ (روضہ شریف) اِس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ بطور ارمغان بھیجتا ہون۔

اب جاتے ہین پھر کسی وقت ملین گے خدا حافظ۔

۲۶ شوال نوروز جمشیدی اتوار کا آدھا دن۔ کاتب جواب کا طالب۔

خال رخسار فضل و کمال سلامت - یہ ظاہر ہے کہ آپ سے
مجکو تعارف نہین - مین اور آپ روشناس نہین - اِس بے تعارفی
مین بے تکلفی - یعنے چہ - مگر مین اپنے دل کے ہاتھون مجبور ہون
کان دہر کر سنئیے مین نے آپکے تصنیفات سے دو کتابین دیکھین
ایک حیات سعدی [بارک اللہ] دوسری یادگار غالب
[سبحان اللہ] -

مجہہ مین نہ اِسقدر استعداد ہے نہ قابلیت کہ آپکی تعریف کرون
مگر یہ ضرور کہون گا کہ یہ دونون کتابین انمول ہین - اور آپکا دم
مغتنمات مین سے ہے - خدا چشم زخم حوادث سے بچائے -

مین نہ عالم ہون نہ فاضل - نہ ادیب - اور نہ شاعرون مین
میرا شمار ہے ایک بندۂ خدا ہون - اور حضرت ظلِّ سبحانی حضور
شاہ دکن ؎

	زبان پہ بار خدایا یہ کِس کا نام آیا کہ میری نطق نے بوسے مری زبان کے لئے	

کا ایک ادنیٰ جان نثار اور نمکخوار ہون ؎

	جسے شاد کہتے ہین سب خاص و عام وہ ہے خانہ زاد حضور نظام	

ہان اسمین شک نہین کہ اہلِ کمال کے فیضِ صحبت سے کچہ
شُدبُد جاننے لگا ہون اگر یہ کہون تو بیجا نہین

	کمالِ ہمنشین در من اثر کرد وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم	

آپ نے یادگار غالب کے خاتمہ مین لکھا ہے کہ (راقم کو مرزا
کے کلام کے ساتھہ جو تعلق بدو شعور سے آجتک برابر چلا جاتا ہے
اوسکو چاہو۔ اُس معتقدانہ جوش عصبیت کا نتیجہ سمجھو جو انسان کو
اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔ اور چاہو اُس عقیدت کا ثمرہ خیال کرو
جو نہایت زبردست شہادتون سے حاصل ہوا ہے) مین
آپ کے اخیر فقرہ سے بالکل متفق ہون۔ اور اپنا دلی اظہار کرتا
ہون کہ مین متقدمین مین حضرت سعدی علیہ الرحمۃ اور
متاخرین مین میرزا غالب مرحوم ان دونون کے دلچسپ اور
بیش بہا کلام کا والہ و شیدا ہون۔

آپ سنئے کہ جس حالت مین آپ کو اور مجھے غالب مرحوم کے
کلام کے ساتھہ ایک دلی تعلق اور اوسی دلی تعلق کی بدولت
آپ کے دلچسپ تالیفات نے مجھے اِس بیگانگی مین بے تکلف کر دیا
تو یہ ذریعہ تعارف پیدا کرنے کے لئے بالکل کافی ہے کاش ابھی

غالب مرحوم نہ مرتے یا اونکی حیات مین مین ذیشعور ہوتا ؀

زندہ جو کہین ہوتے ابھی حضرت غالب
اے شاد ترے دلکی تمنا بھی بر آتی

خدا بخشے اگر مرحوم زندہ ہوتے تو مین اپنا حرز جان کرتا ؏ -

کجا بود مرکب کجا تاختم

بات یہ ہی کہ جس قدر مرحوم کے تصانیف مطبوعہ کے نام آپنے یادگار غالب مین لکھے ہین وہ سب معہ اپنے کُل تصانیف کے بذریعہ (ویلیو پی ایبل) روانہ کیجئے۔ اور جسقدر مکتوب وغیرہ مرحوم کے جیساکہ آپنے یادگار مین ذکر کیا ہے طبع ہوتے جائین۔ وقتاً فوقتاً بھیجدیا کیجئے -

کیا کوئی کتاب خانہ ایسا ہے۔ جہان سے وقتاً فوقتاً آپکے ذریعے سے بغرض مطالعہ یا خریداری طلب کرسکتا ہون - ضرور لکھئے میری کج مج زبان اور لوٹی ہوئی اُردو پر اعتراض نہ کیجئے گا -

والسلام -

کاتب جواب کا طالب

نواب معتضد جنگ بہادر -

مہر سپہر اتحاد دائماً درخشان باد - اسوقت صبح کے سات بجے ہین - ماہ شوال کی ۲۷ تاریخ ہی - آپکے مکا تبہ ہمامی ۹ شوال کا

جواب لکھنا شروع کیا ہون -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ کے دو خط ماقبل کے پہونچے جسمین ہمارے دوست کا خط ملفوف تھا۔ مین نے سو کام چھوڑکر فوراً بواپسی ڈاک خط کا جواب لکھکر پوسٹ آفس مین رجسٹری کرادی اور وہ (میل) مین روانہ باشد -

اللہ تمہین خوش رکھے - مجھے میری خوش خبریان تو سناؤگے کانون کو سرور حاصل ہوگا مگر پہلے اپنی آنکھون کا تو حال لکھئے کہ کیسی ہین - خدا نور دے -

	بڑھ کر دُرّ و گُہر سے ہین دولت دونون انکھیان اہی آنکھون والے پیارے نعمت ہی دونون انکھیان	

رخصت کی منظوری ہونے مین کوئی امر اسوقت تک مانع نہین ہوا مجھے اسکا پورا خیال ہے بہرحال آپکی رخصت منظور ہوگی - گو ابھی وہان سے مثل واپس نہین ہوئی - مگر تابہ گئے - " " "

" " " " " " " " " " " "

" " " " " " " " " " " "

" " " " " " " " " " " "

کیا اس تحریر سے رنجیدہ ہوگئے۔ کیا اس فقرہ کو پڑھ کر دلگیر ہو جاتے ہیں ذرا میری صورت تو دیکھیے۔ اُہو ہو ہو ع

وہ لب پہ آئی ہنسی دیکھو مسکراتے ہو

ہاں صاحب۔ اے لو ہم تو بھول ہی گئے تھے۔ یہ حقۂ اودھ بیلم حاضر ہے۔ لکھنو کا ذرا تنباکو تو دیجیے۔ ایک دم اوڑائیں گے۔
ہائے ہمنے لکھنو نہیں دیکھا بس اتنا ہی سُنا کیے ہے

خدا آباد رکھے لکھنو کو پھر غنیمت ہے
نظر کوئی نہ کوئی اچھی صورت آہی جاتی ہے

ہمارے دوست اور ادنکے لڑکے کیسے ہیں ضرور لکھئے۔ اور کئے روز تک سیر و سیاحت میں گذرینگے۔
باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔ کاتب جواب کا طالب

خالِ رخسار طبابت طبیب مزیل اقسام اسقام جہالت سلامت۔
۲۰ تاریخ ماہ شوال منگل کا آدہا دن گذرا اور ادہر آپ کا خط پیک فرخ پے بنا ہوا آیا۔ مطلوبے فوراً اجرائی کے لئے دیدیے گئے۔ غزل دیکھی گئی۔ ماشاء اللہ بہت اچھی غزل ہوئی اور مطلع تو بیمثل ہی ہے کیا اچھا شعر ہے ہے

گھٹا پر گھٹا چھا گئی حسرتوں کی	مری قبر پر رو گئے رونیوالے

ماشاء اللہ نئی بات پیدا کی جدت اسے کہتے ہین اور ایک شعر ؎

	پکارے گئے اپنے مولی کے بندے بس اب آپکے ہو گئے ہونیوالے	

آہو ہو ہو - کیا بے ساختگی ہے ؎

	غم و حسرت و یاس و رنج و تمنّا مری لاش پر رو گئے رونیوالے	

اللہ اللہ کیا رونے والے ہین - اسے سبحان اللہ مقطع بھی قابلِ تحسین ہے -

میرے مہربان (شاگرد شاد) جو اپنے کو لکھا ہے مین اُس قابل نہین ہون - میرا کلام اصلاح کا محتاج ہے - مبتدی ہون - علاوہ اِسکے اپنے کو شاعر کہتے شرم آتی ہے - یہ کیونکر ہوگا - کہ آپ جیسے پُرانے شاعر میرے شاگرد ہون - مین اور آپکی غزل پر اصلاح ہنسی کی بات ہے - پھر آپ لقمان حکیم ہین ایک اُجڈ سپاہی آپکی غزل پر اصلاح دینا حکمت بہ لقمان آموختن ہے - اتفاقاً پہلی غزل مین ایک بات میرے خیال مین آئی تھی وہ لکھدی - اسکو یون سمجھئے ؎

گاہ باشد کہ کودکے ناداں بغلط بر ہدف زند تیرے		

آپ کے التجا دانہ الفاظ جو دل کے اندر رکھنے کے قابل ہیں اُنکا تہِ دل سے شکریہ۔

مصنوعی بات کی دل لگی بھی فرضی ناول مین لکھنے کے قابل ہی واللہ اچھی دل لگی کی۔ اسے لیجئے اُنہون نے اپنے ساتھ مجھے بھی ڈبویا تھا بقول شخصے۔

مثال	آپ ڈوبے سو ڈوبے لے ڈوبے جہان	ہندی

مگر خدا نے فضل کیا۔ سویرے مین مسہل لیکر بیٹھا تھا کہ دفعتاً میرے دوست نے یاد فرمایا اور کہا کہ مین یہان آیا ہون۔ اور بتیرا اپنا نہین مجکو تعجب ہوا۔ کہ چار پہر رات مین تبدیل وقت کیسا ہو گیا۔ مین نے دریافت کیا کہ کیسا وقت بدل گیا؟ جواب آیا وقت سے کیا سروکار حسب الحکم حاضر ہون۔ اور آپ بھی بلائے گئے ہین۔ بس ہوش رفو چکر ہو گئے مسہل کا عمل غائب۔ مارے ہیبت کے قبض ہو گیا۔ اجابت ندارد شش و پنج مین رہا کہ الٰہی کیا کرون۔ جب کیفیت منگوائی تو معلوم ہوا کہ ع۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا		

اپنا سامنہ لیکر روانہ باشد ہوئی۔ خدا کا شکر بجا لایا۔

ہان صاحب آپ کا یہ فقرہ (این ہمہ کار ازلی و قار است) واللہ پھڑک گیا۔ خوب سوجھی۔ اچھی دور کی کوڑی لائے۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسی دل لگی بازی کی ایسی تیسی۔ یہ تو وہ مثل ہے کہ مارون گھٹنا پھوٹے طاعون کی بیماری۔ یار لوگ بھی تاک مین رہتے ہین۔ جہان قابو پایا دھر دبوچا۔ خدا بچائے۔

ایک روز آپ سے ملنے کا قابو پایا۔ مگر یارون نے بات کرنے کا بھی موقع نہ دیا۔ بس تڑپ کر رہ گیا۔ خدا کرے پھر کسیوقت آپ سے ملین اور گلچھرّے اڑائین۔

صاحبدل اور حضرت شاد دونون ایک جگہہ ہون تو دل شاد ہوجائے۔ سبحان اللہ خوب یاد آیا۔ شربت دلشاد۔ ایک شربت کا نام ہے جسکا بندہ موجد ہے لفظ (دلشاد) بھی کیا ذومعنی ہوا۔ ہم بھی اب طب پڑھ رہے ہین۔ طبیب نہ سہی طبیب کے شاگرد تو ہین خداحافظ پھر ملین گے۔

نشان اتحاد۔

مہربان۔ مکتوب پہونچا مسرور ہوا۔ آجکل بمبئی مین میان شوٹنگ کی پریکٹس ہو رہی ہی۔ ہمارا بال شوٹنگ کس شمار مین۔ واللہ

ملک الموت بھی عجب گل چلے ہین -

شاوعفی عنہ

احسان دوست درحق من بے نہایت است
من بے زبان کدام بگیے رابیان کنم

مجمع شیرین زبانی منبع جادو بیانی کرمفرمای بندہ نواب افتخار الملک بہادر دام لطفہ

ایک شیشۂ عسل کا پہونچا - بندہ شیرین کام ہوا - بخدا چاشنی محبت تازہ اور قوام خلوص کی لذت بے اندازہ پائی - جناب کی ان نوازشون کو کوزہ ہاے نبات کہون یا آب حیات کہون - حیران ہون کہ کیا کہون - نے شکرستان قند و نبات کہون تو می زیبد - آپکی شیرین زبانی کیا کم تھی - مگر اس عنایت سے اور قند مکرر کا مزا پایا اسکی تعریف کرنے سے میرے لب بند ہوے جاتے ہین - مزے مین خود شیرین ہے مگر مصری کو بھی مات کیا - قند سے تشبیہ دینا چرب زبانی ہے - کوزہ نبات کی مثال شیرین گفتاری ہے معجون کہون تو تلخ نہین - حلوا ہے دود لکھون تو وہ ذوق نہین سچ تو یہ ہے کہ کچھ بھی نہین - نگہ ہان کسی شکر لب کے شکر پارہ کا توام ہے - اسکی چاشنی سے ذائقہ شکر لبان کا شمیر کی شہادت خاص و عام ہے - اس ذائقہ محبت کے لئے کوہکن نے شیرین پر

اپنی جان شیرین گنوائی۔ مگر شاد کو شیرین لبان شکر خا کے بوسہ کا مزا آیا۔ اور زلیخا ے مصر کے ذوق محبت کا مذاق حاصل ہوا۔ بہرحال آپ نے میرا منہ میٹھا کیا۔ خداوندتعالیٰ آپ کو بھی باین چاشنی قند اتحاد شیرین کام رکھے۔

عسل کے جتنے عدد ہوتے ہین اُتنے سال
شاد و خرّم رہو تم اور رہو شیرین کام

راسخ الاعتقاد

نواب صاحب مشفق و مہربان نواب خانخانان بہادر دام لطفہٗ۔ باصغاے مژدۂ صحت و اصلاح اختلاف عناصر و اعتدال مزاج وہّاج روح کو بالیدگی ہوئی۔ باور کیجیے۔ [اور نہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہین] کہ یہ مژدہ آسایش جان ہے اور باعث تازگی روح و روان۔

جناب من۔ آپ خوب جانتے ہین کہ دوست کی مثال ایسی ہی جیسے ایک جسم اور اُسکے مختلف اعضا ایک عضو مین جہان کچھ تکلیف پہونچی تو پھر کہنا پڑتا ہے کہ ع۔

دگر عضوہا را نماند قرار

دلی دوست کی بھی یہی حالت ہے۔ بارے شکر خدا۔ کہ آب آتش۔ خاک۔ باد۔ کی بے اعتدالیون اور اُنکے باہم مختلف مزاجونکی

مخالفت کے دور ہونے سے سب کلفتین دور ہو گیئن۔ اور رفع قضیہ کے لئے جو جو حکمتین سوجھین اور کی گیئن وہ سب موثر ہوئین حکیم مطلق اور شافی برحق ہمیشہ باعتدال عناصر آپ کو توانا اور تندرست رکھے۔

ہے دعا شاد کی یہ صبح و مسا		کہ بفضل جناب ربِّ عباد
	ہین عدد جتنے لفظ صحت کے تم جیو اُتنے سال با دلِ شاد	

راسخ الاعتقاد

میرے دوست حقانی زندہ باش۔ کل مین جب جلسے سے واپس ہوا بہت دیر تک آپ کا ذکر خیر کرتا رہا۔ آپ کی ہنسانے والی باتین مجھے گدگدا کر ہنساتی ہین۔ اور مین بے اختیار لوٹن کبوتر ہوا جاتا ہون۔ اُفوہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے۔

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

ہان صاحب ذرا ادھر سنئے تو سہی اور کان دھر کر سنئے۔ [مطلع خورشید] آپ کے پاس بھیجتا ہون چُپ چاپ نظر سے خوش گذرے باے بسم اللہ سے تاے تمت تک دیکھہ جاؤ۔ مگر بھیا کہین اعتراض نہ جڑ دینا۔ مجھے خود ہنسی آتی ہے کہ مین ٹوٹے پھوٹے قصہ کو ناول

کھکر ناول نویسون کے زمرہ مین گویا لہو مل کے شہیدون مین داخل
ہوتا ہون یا یون کہون - کہ اِس فنِ ناول نویسی کو عیب لگاتا ہون
الغرض جو کچھ ہو - مگر کچھ بک تو دیا ہے ہان یہ بھی یاد رہے کہ [زبان]
پر نکتہ چینی نہو - مین حیدرآبادی ہون اور آپ بھی حیدرآبادی
ہین - مگر آپ گرگ باران دیدہ - اور مین طفل نو بمکتب رسیدہ
الغرض کہین غلطی نظر آئے تو دیکھیے آنکھہ بند کرکے اُس غلطی کو بذریعۂ
پارسل روانہ نمایند -
یہ بھی یاد رہے کہ کسی جگہہ شعر بھی موزون ہوے ہین - اگرچہ
بقول غالب ع

	کچھ شاعری ذریعۂ عزت نہین مجھے	

مگر آصف کا غلام اور شاگرد کہلاتا ہون - اپنی خوش قسمتی پر
مجھے کیون نہ ناز ہو - جسقدر ناز کرون می زیبد - اور جیسا کچھ فخر
سمجھون می شاید ۵

	گو شاعری سے مجھکو سروکار کچھ نہین پر فخر کیا یہ کم ہے کہ شاگردِ شاہ ہون	

شب کو حضرتِ داغ کے مصرع پر جو رنڈی اداے دلربایانہ سے
گاکر وجد مین لائی تھی چند شعر واہی تباہی کہدئے ہین وہ بھی بھیجتا ہون

سچ سچ انصافاً کہئے ایسے اُستاد کے مقابلہ مین ہمارے شعر اگر شیر نہین تو شیرِ صورت تو ہین ۔
ہان میان پہر کہو۔ تو۔ کیا مطلع تہا۔ افوہ ابتک مزا باقی ہے ؎

	چوٹ کہانا دلِ حزین نہ کہین در درہ جائیگا کہین نہ کہین	

واہ حضرتِ داغ۔ واہ آخر اُستاد ہین۔ واللہ دوسرے مصرع نے غضب ڈہا دیا۔ میان جسکو درد نہو وہ کیا جانے چوٹ کا مزا بقول شخصے شیخ کیا جانے صابون کا بہاؤ۔ واللہ غضب کا مطلع ہے۔ بہت دین نے مغز خراشی کی پہر ملین گے خدا حافظ ۔

شاد عفی عنہ

مہربان۔ اِسکے قبل ایک شقہ بہیجا تہا۔ پہونچا ہوگا۔ اللہ اللہ کرکے دن تو گذر گیا مگر رات ایسی سُہانی اور ٹہنڈی ہے کہ سُبحان اللہ معلوم ہوتا ہے کہ جنت کی سیر کر رہے ہین۔ مگر نہ وہ حورین ہین اور نہ وہ میوہ ہے۔ نہ غلمان ہین صرف جنت برائے نام ہے۔ آپ کس روز اور کس وقت آئینگے۔ ضرور ایما کیجیئے ۔

شاد عفی عنہ

حقانی میان۔ ہمتو سرورنگر مین دن دنا رہے ہین۔ دس دن

کا مقام ہے۔اس وس ورزمین ایک دو بار ہو سکے تو ضرور تکلیف کیجیئے۔ اللہ اللہ کر کے دن تو جون توں گذرا۔مگر رات تو جنت کی رات ہے یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے۔

شاد عفی عنہ

خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین
مگر افسوس سوں خط بھی پڑھنے کو ترستے ہین

میرے مہربان۔مین اسوقت چومحلہ مبارک مین آیا ہون۔ اور اپنے چھوٹے کمپ مین رینا لڈز کے ناول دیکھہ رہا ہون۔آپکو حیرت تو ضرور ہوئی ہوگی۔کہ کجا چومحلہ مبارک اور کہان میرا لمپ مگر حیرت نہ کیجیئے آپکو معلوم ہوگا کہ مجلس امرا کا اجلاس روزانہ مہتا محل مبارک مین ہوتا ہے اور اراکین مجلس کو بارہ بجے سے چار بجے تک حاضری کا حکم ہے۔اُس فرمان کے مطابق مین مجلس مین آتا ہون۔ابھی تک اور میرے معزز شرکا مین سے کوئی نہین آئے اسلئے مین اپنے چھوٹے کمپ مین جو باجازت حضرت خداوند نعمت لگایا گیا ہے بیٹھا ہوا ناول دیکھہ رہا تھا کہ ادھر بارہ کی توپ دغی دنا نا نا۔اور ادھر میرا خدمتگار ایک رجسٹری لیا ہوا پہونچا۔دیکھتے ہی باچھین کھل گئین اور انتہا سے زیادہ مسرت حاصل ہوئی کہ میرے

دوست کے دل مین میری یاد ہے۔ چونکہ ایک زمانہ کے انتظار
کے بعد لفافہ پہونچا۔ فوراً ایک شعر برجستہ جو درج عنوان ہے
یاد آیا۔ آپ کے خط کو ابتدا سے آخر تک پڑھا اور بار بار دیکھا۔
کہ ایسا نہو کو کسی اور میر لیاقت علی نے لکھا ہو مگر دل نے کہا۔ کہ
بھئی شاد صاحب آپ بھی اسوقت جامہ سے باہر ہین رائچور سے
میر لیاقت علی صاحب اول تعلقدار کا لکھنا کیا یہ شبہ کے قابل
ہی۔ میر لیاقت علی گو اور بھی ہونگے۔ مگر تعلقدار اول رائچور تو اسوقت
وہی لیاقت ہے جو تمہارا سچا دوست ہے۔ اِس فیصلہ کے بعد
مجھے اطمینان ہوا اور شُبہ رفع ہو گیا۔

دیدۂ آصفی صد لوحش اللہ کی جب کوئی مہذب اور لایق
تربیت یافتہ شخص تعریف کرتا ہے تو میری روح کو بالیدگی ہوتی ہے
بشرطیکہ اُن اوصاف سے موصوف ہو ورنہ اِس شعر کا مصداق
ہے۔

صائب دو چیز می شکند قدر شعر را
تحسین ناشناس و سکوت قدر شناس

چنچل نار کی تعریف مین اور بھی احباب نے خط بھیجے ہین ممکن
نہ تھا کہ آپ کا سا عاشق مزاج رنگین طبیعت چُلبلی دل والا اِس ناول کو

پسند نکرے۔ ایک اور ناول جو بنام مطلع خورشید شایع ہو رہا ہو وہ بھی قریب ہو کہ طبع ہو کر شایع ہو جائے۔ آپ نے جو میری زبان اور طرز بیان کی توصیف کی ہے وہ آپکی دلی محبت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔

مگر ہان اب انشاء اللہ تعالی ہندہ اردو کا پورا محقق ہو جائیگا اسلئے کہ خاقان کلاہ فلک بارگاہ اعلحضرت قدر قدرت دام ملکہ نے

	زبان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے	

اپنے خانہ زاد کو یہ شرف ابدی بخشا کہ فن شاعری مین اسنا چیز ہیچمدان کو اپنی شاگردی مین لیا (شاد تلمیذ حضرت آصف) لکھنے کی عزت عطا کی۔ کیون یہ مژدہ طرب افزا سنکر خوش تو ضرور ہوے ہونگے۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالی میرے آقا کو میرے سر پر باین مراحم خسروانہ دیر گاہ باحشمت واقبال مظفر ومنصور رکھے

این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

ہان صاحب اس سے تو مجھے اتفاق ہے کہ آپ اور راجپوت۔ اسکے کیا معنے یہ تو ایسی مثل ہے۔ جیسے طوطی را با زاغے در قفس کردند۔ طوطی ہزار داستان کا مقام سونہرا قفس ہے۔ آپ کو تو

حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین طوطی ہزارداستان کی طرح چہکتے
رہنا چاہیئے۔ واقعی ایسے جنگل مین آپ کا رہنا بالکل غیر موزون ہے
دبدبۂ آصفی کا پہلا پرچہ منسلک ہذا ہے (شادی) کا مضمون
پڑھ کر نہ پھڑک جایئے تو میرا ذمہ۔ تیسرا پرچہ بھی قریب اختتام ہے
اسمین جو سین جنگل نار کا ہے اُسکا داد طلب ہون۔ خدا کے لئے
آپ بلدہ مین آئیے تاکہ شب و روز آپکی ہماری گلخپ مین گذرے
بحر مواج جو لکھہ رہا ہون اُسکی نسبت آپکی کیا راے ہے۔ کہئے تو
کیسی گذرتی ہے انشاء اللہ تعالی کوئی موقع ملے تو ضرور رائچور
مین دن دناؤنگا۔ اور عمدہ سے پہلے درجہ کا دبرک فاسٹ لونگا۔
اور پیاری پیاری بانکی بانکی صورتون کی نظارہ بازی سے آنکھین
گرماؤنگا۔ حظ وافر اُٹھاؤنگا اسوقت تک اُس شب کا ڈنر اور
لطف صحبت پیش نظر ہے۔

محبوب علیخان صاحب بھی میرے پاس ہیتسرے چوتھے آتے
ہین۔ واللہ بڑے ہمثل آدمی ہین نہایت خلیق اور خوش مزاج ہنس مکھ
لایق شریف۔ نوجوان ہین۔ آپ پہچان تو ضرور گئے ہونگے ورنہ
کہئے تو ایک اُن کا فوٹو بھیجدون۔ آپ کا ذکر خیر اکثر رہتا ہے
غالبًا انھون نے اپنے خط مین ضرور میرا ذکر کیا ہوگا۔ کہ مین آپکو

بالکل دل سے بہولا ہوا ہون -

آپ کے بہائی کپتان ممتاز یار جنگ نے تو جنم ہی بدل دیا - ایسی کایا پلٹ ہوگئی کہ بالکل زمین اور آسمان کا فرق ہوگیا - گاہے ماہے کبھی ملتے ہین - مگر محبت مین کوئی فرق اسوقت تک بظاہر نظر نہین آتا - خدا کا شکر ہے - ورنہ اب اُنکو مسٹر ممتاز کہنے مین کوئی شبہہ نہین - ہر کہ شک آرد - الخ

اُنکے روبرو بھی مین نے آپ کی استغنائی کی شکایت کی تھی ابکی آپ اگر اُنکو خط لکہئے تو ضرور یہ پوچہئے کہ جنم کیون بدل دیا -

ہان مہربان کہئے آپ کے ہونہار فرزند جیتو منتو بائسکل سوار کیسے ہین - خدا عمر دراز کرے بیشک ہونہار لڑکا ہے -

ارے صاحب رائچور اور حیدرآباد تو گہر آنگن ہے - جمعہ کے جمعہ کیون ادہر نہین آتے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے دام مین ضرور پہنسے ہو - چہٹکارا نہین ہوتا - اگر یہ خیال سچ ہے تو لیجئے - دو ہاتہ کی مبارکباد ہماری جانب سے قبول کیجئے - یہ خط پڑہ کر آپ ضرور تہک گئے ہونگے - کہتے ہونگے کہ طول امل ہے - مگر نہ صاحب لیجئے کچہ اور لکھنے کو تہا کہ اخباری نے خبر دی کہ نواب امیر کبیر خورشید جاہ بہادر معزز رکن مجلس آگئے بس اب ہم رخصت ہوتے ہین خدا حافظ - شاد عفی عنہ

عزیزمن - تمہارا مسرت نامہ ابھی پہونچا - بتایا گیا ہین اور کیا میرا ناول - جو لوگ ناول نویسی کے میدان مین گوے سبقت لیے گئے ہین - اُنکے روبرو میرے ایک چھوٹے سے قصہ کو ناول کہنا ذرہ کو آفتاب کے ساتھہ نسبت دینا ہی بہرحال اگر تمکو اسکے مطالعہ کا شوق ہے تو لیجئے - ایک جلد بطریق ارمغان بھیجتا ہون -

بہت دنون کے بعد مین تمہین یاد آیا - مین پہلے اپنے ناول کا شکر گذار ہون کہ اُس نے مجکو تمہین یاد دلایا اور پھر دعا کرتا ہون کہ خداے تعالی تمکو شاد رکھے اور علم و عمل مین ترقی عطا فرما ہوے

رہو دنیا مین تم صد و سنی سال		ذی ہنر ذی کمال ذی اقبال

شاد عفی عنہ

عزیزمن - تمنے تو تعریف کے پُل باندہ دیئے - مبالغہ بھی ایسا کہ اُسکی دُم مین دُم دار ستارہ لگا دیا - اب مین حیران ہون - کہ تمہارے اِس مبالغہ کا کیا جواب دون کیونکہ نہ مبالغہ گو ہون اور نہ مبالغہ پسند - اللہ میان کی بھی کبھی مین نے تعریف کی تو سواے جلشانہ اور سُبحان ربی الاعلی کے اور کچھ نہین کہا جو سچے الفاظ ہین اور نص قرآن سے ثابت پھر اب تم ہی کہو کہ مین تمہارے مبالغہ کا جواب بجز اسکے کہ اِس امر کی خواہش کرون کہ وہ جواب

.... مجھے نہ ملے - جسکے جواب دینے سے مین عاجز ہون پُہرُنکی ایسی تاکید ہی کہ جہان کہین خلاف حکم پہرہ کی اجرائی ہوئی - کہ حکم نظر بند اور پہرہ معہ وردی اور بندوق کے انگنی ہو زمین داخل - جلّ جلالہ براین ہم کچہ فکر کرتا ہون - کیا بہتیہ شادیکی شادمانی اکیلے ہی مناؤگے یا ہم بھی برانتیونمین شریک کئے جائینگے خدا تمہین شاد رکھے -

شاد عفی عنہ

شوق صاحب - آپکی غزل واپس ہی - اکثر اشعار اچھے ہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ سرشار صاحب کی دیکھی ہوئی غزل سے ورنہ ایسی بگڑکی زمین مین ٹٹو چلنا دشوار ہے اور ایسے اشعار بے تکلف کہنا ٹیڑہی کہیر ہے - خیر اگر پنڈت سرشار صاحب نے غزل نہین دیکھی ہے تو اب اُنہین بتلائیے کہ اصلاح کیسی ہوئی -

شاد عفی عنہ

نواب صاحب والامناقب عنایتفرمای مخلصان دام عنایتہم آپکا اتحاد نامہ پہونچا کیفیت سے مطلع ہوا - مجھے نواب معتضد جنگ بہادر کے ساتھہ نہ کسی قسم کا ملال ہی اور نہ وہ معتوب ہین - مجھے خود اُنکے اس بیوقت وظیفہ خوار ہونے کا تاسف ہی - مگر مین مجبور ہون -

کہ یہ حکم نواب مدار المہام بہادر کا ہی۔ اگر قبل از اجرائے حکم نواب صاحب معز مجہ سے مشورہ کرتے تو مین ضرور نواب معتضد جنگ بہادر کے لئے واجبی تائید کرتا اور آپ بھی حتی المقدور اُنکی واجبی تائید بلحاظ اُنکی قدامت اور ملکی ہونے کے۔ کرنیکے لئے مستعد ہون۔ زیادہ ایام شادمانی بکام باد فقط

شاد عفی عنہ

نوابصاحب والامناقب عنایتفرمای دوستان کرمفرمائی مخلصان دام عنایتہٗ مبارک خطاب سروقار الامرائی کے سی آئی ای سے لنے جس طرح زمانہ مین سربرآوردہ کیا ہے۔ اس عزت کی وہی نسبت ذاتی ہی۔ جوکہ سرکو خالق عالم نے جملہ جوارح اور اعضائے انسانی پر ارجمند کیا ہی۔ خدا وند عالم آپکو سرکارین کی قدردانی وقدرافزائی سے سربلند رکھے فقط

شاد عفی عنہٗ

مہربان۔ علی الصباح بتاریخ ۲۷ ماہ ذلقعدہ ۔ ۲۷ دانہ انجیر کے پائے یہ انجیر ہے۔ یا شاخ نبات لب لعل شکر خائے شکر لبان منہ جبین سے شیرین اور گوارا تر۔ سبحان اللہ نہایت ہی خوش ذائقہ شیرین کی نہ بات ہمسے پوچہئے مصری کی ڈلی کہون تومی زیبد۔

آپ نے میرا منہ میٹھا کیا۔ اللہ تعالی آپکو شیرین کام اور آپکے نخل مراد کو بارور کرے اور فائز بمرام فقط

شاد عفی عنہ

علم میدان شجاعت سلامت۔ آپ کا دعوتی رقعہ پہونچا مسرور ہوا۔ ضرور ہولی کی دعوت مین شریک ہون گا۔ اور آپ کے رنگ خلوص وعقیدت کا پھاگ مناؤن گا

ہمیشہ ہولیان ہو دین دکن مین	منائین رنگ ٹیسو کے چمن مین
رہو پھولے پھلے تم بادل شاد	مناؤ رنگ رلیان خانہ آباد

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان۔ آپ کے حسب تحریک ایک چٹھی بنام نارائن داس پسر پاپا بی ساکن بنارس لکھکر روانہ کیا ہون۔ اس خاندان سے آپکو جسقدر ہمدردی ہے اُسکے اعادہ کی ضرورت نہین۔ مین نے ایسے ابواب کے متعلق آجتک آپکو کسی قسم کی تکلیف نہین دی مین نے جبکہ آپکو ہر طرح مستعد پایا تو اسوقت ایسا بار آپکے ذمہ کیا اور اُسکے نیک و بد کو بالکل آپکی ہمدردی اور دوستی کے اعتبار پر چھوڑ دیا۔ یقین ہے کہ جہانتک ممکن ہو اسمین سعی کرکے کامیابی کے مژدہ سے مجھے مسرور بلکہ مشکور وممنون منت کرین گے

یہ پہلا کام ہے جو آپکے ذریعہ سے خدا چاہا تو سرانجام پائیگا یادگار رہیگا۔ اس تقریب ۔ ۔ ۔ کی یاددہی کے لئے وٹھل راؤ کو آپکے ہمراہ کردیا ہون کہ آپکے فرزند طولعمرہ جسکو مین اپنا عزیز سمجھتا ہون۔ انکی مبارک شادی مین کارگذار بھی رہے ادہر آپکو میری جانب سے یاددہی کیا کرے ع۔

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

اخیر مین اس جملہ پر اپنی تحریر کو ختم کرتا ہون۔ کہ خداوند عالم آپکو یہ سفر وسیلہ ظفر مبارک اور ہمایون کرے اور پوتے کی شادی دیکھنا نصیب کرے۔

	بسفر رفتنت مبارک باد		بسلامت روی و باز آئی	

شاد عفی عنہ

مخدوم و مکرم معظم جناب شاہ صاحب قبلہ۔ بعد سلام سنت الاسلام عرضکہ جناب کا عنایت نامہ پہونچا۔ بندہ مشکور ہوا۔ مکتوب سے ظاہر تھا کہ بندہ کا ایک خط بھی جناب کو نہین پہونچا۔ جاے حیرت اور موجب استعجاب ہے۔ جناب بندہ نے تو برابر نیازنامجات ڈاکخانہ مین رجسٹر کروایا۔ مگر ڈاکی۔ ڈاکو ضرور ہوگئے ہین۔ ورنہ کوئی سبب نہین اور نہ ایسا سُنا گیا کہ رجسٹرو خطوط بھی ٹلکے ہوجائین۔ خدا کرے کہ یہ نیازنامہ جو بذریعہ گھنگرو بجوف درنگ و سارق روانہ

کرتا ہون - برابر جناب کی خدمت مین پہونچکر مشرف اور گذشتہ
وحال کی کیفیت سے مفصلاً آگہی کردے - بندہ زادے و
بندہ زادیان سب خیریت سے ہین مدام دعاے خیر کا امیدوار ہون
شاد عفی عنہ

مولانا - السلام علیکم و رحمۃ اللہ برکاتہ - آپکا خط آیا حال معلوم ہوا -

جہانیان نکوہر گشتہ اند گر غالب
ترا چہ باک خداے کہ داشتی داری

جناب من اگرچہ دنیا دار ہون - مگر متوکل ہون - لباس امیرانہ ہے
مگر دل فقیرانہ - اگر کسی کو مجھسے عداوت ہی تو ہوا کرے - عنوان مین
جو شعر مین نے لکھا ہی - دوسرے اطمینان کے لئے کافی اور میرا
پورا بھروسہ خدا پر ہے اسمین شک نہین کہ ؎

خاصان خدا خدا نباشند
لیکن ز خدا جدا نباشند

مگر جب تک مشیت ایزدی کسی امر کی مقتضی نہو اسکا ظہور عالم امکان مین
محالات سے ہی - فقرا خواہش الٰہی کے تابع ہین - اگر کسی حاجت کا
روا ہونا - یا کسی مرض مہلک کا دفع ہونا قضاے معلق ہے - تو
ضرور دوا اور دعا اور تدبیر کا اثر ہوتا ہے اگر قضاے مبرم ہی تو

پھر بندہ کا مجال بھی نہین کہ اِسکے خلاف اپنی قوت ملکیہ کو صرف
کرے خیر۔ ع۔
انچہ از دوست میرسد نیکوست
اگر کسی روز شاہ صاحب آپسے ملین اور کوئی بندہ کا ذکر چھڑ جائے
تو ضرور آپ اِس خط کے مفہوم سے فہمایش کر دینا اور جو کچھ وہ
جواب دین اُس سے اپنا فرمانا بندہ چند روز کے لئے سرور نگر
جاتا ہے۔ والسلام۔
شاد عفی عنہٗ
بھائی تم سچ کہتے ہو۔ کہ بہت سے مسودے میرے
ایک مہر کے صندوق مین اصلاح کے واسطے فراہم ہوے ہین
مگر آپکو یہ خیال نہو کہ آپکی کوئی غزل یا قصیدہ یا قطعہ یا رباعی
بغیر اصلاح کے رہ گئی ہے۔ شوق صاحب کی غزلین بھی دوچار
پڑی ہوئی ہین۔
مشکل تو یہ ہے کہ نہ مین شاعر ہون نہ اُستاد کامل زبردستی
لوگ اصلاح سخن کے لئے مجھے مجبور کرتے ہین۔ احباب کی
خاطر شکنی بھی مجھے منظور نہین مگر اب تو ہفتہ عشرہ مین دس بیس غزل
ضرور آہی جاتی ہین۔ کاروبار سرکاری سے کم فرصتی ہی جیسا

دل کاروبار سرکاری مین لگتا ہے اب شعر شاعری مین نہین۔
ہان بیکاری کے زمانہ مین یہی دہن اچھی معلوم ہوتی تھی۔ مے و
معشوق۔ گل وبلبل۔ انہین سے کام تہا۔ خواب مین بھی یہی نظر
آتے تھے۔ بفضلہ تعالیٰ شانہ جب سے خدمت سرفراز ہوئی
ہی پس ہر وقت قواعد پریڈ رتق وفتق نظم ونسق کی سوجہتی ہے۔
بندہ تو قوم کا خود سپاہی ہے یعنے کہتری راجہ رامچندر کی
قوم کا اور خدا نے خدمت بھی فوجی عطا کی سچ ہے کہ خدا
شکر خورے کو شکر دیتا ہے بہت آرام سے گذرتی ہی۔
ذرا کاروبار سرکاری سے فرصت پاؤن تو ضرور چھوٹے میان
کی غزل دیکھکر روانہ کرون گا مطلع بے مثل لکھا ہے۔ اگر بہت
ضروری اور جلدی ہے تو فوراً بذریعہ سوار یا کسی آدمی کے اطلاع
دیجئے۔ معلّٰی صاحب کے ہان بھیجدیتا ہون کہ وہ دیکھکر واپس
کردین آپکو دلی والونکا کلام پسند ہی اور مین بھی دلی والون مین غالب مرحوم
کا شیدا ہون۔ باقی تادم تحریر سب خیریت ہی والسلام۔
جواب کا طالب شاد عفی عنہ

میرے عزیز۔ کل پانچ بجے منگل پلی جو میری جاگیر ہے
وہان پہونچا۔ آدہی رات تک کہا پیکر آرام سے بیٹھے رہے اور

اُسکے بعد یکایک آندہی آئی اور طوفان بے تمیزی کی ہوا چلنی شروع ہوئی معاذاللہ ڈیرے کی طنابین ٹوٹ گئین۔ بہوانی پرشاد پر خیمہ گر پڑا اور وہ اُسمین پارسل ہوگئے۔ اِنکی بوم اپرچیخ قابل دید تھی۔ ایک تماشا تہا۔ تہوڑی دیر کے بعد برسات برسنے لگی تمام ڈیرے مین پانی ڈہر اگیا تہا کشتیٔ نوح تھی۔ تہوڑی دیر کے بعد پانی تو موقوف ہوا۔ مگر ڈیرے کی چہت برسنی شروع ہوئی وہ دو گہڑی برسی تو یہ تمام رات برستی رہی بہت مشکل سے شب گذری اب اسوقت صبح کے آٹہہ بجے ہین۔ چاء پی کے بیٹہا ہوا ہون۔ چار بجے تک اگر پہر اوکالی برسات نہ برسی تو آگے روانہ ہوتا ہون۔ تمہارے چہوٹے بہائی محبوب پرشاد کو دعا کہو۔

شاد عفی عنہ

جان پدر۔ تمہاری عرضی پہونچی۔ تمنے خوب یاد دلایا۔ واقعی محرم قریب آگیا۔ خیر مقدم خداوندی ظل سبحانی کے لئے قطعات ضرور ہونا چاہئے۔ سال گذشتہ کے قطعات محمد حسین خوشنویس نے میری بیاض مین صاف کردیا ہے اُنہین قطعات کو لیکر کسی خوشنویس سے لکہواؤ اور آئینہ مین نصب کرکے رکہو۔ ایک دعائیہ قطعہ جو صنعت نقاط تحت و فوق مین لکہا تہا اسوقت

یاد آگیا یہ بھی صاف کرواکے آئینہ مین نصب کروادو۔اس قطعہ کا ایک شعر فوق النقاط اور دوسرا تحت النقاط۔

قطعہ

شاہ رستم صولت وخاقان حشم		آصفِ ظلّ خدا اگردون وقار
میر محبوب علی آباد باد		بر سرِ جاہ اسے پروردگار

باقی بفضلہ سب خیریت سے ہین۔آج تمہارا دفتر مین جانے کا دن ہے۔ضرور وقت معینہ پر جانا اور کام سیکھنا۔جس قدر تحصیل علم مین تم کوشش کروگے میری خوشنودی ہے خداوند عالم مجھ سے زیادہ صاحب علم وہنر کرے۔اور مخلوق خدا کو یہ کہتے ہوے دیکھون اور کانون سے سُنون کہ (بہ از پدر) ہین۔خدا ہمچنین کناد زیادہ دعا۔

دعاگو شاد عفی عنہُ

میرے دوست۔تمہارا عنایت نامہ پہونچا رنج و مسرت دونون بہم ہوے۔مسرت اِس بات کی ہوئی کہ بہت دنون کے بعد خط پایا رنج اِس امر کا کہ نصیب اعدا آپکی بی بی کا مزاج تپ اور درد سر سے علیل ہے۔مہربانمن زیادہ تردد کی بات نہین۔یہ موسم ہی ایسا ہے۔اکثر مریض شفاخانہ مین جو میرے

علاقہ کا شفا خانہ ہے۔ وہان تپ ولرزہ اور پیچش کے زیادہ
مریض آرہے ہین۔ خدا فضل کردے گا۔ آپکے حسب الطلب
نسخہ لکھدیا ہون جو منسلک ہذا ہے۔ شفا خانہ مین محمد مصطفےٰ خان
ڈریسر کے ہان بھیدیجئے وہ برابر دو دفعہ دوا پہونچایا کرے گا
ہان مین نے ایک جُز نسخہ مین لکھنا بہول گیا۔ تین ماشہ اسطوخودوس
بڑہا دینے کے لئے مصطفیٰ خان سے آپ کہدیجئے وہ بڑہا دیگا۔
منضج اور مسہل ہو نیکے بعد ایک معجون تیار کر کے جو ضعف دماغ کے لئے
نہایت مجرب ہی روانہ کرتا ہون۔ باقی اور کیا لکھون۔ بہت جلد
صحت و عافیت کی کیفیت سے اطلاع دینا۔

شاد عفی عنہ

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمای دوستان کرمفرمای مخلصان دام عنایتہم

بعد تسلیم و تمنا ے حصول مواصلت نوکریز قلم ہوتا ہے۔ کہ آپکا عنایت نامہ
واسطے تشریف فرمائی کے پہونچکر مشکور کیا۔ میری ہمت متقاضی نہین
ہوتی کہ آپکو تکلیف دون۔ مگر جب اپنی عنایت فرمائی اور دلی اتحاد
سے تشریف فرما ہونا چاہتے ہین تو مجھے صرف اسقدر کہنا کافی ہے۔

خوشا وقتے و خرم روزگارے
کہ یاری برخورد از وصل یارے

زحمت ہو تو جمعہ کے روز دس بجے صبح کے یا چار بجے عصر کے
تشریف فرما ہو سکتے ہین جیسا کہ منظور ہو ۔

شاد عفی عنہ

معتمد صاحب فوج ۔ بجواب آپکی چٹھی کے لکھا جاتا ہے کہ
میرا مزاج شب سے ناچاق ہے ۔ لہذا شاید آج سہ پہر مین بھی فرصت
نہو گی اور کل کے روز الوال جانے کا ہی اگر آپ اُن کاغذات کو
ملفوف کرکے میرے پاس بھیجدین تو مین دیکھکر واپس کرون گا ۔
اگر انکے متعلق کوئی کیفیت ہی تو علحدہ لکھکر بھیجدیجئے کہ اُن پر غور کردون فقط

شاد عفی عنہ

خیرخواہ ما ۔ آپ کا عریضہ مورخہ امروزہ دربارۂ سید حسن
لفٹنٹ پہونچا ۔ مین بہت افسوس کرتا ہون کہ یہ اطلاع بعد از وقت
ہوئی ۔ مین نے اسمقدمہ کی مثل بتاریخ ۸ ذیقعدہ سنہ الیہ بعد
ثبت دستخط دفتر پر روانہ کردی ہے پس ایسے ابواب مین آئندہ
سے اگر قبل از وقت اطلاع ہوا کرے تو مناسب ہی ۔ اس وقت
کوئی تجویز نہین ہو سکتی مجبوری ہے فقط

شاد عفی عنہ

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمای دوستان کرمفرمای مخلصان دام عنایتہٗ

مولوی خیر المبین صاحب کی عرضی معہ عریضہ فرامرز جنگ بہادر جو مولوی صاحب کے حسن لیاقت اور دیانت وغیرہ کی نسبت وثیقہ ہے۔ جناب کی خدمت مین روانہ کرکے متصدع خدمت ہون مولوی صاحب مذکور واقعی ایک لایق اور ہوشیار دیانتدار عالم شخص ہین۔ چنانچہ جناب نے وعدہ بھی کیا ہے کہ درصورت خلوے جائداد تقرر ہو جائے گا۔ ہرچند یہ حکم آپکا کافی ہے مگر اسکی تعمیل سردست ہونی غیر ممکن ہے۔ لہذا آپ اس عریضہ پر قطعی حکم فرماکر مخلص کو مشکور فرمائین۔ چنانچہ در نیو الامیر احمد علیصاحب دوم تعلقدار مددگاری مالگذاری پر مقرر ہوے ہین۔ انکی جگہ خالی ہے اگر یہ اس جگہ ترقی پاجائین تو مخلص نہایت مشکور ہوگا۔ الکریم اذا وعد وفا زیادہ عنایت دلی روز افزون باد۔

شاد عفی عنہ

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمای دوستان زاد عنایتہ

بعد تسلیم و تمنائے حصول مواصلت سراپا مسرت لوکر یز قلم اخلاص رقم ہوتا ہے کہ دو شیشیان عطر کی ایک روح افزا دوسری چنبیلی۔ جناب کی خدمت مین روانہ کیا ہون۔ یہ عطر اپنے ملکی ہین مگر انکو لاونڈر کی وضع پر ترکیب دی گئی ہے چنانچہ برونز کونسل

جناب نے رومال کو سونگھا تھا اور خوشبو پسند آئی تھی ۔

واضح ہو کہ یہ عطر بعد استعمال دو منٹ کے توقف سے بو دیتا ہی اگرچہ دہنیت باقی نہین ہی۔ مگر چونکہ عطر رنگین ہے اسلئے سفید پارچہ پر خفیف سا رنگ آتا ہی۔ یہ بالکل میرا تجربہ جدید ہے یقین ہے کہ آپکی پسند خاطر ہوگا۔ فقط آیام شادمانی بکام باد فقط

شاد عفی عنہٗ

مشفق راجہ سر نیواسراؤ۔ گردوارہ کے سکھون کا بیان ہی کہ ضلع پربھنی کی ایک جاگیر۔ اور ناندیڑ ضلع کی تین جاگیرات جو خاص میرے جداعلی مرحوم کی جاگیرات مین سے ہین اُنکو عود وگل کے لئے عطا کئے گئے ہین۔ اُن پر دفتر مالگذاری سے ضبطی قائم کی گئی ہے بہت افسوس ہی خیر جاریہ جسکی برکت سے استحکام ریاست و ترقی دولت واقبال حضرت ہے۔ اسکا انسداد عین خیرخواہی سے بعید ہے اور یہ برابر قانوناً و شاستراً بھی ناواجب ہی۔ باوجودیکہ اُنکی جانب سے محکمہ انعام مین ثبوت پہونچے پھر ضبطی کے قیام کو کیون اہالیان محکمہ انعام نے جائز کہا۔ مین نے سُنا ہی کہ آپکے اور تعلقدار ضلع کے مابین اتحاد ہے۔ لہذا لکھا جاتا ہی کہ اگر آپ اُنکو بنظر امر خیر کہدین تو ثوابین داخل ہونگے اور میری خوشی ہوگی فقط

شاد عفی عنہٗ

مشفق و مہربان قبل ازین مین نے آپ سے ذکر کیا تھا کہ شکار
کے لئے اپنی جاگیر کو جاتا ہون چنانچہ آج مین نے سرکار سے رخصت
حاصل کی ہی۔ میرے پاس گولی کی کوئی عمدہ اکسپرس کی بندوق نہین ہے
چنانچہ مین نے بمبئی سے طلب کی تھی۔ ہنوز نہین آئی۔ اگر بطور مستعار
آپ کے ہان سے کوئی بندوق لطف ہو تو انشاء اللہ تعالی بعد واپسی
واپس کردونگا۔ مینے سُنا ہی کہ اُس جاگیر کے قریب آپکی بھی کوئی جاگیر بنام
وبلو گوڑہ واقع ہے اور وہ بہت پاس ہے اُس سمت اگر شکار وغیرہ کو
جانے کا اتفاق ہو تو آپکے علاقہ کے کارپرداز مانع نہون اُنکو تاکید
ہوجائے تو مناسب ہی۔ فقط

شاد عفی عنہ

جناب ماموں صاحب قبلہ۔ بعد عرض آداب گذارش کہ
عنایت نامہ سے مشرف ہوا کیفیت مندرجہ سے خوشی ہوئی زیادہ
کیا عرض کرون ؎

رواق منظر چشم من آستانۂ تست
کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست

نیاز مند کے لئے آپکی اور ممانیونکی تشریف آوری باعث خوشی ہی
دربان کو تقید کیا گیا زیادہ حد ادب۔ فقط شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان - راے چین راے صاحب جو ایک معزز
قدیم خاندان سے ہین اور اِس دولتِ آصفیہ کے جان نثار ونمین سے
کہلاتے ہین - نہایت لائق اور ہوشیار ہین - اور ہر ایک کام مین
اپنے کو ہر طرحسے لائق ثابت کیا ہے - اُنکی عرضی اسکے ساتھہ منسلک
کرکے آپکو تکلیف دیتا ہون کہ اِنکے لئے جس قدر آپ سعی فرماکر کامیابی
کا موقع دینگے تو میری خوشنودی ہوگی -

شاد عفی عنہٗ

مشفق و مہربان میجر افسر جنگ بہادر - تہنیت نامہ بہجت شمامہ
پہونچا - ادائے مبارکبادی سے دل شاد ہوا - بافضال الٰہی و بتصدق
اقدامِ خداوندی خدمت موروثی سے سرفراز ہوا - حق تعالیٰ اسیرے
آقاء ولی النعمی کی عمر و اقبال مین یوماً فیوماً ترقی عطا فرمائے کہ اپنے
خانہ زاد کی اسقدر عزت افزائی فرمائی - اور آجتک یہ خاندان و جملہ متعلق
اُسی عنایات خسروی سے سرفراز ہوتے ہوے چلے آرہا ہے اور آئندہ
کے لئے بھی بہت کچہ امید ہے -
ف - شافی مطلق آپکو جلد صحت کلّی عطا کرے - فقط

شاد عفی عنہٗ

مہربان آپکی غزل بذریعہ عرضداشت پہونچی - پہلے تو اصلاح

کے واسطے جو جو دقتین لاحق ہین آپ خود شاعر ہین سمجھ سکتے ہین مجھمین
یہ کمال کہان - اور نہ مین شاعر ہون کہ دعوی اصلاح کردن - ہان کسی
موقع پر گا ہے ما ہے بوقت فرصت کچہ کہہ لیتا ہون - اندنون بڑے بڑے
شعرا نامی گرامی ہندوستان کے بفضلہ تعالی یہان موجود ہین علی الخصوص
اُستاد شعرا ہند جناب داغ صاحب یہان موجود ہین باوجود
ان سب کے ہوتے ہوئے آپ نے جو مجہ سے اصلاح غزل کی خواستگاری
کی یہ آپ کا حسن ظن ہے - علاوہ اسکے مجھے فرصت بھی کم ہے بہرحال
آپ کے اصرار پر مین غزل دیکھکر واپس کرتا ہون - ماشاء اللہ آپ خود
اچھے شعر لکھتے ہین - با این ہمہ اگر کسی اُستاد نامی سے اصلاح سخن لین تو
دونا حسن ہوگا - اور آپکی استعداد اور لیاقت و قابلیت مواد وسواد
روز بروز زیادہ ہوتی جائیگی - فقط والسلام

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان - مین نے سُنا ہے کہ یورپین افسرون کے ہان
شکاری تانگے مضبوط ملتے ہین اگر واقعی ایسا ہے اور آپکے خیال مین کوئی
تانگے بکاؤ نظر آئین تو دو تانگے مجھے دلوائیے فقط

شاد عفی عنہ

راجہ صاحب مشفق و مہربان - سہ شنبہ کے روز مین شکار کے لئے

اپنی جاگیرو نیرتی کو جانیوالا ہون - آپکے ہان اگر کوئی ہاتھی شکاری ہو تو مع ہودج ایک ہفتہ کے لئے لطف فرمائیے - اگر آپ بھی اس شکار مین رہتے تو لطف ہوتا شکاریون کا بندوبست نواب میجر افسر الدولہ بہادر کے ہان سے ہوگیا ہے فقط

شاد عفی عنہ

مشفق مقتدر جنگ بہادر - بالکشن راؤ وابستۂ قدیم راجہ رائے رایان بہادر جو نہایت ہی خیرخواہ اور لائق وہوشیار ہین اُنکے بزرگ بھی اس علاقہ کے ہمیشہ خیرخواہ رہے ہین - اُنکے بھائی کی ایک درخواست جن کا نام بھی بالکشن راؤ ہے اسکے ساتھ مرسل ہے - اور وہ قابل ولائق لحاظ ہی روانہ کرتا ہون - اُنکے لئے جسقدر آپ لحاظ کرکے اُنکو کامیابی کا موقع دینگے وہ میری عین خوشی ہے -

شاد عفی عنہ

نشاط صاحب - آپکی غزل پہونچی - بغور دیکھی - اور بنا کر روانہ کردی - چونکہ ابھی آپکی ابتدائی مشق ہی لہذا اشعار مین زیادہ اصلاح ہونا مقام تعجب نہین - یہ جو آپکو شکایت ہی کہ میرے اکثر اشعار کاٹ دئے گئے - بھیا ابتدائے مشق مین کل غزل بیکار اور ترمیم کے لائق ہوتی ہی - بہرحال آپکی غزل کو مین نے فکر کے ساتھ دیکھا - اور

جہانتک ممکن ہوا آپکے اشعار یا مصرع قائم رکھکر اصلاح دی خدا کے فضل سے محرم آیا ۱۳۶۱ھ شروع ہو گیا مصرع طرح بھیجتا ہون۔ اسپر غزل لکھیئے۔ باقی خیریت ہی۔ دعا کرتا ہون۔ کہ آپ بھی باخیر و عافیت رہین۔ والسلام۔

"مومنو غم کے ہین دن ماہِ محرم آیا"

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

مہربان۔ دو قرص تنبا کو کے پہونچے۔ فی الفور چلم بھروائی۔ دو ایک کش لئے۔ لکھنو کے تنبا کو کا مزا آگیا۔ جی تو چاہا کہ حلوای بیدود کی طرح ڈکار جاؤن۔ مگر تنبا کو بر اسے کشیدنست۔ نہ برائے خوردن۔ سیاہ ایسا کہ ہوشانِ برق دم کے خالِ مشکین سے تشبیہ دون تو مُمِّی بیدۂ بوے خوش نافۂ تتار کو شرماتی ہے۔ دہوان کا کل معشوقان نوشاد کے گہونگر کو بڑہا دیتا ہی۔ یہ تحفہ آپکے حسنِ عقیدت پر دال ہی ؎

اِس عقیدت کا دم مین بھرتا ہون		شکریہ ارمغان کا کرتا ہون۔

شاد عفی عنہ

جانِ عاشق تم سلامت رہو۔ اخاہ مزاج خیریت سے ہے دو سال سے کہان تھے۔ سلامے نہ پیامے۔ بخدا مین تو مایوس ہو گیا تھا اور یہ یقین کر لیا کہ میری جان مجکو اپنے دل سے ایسا بھولے جیسے

مسافر راستہ بہولجاتا ہی۔ اور مین تمہین اسطرح ڈہونڈہتا تہا جیسے تہکے
مسافر منزل کو ڈہونڈہتے ہین۔ مگر ہمارے دل مین تمہاری یاد ایسی تھی
جیسے دل مین سویدا۔ کعبہ مین نامِ خدا۔ رن مین سپاہی اور سپاہی کی
کمر مین تلوار۔ اور تلوار مین جوہر ؎

فرقت مین اِک صنم کی یہ تفرقہ پڑا ہے
دل ہمکو ڈہونڈہتا ہی ہم دلکو ڈہونڈہتے ہین

مین تمہارا گلا کہانتک کرون۔ اور یہ کیا بتاؤن کہ تمہاری محبت کے
باعث مجھپر کیا کیا مصیبتین گذرین۔ بس اس شعر کے سوا اور کوئی حرفِ شکایت کا
زبان پر لانا نہین چاہتا ؎

تو تجت عدو اجل فلک دل		کس کسکے ستم اُٹھائینگے ہم	

تمہارے دشنئے کی کشتی پہونچی۔ بڑی زحمت اُٹھائی۔ کیا تمہاری یاد سے
زیادہ یہ ارمغان ہی۔ مگر خیر۔ انچہ از دوست میرسد نیکوست۔ سمجھکر قبول کیا
تمہارے اِس فقرہ پر جی لوٹ گیا۔ کہ ہمنے تمہارے لئے محرم مین فقیری
لی۔ کیا آپ بھی ہمارے لئے فقیر ہوتے ہین۔ کہ نہین۔ سبحان اللہ فقیر
ہونیکی ایک ہی کہی۔ تم سال مین ایکبار فقیر ہوتے ہو۔ مین دو سال سے
برابر جوگ رمائے بیٹھا ہون۔ اب کہو کسکی فقیری بڑہ گئی۔
تمہاری بہولی بہالی دنیا سے نرالی باتون کو پڑہ کر دل بیتاب ہوگیا

اگر تم نزدیک ہوتے پہلو سے لگاتا۔ دل چیر کر دکھا دیتا مگر خیر سے تمہین جب بھی قدر نہوتی عجب نا قدرے سے سابقہ پڑا ہی۔ اسکو بھی شعبدہ سمجھکر ہنس دیتے مُفت مین دشمنون کی جان پر بن آتی سچ ہے ؎

بتون کا ناز بھی ای شاد آفتِ جان ہے
ادا ادا مین وہ عاشق کی جان لیتے ہین

خدا حافظ اب ہم رخصت ہوتے ہین ؎

حُسنِ تو ہمیشہ در فزون باد	رویت ہمہ سال لالہ گون باد

شاد عفی عنہُ

مہربان من نارائن داس۔ دو شیشے شربت صندل کے پہونچے متشکور ہوا۔ فوراً تھوڑا سا استعمال کیا۔ ماشاء اللہ نہایت خوش ذائقہ پایا شیرین کام ہوا۔ بوے خوش سے دل و دماغ کو فرحت حاصل ہوئی کیون نہو اسکے خواص بھی عجیب و غریب ہین۔ اِس موسم گرما مین مجھ جیسے صفراوی مزاج کے لئے اِس سے بڑھ کر کوئی تبرید نہین ہوسکتی۔ جہان ایک دو گھونٹ پیئے تسکین ہوگئی بمثل تبرید ہے۔ طرفہ یہ کہ محرم مین شربت کا پلانا بھی ثواب مین داخل ہی۔ آپ نے اجر حاصل کیا۔ اور میرا دل ٹھنڈا ہوا حضرت امام حسینؓ آپکو بھی شیرین کام رکھین ؎

مثل صندل کے رہین آپ معطر دایم	اور مصری کی طرح رکھے خدا شیرین کام

شاد عفی عنہ

مہربان من سے محرم تو حسین حسین حسین حسین کہتا ہوا شہر مین داخل ہوا۔ مگر پیرو مرشد خداوند نعمت کے نہونے سے محرم پورا محرم ہے۔ محرم کا رنگ ہی فق ہو گیا۔ اگرچہ سب لوگ محرم شریف کے دل خوش کرنے کے لئے روشنی کا ٹھاٹھ جا بجا کر رہے ہین اور آبدار خانے لگائے جا رہے ہین سبیل والے پیاسونکو پانی پلا رہے ہین۔ ع۔

پانی پیو سبیل یہ نذرِ حسین ہے

ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیو۔ اور نہر علقمہ کے سوکھے ہوے لب۔ دجلہ و فرات کی بیکسی شیرخوارونکی بےبسی۔ آل رسولؐ کی تشنہ لبی۔ سبطِ نبی کا پیاس مین ضبط کرنا یاد کرکے رونا شروع کرو اور داخلِ حسنات ہو۔ کہین شربت کی ٹھلیان تقسیم ہو رہی ہین۔ کوئی قہوہ دہنیا نذر کر رہا ہے۔ مگر بقول شاد۔

رباعی

محرم است و لے شاد ظلِ سبحان نیست		بہ طبع ذوق تماشای این چراغان نیست
ہمہ براے حضور است ذاو بصید لسال		چہ چارہ شاد کہ ترکِ سوم آسان نیست

ہان صاحب کہئے۔ محرم کا تو یون حشر ہوا۔ مگر اب سواری مبارک کب رونق افروز ہو گی۔ ہماری آنکھین قدم بوسی کے لئے ترس رہی ہین۔ ادہر دل بیقرار ہے طبیعت پریشان۔ جی اُداس۔ شاد اکیلا۔ اب اتنی مرضا ہجر کو

کون سمجھائے۔ یک انار و صد بیمار ع۔

"خدا کرے کہ مجھے شاد شاہ بلوالین"

چوطرفہ سناٹا ہے۔ ایسا اُداس سین کبھی اِس بلدہ کے اسٹیج پر نہین دیکھا گیا۔ خدا کرے کہ سرکار جلد رونق افروز ہو کر اپنے خانہ زادون کو سرفراز فرمایئن۔ یا باری تعالی تو ایسا ہی کر۔ مجھے مُحرّم عید تھی مگر ابکی پورا مُحرّم ہے بس تڑکا ہو گیا۔ اللہ مالک ہے فقط

جواب کا طالب شاد عفی عنہُ

مہربان من۔ الحمد للہ سب خیریت سے ہین عشرۂ شریف شہر مین مہمان ہین۔ اِنکی مہمانداریان بڑی دہوم دہام سے ہو رہی ہین۔ حضرات امامیہ پنجتنی نے غم حسنین مین قیامت بپا کر دی ہے۔ یہ سب کچھ ہی مگر بقول حضرت شاد غلام و تلمیذ حضرتِ آصف۔

رباعی

اگرچہ ماہِ مُحرّم کا جملہ سامان ہے		مگر قدوم شہنشہ کا دلمین ارمان ہے
حضور آئین تو پہر شاد ہو بڑی ہی بہار		کہ اُنکے دم سے دکن غیرتِ گلستان ہے

ف شکریہ۔ بس سمجھ جائیے للعاقل الخ۔ اور ایک بہت بڑا کام نکلنا ہی جسکا حال آپکو معلوم ہے۔ خدا کرے کہ آپکو خیال رہے۔

ہان صاحب یہ خطاب کیسا مِل گیا۔ خطاب بھی ایسا کہ رجسٹر شدہ خیر

مار اچہ - مگر لائق غور ہے - کہئے کب ملین گے مجلس کا کیا ہو گا - لوگون نے پوچھ پوچھ کے ناک مین دم کر دیا - اور یہان کہتے کہتے تسلی دیتے دیتے زبان تھک گئی - چاہے جو کچھ ہو - پہلے سرکار تو آجائین - بعدہٗ دیدہ خواہد شد لیجئے خدا حافظ پھر ملین گے فقط

غیریت کا طالب شاد عفی عنہ

مولوی سید عبد الرحیم صاحب - دو کورے گھڑے جنمین ساٹھ مچھلیان زندہ تھین پہونچے - ایک از انجملہ غرق بحر فنا ہو گئی تھی - خدا غریق رحمت کرے - اُنسٹھ مچھلیان خانہ باغ کی باؤلی مین چھوڑ دی گئین - اس خوشی کے ساتھ اُچھل اُچھل کر غوطہ زن ہوئین جیسے بچھڑی ہوئی دُلہن اپنے دولہا سے ملتی ہے - یا عاشق زار دل فگار اپنے محبوب مطلوب سے ہمکنار ہوتا ہے - ظلمات مین سکندر چشمۂ آب حیات دیکھکر بھی اسقدر مسرور نہوا ہو گا جیسا کہ باؤلی کے پانی سے یہ آشنا ہو گئین - الحمد للہ کہ یہ مچھلیان میری باؤلی کی زیب دہ ہوئین - اور سکندر بیچارہ تشنہ لب ناکام واپس آیا ؎

تہیدستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیوان تشنہ می آرد سکندر را

مجھے ایک تذکرہ یاد آیا -

یاران موافق کے ساتھ لب جو سیر کر رہا تھا۔ لال لال مچھلیان لطف دکھا رہی تھین۔ ایک ظراف نے کہا [ماہی دریم گم ازپا تا سر۔ تیر سراپا تر] ماہی یم گم۔ ماہی کا اول حرف میم۔ اور (ی) پاے ماہی۔ یہ صنعت ہی تیر سراپا تر۔ تیر کا سراپا کیا ہے؟ ت۔ سر۔ اور (ر) تیر کا پا نون۔ سر۔ اور پا۔ ملکر تیر ہوا۔ جس پل کے نیچے یہ مچھلیان گذرین اُس پل کی تعریف مین یہ قطعہ مصداق ہے

قطعہ

بنا ہی پل عجیب و نفیس و خوشنما ایسا	کہ جسکے وصف کا بحر جہا مین شور ہی غل ہے
صراط اسکی حسد مین مثل ماہی ہی تپان ہردم	گہر سے بڑہکے اسکی آبرو ہی واہ کیا پل ہے

بہر حال مین آپکی اس چاہ اور یگانگت کا دل سے مشکور ہون ۵

دوست نے بھیجا ارمغان اے شاد	
خانۂ اتحاد باد آباد	

شاد عفی عنہ

ارسطو فطرت لقمان حشمت دام حکمتہ۔ نامۂ اتحاد پہونچا مضامین رنگارنگ نے دنیا کی بوقلمونی کا نقشہ نظر کے سامنے کھینچ دیا۔ گرم و سرد زمانہ کے مزاج سے پوری آگہی ہوئی۔ خداوند عالم جان عالم کو اس کالبد ریاست مین تا ابدالآباد برقرار رکھے۔ آمین۔

مشفقا میری بیخودی کیا اور مین کیا سچ تو یہی کہ اُس آقا کی بندہ پروری

اور غلام نوازی کا احسان ہمارے سر پر ایسا ہی کہ ہم اُن احسانات کا شکریہ ادا کرنے مین بالکل عاجز ہین لبس دلسے یہ دعا کرتے ہین ؎

مہ و خورشید کو جبتک ہے قیام
شاد-آباد رہین آصف جاہ

قطعہ کے مصرع اولے مین شاد کا لفظ ذومعنی ہوتا ہے۔ اسلئے عمداً رکھا گیا مسودہ مین بقول آپکے رشاہ ظلِ سُبحانی بھی لکھا گیا ہی بہرحال اس ترمیم کا شکریہ۔ خدا خدا کرکے محرّم بڑی مشکلون سے گذرا۔ ابھی آبِ روان دیکھنے کے لئے آپ کا جی چاہتا ہے۔ واہ واہ اچھی سُنائی یہان ہوش رفو چکّر ہو گئے۔ جلّ جلالہٗ ع۔

منعم بکوہ و دشت بیابان غریب نیست

یہ سب صحیح۔ مگر خدا جانے ہمارا کیا حشر ہو۔ اللہ مالک ہی۔ بہرحال جہان ہین۔ اور رہین گے۔ حضرت آصف کے جان نثار رہینگے مگر دوری شاق گذرتی ہے خدا کرے کہ آپ ٹیلیفون سے مبارکباد دین اور مین خوشی مین جھومتا ہوا یہ کہون ؎

رواق منظرِ چشمِ من آستانۂ تست
کرم نما د فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

آپکا قطعہ بمثل تھا۔ جدید ہرکارے کی کیفیت سے اطلاع ہوئی۔

مشکور ہوا۔ بوڑہا اخباری۔ لقوے اور فالج کے پہرہ مین دندنا رہا ہے
دیکہیے کیا ہو۔ والسلام۔

شاد عفی عنہٗ

دیباچۂ دفتر نظم ونسق نواب اکبر جنگ بہادر۔

تفضل یاب جنگ بہادر کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کا مزاج مرکز اعتدال سے تجاوز کر گیا ہے اسکی وجہ خدانخواستہ ضعف قلب بتائی جاتی ہے۔ یہ خبر ناگوار خاطر شاد ہوئی۔ خداوند تعالی کل اعضاے رئیسہ کو اپنی اپنی مسند قوت پر قوی تر اور مستحکم رکھے۔ اور کل جوارح اُسکے تابع رہین۔ کشتئ اربعہ عناصر باد مخالف سے مامون ومصئون رہے۔ چارون مین ایکا رہے۔ پہوٹ نہ پڑے۔

آپکی ذات صرف باخیر ہی نہین ہے بلکہ تخت خیرخواہی آصفی اور ملک ورعایا کا ایک زبردست پایہ ہے۔ خدا مضبوط رکھے فقط

طالب صحت شاد عفی عنہٗ

میرے شفیق۔ آپ نے ارض الرمل میری مصنفہ کتاب طلب کی تھی۔ ابھی وہ چھپی نہین اور نہ وہ نام باقی رہا۔ کیونکہ ارض الرمل ۱۳۰۲ھ کے لئے موزون تہا جب تو وہ مکمل بھی نہین ہوئی تھی۔ اب تو ۱۳۱۶ھ ہے مین۔ کوئی دوسرا تاریخی نام سوچ رہا ہون۔ اگر مل جاے تو فہو المراد

ورنہ سیاہ سادہ کوئی نام رکھدونگا۔ آپکے حسب استدعا مقدمہ معلومہ مین قرعہ ڈالکر دیکھا۔ اشکال سعد داخل اور اپنے گھر کے اے۔ دائرہ سکن کے حساب سے تین اشکال اپنے گھر مین نہایت زبردست ہین اور وہ تینون طالع کے گواہ ہین۔ کامیابی کی ضرور امید ہے۔ مگر کسی قدر دیر سے اور یہ ظاہر ہی ہی کہ مقدمہ پیچدار ہے۔ ایک جلد مطلع خورشید اور ایک جلد روضۂ شریف ارمغان بھیجتا ہون۔ گلستان کا انتخاب ابھی طبع نہین ہوا۔ آجکل مطبع کا انتظام بہت خراب ہے میری پسند نہین۔ ہان ایک شخص ہوشیار خواندہ مہذب ملا ہے وہ مہتممی کے قابل ہے۔ اُنکے سپرد جب یہ مطبع ہوجائیگا کام بھی اچھا چلیگا۔ ورنہ سے

گر ہمین مکتب است و این مُلا
کار طفلان تمام خواہد شد

باقی عندالملاقات۔

شاد عفی عنہٗ

سعادت نشان۔ آپ کا خط ۵ اسنہ ۱۳ کا سنہ ۱۳۱۶ آمین پہونچا۔

مزا یہ کہ جب خط میرا دیکھوگے تو اسکا جواب ضرور یہ دوگے کہ مجھے چار روز
ہوے جواب لکھکر۔
کیون یہی کہوگے نا۔ ضرور کہوگے۔ یہ بتاؤ کہ انمین جھوٹا کون سچ
یہ ہی کہ نہ آپ جھوٹے اور نہ مین جھوٹا۔ ۲۹ ذیحجہ ۱۳۱۵ھ کو آپ نے
لکھا۔ چوتھی محرم ۱۳۱۶ھ کو مین نے پایا اللہ کا شکر ہے کہ نیا سال شروع
ہوا۔ محرم بہت دھوم دہام سے آنیکو تھا مگر جب معلوم ہوا کہ پیر و مرشد
حضور شاہ دکن خلد اللہ ملکہ شکار کے لئے رونق افروز ہوے ہین
یس بیچارے کی کمر ٹوٹ گئی۔ کیا پوچھتے ہو چو طرفہ سناٹا۔ نہ میلا برابر
جمتا ہے اور نہ دلون پر فرحت ہے۔ تماشا دیکھنے کو بالکل جی نہین
چاہتا۔ لنگر تو البتہ دیکھہ لیا۔ کیون نہین۔ یہ لنگر حضور کی سلامتی کا ہے
باقی تو بہتیا دیکھا بھی اور نہین بھی دیکھا وہ یہ کہ آنکھون کے رو برو
جو چیز آگئی دیکھہ لی۔ نہین دیکھا یہ معنی اکہ ہر کوئی شئے چاہ اور غور سے
نہین دیکھی۔ ہان خوب یاد آیا اسکے قبل آپنے کسی خط مین لکھا تہا کہ جو
کوئی رباعی یا قطعہ یا غزل لکھون تو ضرور آپکو لکھہ بھیجون۔ آجکل طبیعت ہی
موزون نہین مگر ہان پیر و مرشد کی عدم رونق افروزی کی نسبت دو
قطعہ ہوے ہین جنکی نقل درج ذیل ہے۔

قطعہ فارسی

محرّم آمد و در بلدہ ظلّ سبحانی نیست	بہ طبع ذوق تماشای این چراغان نیست
ہمہ برای حضور ست واو لصید لمسال	چہ چارہ شاد کہ ترک سوم آسان نیست

قطعۂ اُردو

عشرے کا سارا ٹھاٹھ مہیا ہی شہر مین	اور روشنی سے عقد ثریا بھی مات ہی
پر لطف کیا ہی شاد کہ شہ ہین شکار مین	دولہا کے دم کے ساتھہ سیاری برات ہے

یقین ہے کہ یہ دونون قطعہ آپکو پسند آئینگے۔آج دسوین تاریخ ہے حضرتِ امام حسینؑ کی شہادت کا دن۔اُفوہ نام شہادت پر کلیجا مُنہ کو آتا ہی شقی ظالمون نے آل رسولؐ کے ساتھ کسقدر گستاخی کی افسوس ان بے پیرون کو رحم بھی نہ آیا۔اب دس ورز کم ایک سال محرّم باقی رہا۔ابکی آپ نے محرّم کہان دیکھا۔والسلام فقط

طالبِ جواب شاد عفی عنہٗ

سید صاحب سلامت۔چاشتگاہ۔پہلی جون ۱۸۹۹ع روز پنجشنبہ جسوقت مین ہواخوری کے لئے گاڑی مین سوار ہوکر جارہا تھا آپ کا خط پہونچا قہوہ دہنیا کی چار کشتیان ارمغان بھیجنے کا خط مین ذکر تھا۔اسکے موافق مین نے سرسری طور سے آپ کے آدمی کو کہا کہ میرے

آ ئے تک ڈیوڑھی پر لیکر حاضر رہو۔ اور ہوا خوری کے لئے چلا گیا۔ جب
وہان سے واپس ہوا۔ اور آپ کے آدمی سے دریافت کیا۔ کہ قہوہ کی
کشتیان کہان ہین بیچارہ ہکا بکا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ سراسیمہ عرق آلود بُت
بنگیا۔ مجھے اسکی یہ حالت دیکھکر خود حیرت ہوئی۔ مگر سمجھ گیا۔ کہ یہ خط
آپ نے اسوقت لکھا ہوگا۔ جب پینک کی دہن مین غین ہو گئے تھے۔
اور چُنیا بیگم سر پر سوار تہین۔ لکھہ تو دیا۔ مگر بہیجنا فراموش۔ ماشاءاللہ خود
فراموشی اِس نشہ کی بدولت ہو جاتی ہی ہے۔ کشتیون کا بہیجنا بہولجانا
کوئی بڑی بات نہین۔ کیون سچ کہئے۔ کیسی پتے کی کہی ع۔

ہاتہہ دے اُستاد کیون کیسی کہی

خیر آپکے ارمغان کا شکریہ جو لکھنا چاہا تہا۔ پہر واپس لیتا ہون۔ اور
عطائے تو بہ لقائے تو بخشیدم۔ اچھے رہو۔ مگر اس بڑہاپے مین ہم سے
یہ چُہلبازی۔ واللہ۔ ہمیر نہ سہی۔ آپ پر تو پھبتی ضرور ہوئی۔ آپکی اکثر باتین
فسانۂ آزاد کے کہوسٹ شوہر سے ملتی جُلتی ہین۔ مگر فرق یہی ہے کہ اُسکی
بیوی نوخیز و نوخواستہ پری جہم۔ برق دم تھی۔ اور آپکی بیوی خدا بخشے
آپ سے زیادہ بزرگوار معلوم ہوتی ہین۔ خدا بخشے۔ پر بگڑتا نہین۔ آج
نہین۔ کل ضرور بخشے گا۔ دوستونکی دعا پیشگی قبول ہو جاتی ہی۔ اِس
فراموشی کا جب خیال آتا ہی بے اختیار ہنسی آتی ہی۔ لوٹن کبوتر بنجاتا ہون

اور یہ کہا کرتا ہون ؎

ہم بیخودی کے نشہ مین بیہوش ہوگئے
کچھ ایسے ہوگئے کہ فراموش ہوگئے

خدا زندہ رکھے ۔ دو گہڑی دلگی تو ضرور ہوئی فقط ارمغان خیالی کا شکر گذار

شاد عفی عنہ

درۃ التاج فرق طبابت سلامت ۔ اُدہر ٹہیک بارہ کی توپ دغی ۔ اور گہڑیالی نے گجر کی چوٹ لگائی ۔ ادہر ڈاکئے نے آپکا خط پہونچایا جی خوش ہوگیا ۔ کہ بارے صد شکر جواب لکھنے کو آپ زحمت نہین سمجھے ۔ ایک ایک فقرۂ سحر آمیز پر دل لوٹ جاتا تہا ایک ایک مژدہ پر ہزار جان فدا ہونی چاہئے ۔ جہان بے انتہا مژدہ ہاے مسرت افزا کی بوچہار ہو وہان کئی جان فدا ہونی چاہئین ۔ اسکا حساب آپ خود کرلیجئے ۔

پہر یہ وہ مژدہ ہاے روح افزا ہین جنکو میرا دل ہی جانتا ہے ۔ خداوند عالم جلشانہٗ ایسا ہی کرے ۔ ایک جلسہ تو کیا ۔ اگر مبالغہ نہ سمجھئے تو دس لاکہہ جلسے دکہاؤن ۔ اور پہر وہ صورتین ہونگی کہ بہشت کو آپ نہ بہول جائین تو میرا ذمہ ۔ حورین حسن ۔ ہم جوان ۔ اُنکے بوڑہے غمزے بہلا ہمکو کیا بہائینگے ؎

حور و مین کہان ناز و ادا صورت انسان
جنت مین بہی دنیا کے مزے یاد کرینگے

خال رخسار پری رخان پر سنگ اسود کا دہوکا نہ ہو تو کچہ شرط بد لیجئے۔
بہر حال جلد خدا وہ دن نصیب کرے۔ اور مبارکباد اُنہین لوگیان
شوخ و شنگول کے لب لعل شکرخا سے سنئے

این راگ و پرنچانہ ای شاد مبارکباد
این رونق کاشانہ اے شاد مبارکباد

پہڑک گیا سبحان اللہ کیا کہنا۔ الخط نصف الملاقات۔
صحیح ہے۔ اگرچہ لکہنے کی زحمت آپکو ضرور ہوتی ہو گی۔ مگر میرے دل کو تو
تسکین ہوتی ہے۔ ایک کاغذ اور ایک لفافہ ایک ٹکٹ کا خرچ گوارا
کیجئے۔ اور اسکا بل ماہانہ بہیجدیجئے۔ ورنہ زحمت ہو تو گاہے گاہے
سلام پیام کا ضرور خیال رہے بالکل ترک نہو۔
اجی حضرت کیا آپ لقمان الدولہ بہادر کو پہچانتے ہین۔ اگر تعارف
ہے تو میرا سلام پہونچا دیجئے اور خط نہ لکہنے کا گلا کیجئے۔ خدا حافظ۔

طالب خیر۔ شاد عفی عنہ

حضرت نشاط سلمہ اللہ تعالیٰ۔ مبارک۔ مبارک۔ مبارک۔
ڈیڑہ ہاتہہ کی مبارکبادی۔ میری طرف سے قبول ہو۔ اخاہ اب تو
پانچون گہی مین اور سر کڑہائی مین۔ لیجئے نشان تو بڑہا۔ خدا خدا کرکے
فرط شادی سے لٹو بیان اُچہل رہی ہین۔ اب اسکے بعد ہیرالال کے

فرزند۔ جواہرلال کی سواری کُرّوفر کے ساتھہ جلوہ افگن ہوگی ۔ حضرات پنچ ڈنکے پر گھن گرج کے لگائین گے ۔

ہرطرف سے بدہائیونکی بوچھار ہوگی ۔مبارکبادی کے خطوں سے ڈاکخانۂ مبارک کی باچھین کھل جائینگی ۔ ڈاکیے سب ہشاش بشاش ۔ منہ میٹھا کرنے کی فکر مین کل پہونچانیکا خط دو منٹ مین بادِصبا رفتار کیطرح لاکر پہونچا ۔ جواب دیتے دیتے منشی کے نہتر بگڑ جائین گے ۔شکریہ ادا کرتے کرتے آپکا منہ تھک جائیگا ۔مگر یارون کو یہی سوجھیگی کہ جلسہ مین

ساقی ہوے ہو باغ ہو گردش مین جام ہو

گلرو بغل مین اور زمانہ بکام ہو

کہین تھاپ پڑرہی ہے ۔ کوئی نشہ مین سرشار ۔ دُہت بنا ہوا ۔ باغ کی روشون پر نازنینان گلبدن چہل پہل کرتی ہونگی ۔ اور ادہر باریک باریک پہوار پڑتی ہوگی ۔ اور کوئی خوش گلو ملہار مین کہتی ہوگی آئیو بدرا کارے کارے اور حضرت شاد مدظلہ بیچ ان لگاے ہوے رندان مے آشام کا ٹھاٹھ دیکھہ دیکھکر پھولون نہین سمائین گے ۔ زاہدان خشک کی گت بنائی جارہی ہے واللہ عجب لطف ہوگا ۔ کیون بہلا انشاط یہ سمان پڑہکر خوش تو ضرور ہوگے کہ شاد صاحب نے بھی گلشن قرطاس پر کیا سین کھینچکر دکھایا ۔ کہ اگر بہزاد و مانی ہوتے تو وہ بھی اپنا قلم توڑ دیتے خیر اللہ وہ دن جلد لاتا ہے ۔

مگر بھیا اب یہ خوشی کیا کم ہے۔ جھٹ پٹ جلسہ کا دن مقرر ہو جائے۔ اور ہماری دعوت ہو۔ کھانے مزے مزے کے پکین۔ رشکِ حوران بہشتی طلب کی جائین اور یہ مطلع پہلے گایا جائے۔

ساقیا برخیز و در دہ جام را	خاک بر سر کن غمِ ایام را

مصرع

در کار خیر حاجتِ ہیچ استخارہ نیست

بہت جلد دھوم دہام کی تیاریان شروع ہو جائین۔ اور دعوتی رقعے داخل ہو جائین۔ ورنہ پھر بُری ہو گی۔ دو مہینے کی تنخواہ صرف نذرانہ داخل کرنا پڑے گا فقط

جلسہ کا طالب۔ شاد عفی عنہُ

دوست روحانی بابو موہن سنگہ۔

کہان وہ باتین کدھر وہ الفت کہاں ہے رسمِ مروت آمیز
جواب خط ہی نہ کچھ بیاسے فلک نے کیسا یہ رنگ بدلا

کیسے مزاج شریف؟ عنوان کا شعر میرے جوش دلی کا فوٹو اچھی طرح سے کھینچکر آپکے ضمیر پر منعکس ہو گیا ہو گا۔ اب زیادہ قلم فرسائی طول امل کا موجب ہو گا۔ کیون صاحب وہ اگلی باتین۔ اور وہ اگلے شکر و شکایات فرقت کی بیتابی۔ ملاقات کی تمنا کیا خزان اُڑا لے گئی۔

	ان تلون قیل ہی نہ تہا گویا۔ آپ سے میل ہی نہ تہا گویا	

مہربان سچ تو یہ ہی۔ کہ اِس رکاوٹ کا عقدہ نہ کھُلا۔ حیران ہون۔ کہ ع
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

مہربانِ من۔ طرفین سے دوستی کا دم بھرتے ہین۔ اسلئے بے تکلفی اور سادگی پسند ہون۔ بار شاطر ہون۔ نہ بارِ خاطر۔ جو کچھ نامہ و پیام کے ذریعہ سے مین وقتاً فوقتاً اپنے بزرگون کے ارادات خاطر کا اظہار کرتا رہا اگر وہ موجب دل شکنی ہوا تو مجھسے نامہ و پیام کا ترک کرنا کیا وجہ۔

آپنے اپنی دختر نیک اختر کی شادی کی کیفیت لکھی تھی۔ اور یہ وعدہ کیا تہا کہ بعد شادی کے خط لکھونگا۔ چنانچہ اُسی بنا پہ بذریعہ تار برقی اِس امر کی کیفیت دریافت کی تھی۔ کہ آپ کار نیک سے فارغ ہوے کہ نہین۔ اُس جواب پر بھی پانی پھر گیا۔ جب تو مین نے یہ یقین کر لیا ؎

بارہا دیکھی ہین اُنکی رنجشین ؛
اکی پر کچھ سرگرانی اور ہے

اِس تھوڑے سے لکھے کو زیادہ سمجھئے۔ اگر بار خاطر نہو تو کبھی کبھی پیام و سلام۔ ورنہ خیر۔ جہان رہئے خوش رہئے۔ مین بھی یہ سمجھکر دل کڑا کر لونگا ؎

ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہی		ایک جا حرف وفا لکہا تہا وہ بھی مٹ گیا

والسلام فقط

رنجیت کو دعا پہونچے - پنڈت جی سلام کہتے ہین -

شاد عفی عنہ

میان نشاط - کل کے روز آپکو ڈیڑہ ہاتہہ کی مبارکباد لکھی اور ایک ٹکٹ جواب کے لئے روانہ کیا - مضامین سحر آمیز سے آپ کا دل خوش کر دیا - اور منتظر تہا کہ اُسکے صلہ مین آپ جلسہ دینگے - مگر واہ رے مرے شیر آدہ آنہ کا ٹکٹ بھی ہضم کیا اور ڈکار تک نہ لی - جواب تک قلم انداز کیا کہنا ہے - اس بہدیسل شعر پر خط ختم کرتا ہون ؎

نہ جلسا نہ ولسا نہ مے اور نہ مینا

ہوا ہضم اُلٹا ٹکٹ - آدہ آنا

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

میرے عزیز - کیون صاحب یہ اُستادی اور شاگردی پر کیا پانی پھر گیا - کیا تمسے مین نے کوئی دولت مانگی تھی - یا دس بیس لاکھ کا قرضہ طلب کیا تہا - یا جاگیر منصب دلوانے کے لئے متقاضی تہا - انہین سے کوئی شئے مانگتا - اور تم نہ دیتے تو البتہ درست تہا - لکھنؤ سے دوسیر اتنبا کو خوشخرید بھیجنے کی فرمایش کی - دو مہینے ہوئے ۱۳۱۵ھ سدھارے ۱۳۱۶ھ براجمان ہوئے ہین ابتک پتا نہین - دم ناک مین آگیا - طلب سے حال بُرا ہوا جاتا ہے

اگراس خوشخرید کو تمنے ارمغان ہی تو مین باز آیا۔ گویا میرا اعتبار نہین۔ اور یہ سمجھتے ہین۔ کہ مین اس طرز سے مانگتا ہون۔ لیجئے اچھا شاگردی اور اُستادی کا ناتا بنا ہا۔ واللہ باللہ مین تمسے ارمغان نہین مانگتا۔ چونکہ تم شوقین ہو۔ اور عمدہ سے عمدہ تنباکو پیا کرتے ہو۔ اور تمنے وعدہ بھی کیا تھا اور قسم دے گئے تھے کہ لکھنؤ سے کوئی شے بدون تمہارے ذریعہ کے طلب نہ کرون۔ اسلئے تمکو لکھا۔ اور تکلیف دی۔ اگر اسکی رقم نہ بھیجون تو تمہارا قرضدار۔ اور اسپر بھی اگر تم نہ بھیجو تو میان تمکو صد آفرین فقط

منتظر جواب طالبِ تنباکو۔ شاد عفی عنہٗ

بندہ پرور کل جناب کا تفقد نامہ پہونچا۔ آج دو روز کے بعد مین پاسخ طراز ہون۔ دیوان میرا ابھی چھپا نہین۔ ابتداے شوق مین جو کلام طبع ہوا تھا اُسکا نام **باغ شاد** ہے اسوقت کوئی جلد اسکی باقی نہین ہے۔ اب ارادہ ہے کہ جو کچھ کلام اِس عرصہ مین جمع ہوا ہے اُسکو طبع کراؤن۔ انشاء اللہ تعالی بعد طبع روانہ خدمت کرونگا۔ فی الحال **مطلع خورشید** کی ایک جلد اور **روضۂ شریف** کی ایک جلد ارمغان پیش کرتا ہون۔ قبول ہو ع ۔

آرزو ہے کہ آرزو نہ رہے

اِس مصرع پر مین نے غزل واقعی لکھی ہے حسب الارشاد غزل مذکور

اسپنے حافظہ کی تحویل مین منسلک کردی ہی - یہ جناب کی عنایت کی دلیل ہی جو میرے کلام کی نسبت اسقدر رطب اللسان ہین - ورنہ کجا مین - اور کجا میرا کلام - بہرحال آپکے اُن عنایت آمیز الفاظ کا سپاس گذار ہون -

شاہ ولی اللہ صاحب قادری کی خدمت مین سلام و نیاز پہونچا دیجئے جواب چندان ضروری نہین - لیکن کتابونکی رسید سے ضرور مسرور فرمائے - زیادہ نیاز - فقط

شاد عفی عنہ

میرے عزیز زندہ باش - ابھی ابھی صبح کے آٹھ بجے ہین - ٹہناٹھن - اسپنے اوراد و وظائف سے فارغ ہوکر نہاری کہانے کے لئے جارہا تہا - کہ آدمی نے شقہ پہونچایا - یعقوب علی خان جوہر کے انتقال کی اسکے ساتھہ ہی خبردی اِنَّا لِلّٰہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ - بس دہک سے رہ گیا سراسیمہ ہوکر رقعہ چاک کیا - دیکہا اور بار بار بغور و تعمق پڑہا - تمہاری غم آلود الفاظ نے میرے دل کے ساتھ وہ کام کیا جو درد دل کے اور نمک زخم کے ساتھہ کرتا ہے - واللہ اسمین شک نہین کہ مرحوم کی ذاتِ باصفات بہت غنیمت تھی - اگرچہ وہ تمہارے عم تھے - مگر اُنکا یارانہ اور برتاؤ دوستانہ ایسا تہا کہ کسی سے بے ناتا لگائے نہ رہے - کوئی ماموں پکارتا تہا - کوئی خالو - کوئی نانا - کوئی دادا - مین بھی اُنہین اُستاد پکارتا تہا - اُن سے

تیر اندازی سیکھی تھی - اور لطف یہ کہ وہ مجھے اُستاد کہا کرتے تھے - اسلئے کہ حال مین اُنھین نظم کا شوق ہوا تہا - کچہ لکھا کرتے تھے - اور مجھ سے مشورہ لیا کرتے تھے - میان وہ بہت پُرانے فیشن اور وضع کے آدمی تھے - بہاری انگرکہ دیپے مین کوٹ کوٹ کر بہری تھی - غصہ انکی گُھٹی مین پڑا تہا - وضعداری کے خلاف عمر بہر کوئی کام نہین کیا - اہل آبرو کے خلاف کوئی بات تک نہین کی - سب کے ساتھ دوستی سے یارانہ - یگانہ ہو یا بیگانہ - تمام جہان کے یار و غمخوار - کل حیدرآباد کو اُنکے ساتھ یارانہ - اُنکی تعریف کرنے کے لئے ایک دفتر چاہئے - بیشک ایسا آدمی پیدا ہونا دشوار ہے - اس پیر فلک نے بھی ایسا باوضع بوڑھا نہ دیکھا ہوگا - جگت آشنا - اور نہ پیر زال ملک دیرینہ روز - دنیا سے دنی نے ایسا کوئی پیدا کیا ہوگا - ہائے اُنکے مرنے پر زمین اور فلک از سما تا سمک سبکو غم ہوتا ہوگا - ع

نزاد مادر ایام اینچنین فرزند

نپرورید جہان کُہن چنین استاد

مگر میان عمر انکی بیاسی برس کی تھی - اب اس سے زیادہ اور زندہ رہکر کیا قیامت کے بورئے بٹورتے - بینائی کا یہ حال کہ دن مین اونٹ سجہائی نہین دیتا تہا - باصرہ تو گویا مر ہی چکا تہا - سامعہ بھی ضعیف ہو گیا تہا - دھونسا بجتا تو کچہ سُنائی دیتا تہا - جتنی قوتین تہین سب مضمحل - اربعہ عناصر مین ایکا نہین -

بہوٹ پڑی ہوئی تھی۔سب جواب دیچکے تھے۔حواس سراسر مختل۔بلا اجازت نُقرو۔حافظہ کا یہ حال کہ نہ اسپنے والد بزرگوار نہ پاک پروردگار کا نام یاد۔ بہرحال قبلۂ پیری وصدعیب کی مصداق ہوگئے تھے۔میان صبر کرو۔رنج کرنے کا مقام نہین۔تمہارے والد نے پینتیس ۳۵ برس کی عمر مین انتقال کیا نوجوان یہ اگر بیاسی مین مرین تو کچھ غم نہین۔مگر غم اسی بات کا ہی۔کہ ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہی۔خدا بخشے۔اور غریق رحمت کرے۔فقط

شادی عنبر

علم میدان شجاعت عبد الرزاق صاحب سلامت۔

ایک ڈالی ثمر کریعنی کھجور کی پہونچی۔یہ میوہ خاص عرب کا ہے۔اسکی توصیف محال ہی۔یہ میوہ مرغوب اور مطبوع عرب ہی نہین۔بلکہ کل بلاد کے لوگ اسکے شیدا۔ میوہ کیا ہی جان شیرین ہی۔کیون نہ ہو یہ ثمر مقبول رسول مجتبیٰ احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔روحی فداک۔ان نام پاک سے

زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے

ہر شخص اسکا شایق اور مشتری ہے۔نخلبندان گلشن نشاط مین اسکا علم سرافراز۔مذاق شیرین لبان زیر بار منت شیرین ثمری ہے۔واہ کیا شان دلبری ہے۔ یوسف مصری بھی اسکے ذائقہ حلاوت سے شیرین کام تھے۔

آپنے میرا مُنہ میٹھا کیا - خدا وند عالم آپ کا مُنہ قند و نبات اور دامن امید درم و دُر و دینار سے بھر دے ٥

ارمغان سے ہو گیا دل شاد شاد		ہو تمہارا بارور نخلِ مراد	

شاد عفی عنہ

طرۂ دستار محبوبی محبوبعلیخانصاحب سلامت - آم کی ڈالیان پہونچین - یہ میوہ نہایت ہی دل پسند اور مرغوب ہی - خاص و عام اسکے ذائقے کے رطب اللسان - اور عذب البیان ہین - قند و نبات اِسکی شیرینی کے سامنے مات ہین - شیرہ چاشنی محبت گلرخانِ شکر لب شکر خا کا مزہ دیتا ہے - مگر شاد دلشاد کو بوسۂ محبوبان تو خیز و نو خاستہ اور مہر ویان عمودت آمیز و آراستہ کا مزہ آتا ہی - اسکا شکریہ ادا کرنے ہین میرے لب بند ہین ٥

آم کیا ہین دل پسندِ خاص و عام		شکریہ پر ختم کرتا ہون کلام	

مشکور و مسرور - شاد عفی عنہ

نوابصاحب طرۂ دستار امارت سلامت - پرسون ٹہیک بارہ بجے جناب کا نامۂ اتحاد وصول ہوا - بڑا مسرور رہوا عشرۂ شریف کی وجہ سے باقیات اثنائہ مقدمات کا تصفیہ فیصل طلب تہا - تین روز سے اُسمین مشغول ہون یہانتک کہ اکل و شرب کی پابندی کو بھی رخصت کر دیا - کسی قدر طبیعت تہک گئی اور بشر طیکہ اشتہا ہوئی تو اُسیوقت دو چار نوالے کہا لئے - پہر وہی قلم ہی

اور وواتہی۔ اشلہ کے تو وسے ہین اور حضرتِ شاد عطار ورقم ہین۔ خدا خدا کرکے آج فرصت پائی۔ اسکی یہی دلیل ہے۔ کہ آپکی خدمت مین جواب لکھہ رہا ہون خدا کا شکر کہ بعافیت ہون۔ اور آپکو ہمیشہ بعافیت دیکھنا چاہتا ہون۔ گرمی نے ابکی وہ زور دکھایا۔ کہ خدا کی پناہ۔ رہی سہی چربی پگہل گئی۔ معاذ اللہ ایسی گرمی مینے اپنے ہوش مین نہین دیکھی۔ خدا کا قہر تہا۔ تیر کا مہینا کمان سے چلا کر نشانۂ ملامت ہوا۔ اب حضرتِ امرداد آج سے مسلط ہوے ہین۔ انکا حکم جاری ہورہا ہے۔ ڈھنڈورئیے نے ڈھنڈورا پیٹ دیا۔ مرگسر انکے پیچھے اِس پندرہ روز کے لئے مشیر خاص ہوا ہی۔ راجہ میگھا کے جلوس کی تیاریان ہورہی ہین۔ دیکھئے ابکی کس سمت اور کب اور کس تزک واحتشام سے تشریف لاتے ہین۔ باقی خیریت ہی۔ اب اسوقت نہاری کہانے کے لئے جاتا ہون خدا حافظ

شاد عفی عنہ

حضرتِ دل سلامت حضرتِ شاد کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کو سلام پہونچائے۔ کہدیجئے کہ حضرت دل کا رقعہ پہونچا۔ مضامین دلچسپ سے ناول پڑہنے کا مزا آیا۔ ماشاء اللہ قطعہ بند نہایت ہی موزون اور بامعنی تہا۔ ایک شعر پر دل لوٹ ہوگیا ۔

خطا سے منفعل ہونا ہماری ستمگری تہی	وہان دریائے رحمت جوش زن یان شرمسای تہی

ماشاءاللہ کیا کہنا بہت ہی ہمثیل شعر ہوا ہے ؎

شعر گوئی مین تم اے حضرتِ دل
میان بیدل کے برابر نکلے

یہان کی سب مخلوق قدوم بادشاہِ دکن کی منتظر ہے۔ گرمی کی گرم بازاری اپنی تیزی دکھا رہی ہے۔ ماہ تیر نشانۂ باران ہو گیا۔ میگھ راج کی آمد آمد کی تیاریان ہین۔ مغرب کی جانب سے گھٹائین اُٹھ آٹھ کے رہجاتی ہین۔ مرگسر انچھتر بہ سواری خر بیدُم تشریف لائے ہین۔ نجومی کہتے ہین۔ کہ یہ نچھتر دھوبی کے گھر مبارک ہی۔ پانی بہت پڑے گا۔ دیکھیئے کیا ہوتا ہی۔ رندان مے آشام کی نظر آسمان کی طرف لگی رہتی ہے۔ بس جہان لکۂ ابر سیاہ نمودار ہوا۔ باچھین کھل گئین۔ اور جھوم جھوم کر کہنا شروع کیا ؎

ہو مبارک ہمکو یہ کالی گھٹا
مست ہم ہن اور متوالی گھٹا

خدا کرے کہ باران رحمت برسے۔ اور گرما کے سارے گنہ دھوئے جائین۔ ارے صاحب آسمان جاہ بہادر۔ خدا حشر تک اُنھین زندہ رکھے علیل تھے۔ کل یارون نے ناحق بے پر کی اُڑائی اور آسمان چارم پر بٹھلا دیا اور ایسی بٹی کہ تو یہ ہی بھلی۔

فال نیک ہی۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اِنکے چارہ گر ہونگے۔ تو پھر کیا کہنا

یہ بھی عیسیٰ نفس کہلائینگے۔ سُنا ہے کہ اپریشن ہوا ہے۔ خدا نکرے۔ سرطان کا مادہ ہو۔ ذیابیطس کا نتیجہ ہے۔ خدا شفا دے۔ دم غنیمت ہے۔

یہان دو چار روز سے یاران حاسد **شاد صاحب** کی نسبت کچھ فکر بیجا کر رہے ہین۔ مگر شاد صاحب سے مین ملا تہا۔ اور اُنسے کہا بھی کہ دیکہو۔ یہ خبر ہے۔ اُنکے کان پر جون تک نہ رینگی۔ سُنکر ایسے خاموش ہوے جیسے شاہ خاموش۔ یا چُپ بیر کا روزہ رکھ لیا۔ بڑے اللہ والے لوگ ہین اور متوکل ہین۔ خدا اُنکے استقلال کو قائم رکھے۔ جب مین نے باصرار کہا تو صرف یہ جواب دیکر پھر صُم بُکم ہو گئے ؎

نیست از موجِ حوادث ہیچ خس پروا مرا
جنبشِ گہوارہ باشد موجۂ دریا مرا

ہان خوب یاد آیا۔ **لقمان الدولہ بہادر** کا سلام **شاد صاحب** کو مین نے پہونچا دیا۔ نہایت محظوظ ہوے۔ اور یہ کہنے کے لئے مجھے ارشاد ہوا کہ گاہے ماہے خیر و عافیت سے دل شاد کرنا۔ والسلام۔

ف۔ پرچہ ارمغان کے مصرع طرح پر کل ایک غزل مین نے لکہی ہے وہ منسلک ہے۔ فقط

شاد کا ہمتا

مہربان من۔ ایک ڈالی آم کی پہونچی۔ ابکی سال آپنے اسقدر آم کہلائے کہ اگر اُنکے تخم جمع کر کے بوئے جاتے تو خاصی امریان ہو جاتین۔

پسینہ مین بھی آم کی بو آنے لگی ۔

تین آمون پر چٹھیان چسپان تہین جنپر سلطان الثمر لکھا ہی نام بھی کسقدر موزون ہے ۔ میرے خیال مین عام طور پر بھی اِس ثمر کو سلطان الثمر کہین تو ہی زیبد ۔ چھوٹے قسم کا آم سلطان الثمر ۔ دوسرون کے بہ نسبت زیادہ خوش ذائقہ تھا ۔ ابھی ابھی آپکے مرسلہ آم دستر خوان پر طلب کئے ۔ اور ایک دو چکھے ۔ گلوری کھا کر اسوقت خمیرے کے دم اُڑا رہا ہون ۔ ادہر ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین ۔ اُدہر اودی اودی گھٹائین ۔ واللہ جنت کا مزہ مِل رہا ہے ۔ بلکہ اُس سے بڑہ کر سب کچھ بقول شاد ؎

ابر ہی ٹھنڈی ہوا ہی مے بھی ہی ساقی بھی ہی	چاہتا ہی جسکو دل اُسکا پتا ملتا نہین

اپنی تحریر کو شکریہ پر ختم کرتا ہون ۔ خدا آپ کو اپنی امیدون کا برخوردار کرے ۔

شاد عفی عنہ

خیر اندیش گوپال راؤ ۔ سوا سو روپیہ نقد اور غلہ کھانیکے لئے بتقریب شادی آپ نے جو پیش کیا ۔ قبول کیا ۔ میری دعوت تو پرسون ہو گئی تھی ۔ یہ دُہری دعوت کیسی ۔ اسقدر تکلیف کی ضرورت نہ تھی ؎

ہو مبارک بھتیجے کی شادی	ہو مبارک یہ خانہ آبادی

شاد عفی عنہ

گل سرسبز چمنستان وکالت سلامت - میرے ایک
دوست نے مجھ سے اس امر کی خواہش کی کہ آپکے دوست سوم تعلقدار
کے بہائی کے امتحان مین آپ نظر ثانی کرین -

سُنا گیا کہ دوسرے ممتحن کے ہان خاطر خواہ نمبر پائے - مگر آپکے ہان
دو نمبر پر خاتمہ ہو گیا - بے سبب سفارش کرنا میری وضع کے خلاف ہے -
دو سے زیادہ اِنکی قسمت مین نمبر نہونگے - اگر در اصل ایسا ہے اور کوئی
وجہہ معقول ہے تو مین اپنی سفارش واپس لیتا ہون - ورنہ دو کو ایک صفر
اور دین تو بیس ہو جاتے ہین - ایک نقطہ کا فرق ہے - نقطہ دینا اُستاد دونکے
بائین ہاتھہ کا کرتب ہے - بس ایک نقطہ ہی تو ہے جو کچھ ہے

ہندسہ پر دو کے جب نقطہ فزون ہو جائیگا
پوری خاطر خواہ نمبر ممتحن تب پائے گا

خیر یہ تو ایک مذاق تہا اب اپنی خیریت سے مطلع فرمائیے -

شاد عفی عنہُ

السلام اے خانِ دوران السلام
آپ کا پایا خطِ گوہر نثار
ذکر آلِ خامس آلِ عبا
آبِ کوثر سے زبان دہوئی ہوئی

مجرئی شاہِ گیہان السلام
مشکبو و مشک ریز و مشکبار
لکہنؤ والون کا حصہ ہو گیا
مشک و عنبر سے زبان دہوئی ہوئی

حضرتِ جاوید آئے ہین یہان ختم کرتا ہون مین اب اپنا کلام	مین ضرور انکو سنونگا بیگمان السلام ای خانِ دوران السلام

شاد عفی عنہ

آم بھیجے خان دوران نے مجھے شہد اور مصری تو کوئی شے نہین	آم ہین یا ریزۂ قند و نبات عسلِ اصل سکے مقابل مین ہی مات

راسخ الاتحاد شاد عفی عنہ

نواب آصف یاور الملک بہادر

حضرتِ من شاہِ مردان کے وزیر پوچھتا ہی شاد یون بعد از سلام خان دوران نے بلایا ہی مجھے حضرتِ جاوید آئے ہین وہان مرثیہ پڑھنے مین یہ بھی طاق ہین مین تو جاؤنگا ضرور ای مہربان بھیجئے آپ اس مرے خط کا جواب	شاعری مین بے عدیل و بے نظیر شاعری سے یان نہین ہی اسکو کام مرثیہ خوانی ہی وان تیئیس ۲۳ سے حضرتِ قاسم کا کل ہوگا بیان لکھنؤ کیا شہرۂ آفاق ہین لطف ہو گر آپ بھی آئین وہان حضرتِ من مشفقِ عالی جناب

شاد عفی عنہ

میرے پیارے عزیز جان شاد خط بہجت نمط مجھے پہونچا	دائما حق رکھے تمھین آباد دل ناشاد شاد شاد ہوا

من وعن ایک ایک حرف پڑھا
اسی خط مین وفا کی آئی غزل
خود ہی انصاف کیجئے صاحب
کرتا واپس ہون اسکو بے دیکھے
انکو تاکید کیجئے گا ذرا
آم کا تحفہ آپ نے بھیجا
ہی یہ میوہ کہ رشک قند و نبات
نیشکر کا بھی رنگ ہے پھیکا
ختم کرتا ہون اس دعا پہ کلام

اسکا مطلب تمام مجھپہ کھلا
جسکو کہنا غلط نہین ہے ہزل
بات کی داد دیجئے صاحب
کیا کرونگا مین اسکو اب لیکے
دل لگا کر لکھا کرین اچھا
دل مسرور باغ باغ ہوا
شہد و شکر ہے جسکے آگے مات
منہ مرا تمنے کر دیا میٹھا
رہو دلشاد اور شیرین کام

شاد عفی عنہ

نواب آصف یاور الملک بہادر

نامۂ اخلاص پہونچا ای جناب
اس عنایت کا بدل مشکور ہون
میری خاطر سے وہان آپ آئینگے
کاو مین ہون اور تم ہو کھربا
شاد کی ہو یہ دعا یارب قبول

شکریہ مین لکھہ رہا ہون یہ جواب
شاد ہون محظوظ ہون مسرور ہون
لطف تازہ مجھپہ یہ فرمائین گے
تب کشش نے یون عمل اپنا کیا
ہون مدد پر آپکی سبط رسول

شاد عفی عنہ

اجی حضرت سرشار میری غزل کو جو آپ نے سراہا ہے اُسکا شکریہ مین ضرور ادا کرتا - اور اب بھی ادا کرتا ہون - لیکن پورے طور پر شکریہ تب ادا کرتا جب مین جانتا کہ یہ غزل اس تعریف کے قابل ہے مین خوب جانتا ہون اور میرا خدا جانتا ہے کہ مین کچھ بھی نہین جانتا - اور اگر کچھ جانتا ہون تو یہ جانتا ہون کہ ؎

آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند	اسپ طرب گنبد گردون بجہاند
وانکس کہ نداند و بداند کہ نداند	او ہم خرکِ خویش بہ منزل برساند
وانکس کہ نداند و بداند کہ بداند	در جہل مرکب ابد الدہر بماند

ظہوری شیرازی کتنا بڑا شاعر غرا - اور نستعلیق گو بے ہمتا تھا اُنکا ایک شعر یہ ہے ؎

بدہ ساقی آن مایۂ قوت را	کہ سازم علاج عقل فرتوت را

مدرسے کے ایک طالبعلم نے آنکر کہا - [کچھ عرض کرنا ہے] اور جواب سُننے کے قبل ہی اس شعر کی تقطیع کی -

کہ سازم فعولن - علاجی فعولن - لفرتو فعولن - ترا فعول -

اب ظاہر ہے کہ عقل کا عین تقطیع سے گرجاتا ہے - علاجی ہوتا ہی اور ع عین سراسیمگی کے ساتھ دُم دبا کے بھاگتا ہے -

ظہوری نے جھلا کر کہا - کہ دمِ عکہ این مصرع ثانی از ان ہانیست من باینطور گفتہ بودم ؎

بدہ ساقی آن مایۂ قوت را	کہ سازم جوان عقل فرتوت را

آج مرائی دبیر و انیس مین پڑہ رہا تہا۔ خود میر انیس صاحب لفظ طرز کو ٹیپ کے ایک شعر مین مذکر باندہے بیٹھے ہین۔ جل جلالہٗ ذرا پنڈت جی کی آو بہگت کر دیجئے گا فقط

شاد عفی عنہ

مہربان۔ اجی صاحب یہ تو فرمائے۔ کہ آپنے بمبئی جانیکا کیون ارادہ کیا۔ وہان تو وبائے طاعون نے اپنا جہنڈا گاڑا ہی نعوذ باللہ صدہا بندگان خدا اُنکے جمال بازوال کو دیکہکر زندہ درگور جنت پہونچ جاتے ہین ؎

گور کے لب کی نشانی ہے یہ
ملک الموت کی نانی ہے یہ

خدا کے لئے ان دلون فسخ عزیمت کیجیے۔ دیکتے دکہلاتے لقمۂ اجل ہونا فراست اور دانائی کے خلاف ہی سراسر اعتساف ہی ؎

گرچہ کس بے اجل نخواہد مُرد
تو مرو در دہان اژدرہا

خدا کے لئے حیدر آباد ہی مین اپنا بوریا بستر کسی مسجد یا خانقاہ مین جمائے۔ نام خدا لیجئے۔ یا رام رام جپیے۔ اسوقت تک شیو نراین نہین آئے

ورنہ ضرور مین اُنکو قاضی صاحب کے ہان روانہ کرکے آپکے خط کا جواب طلب کرتا فقط

شاد عفی عنہُ

مہربان من ارشاد - اسوقت ٹھیک گیارہ بجے ہین - دیوان ذوق مطالعہ کررہا تھا - کہ ڈاکئے نے تمہارا خط پہونچایا - دیکھکر باغ باغ ہوگیا لفافہ چاک کیا - تمہارے تینون عرائض پڑھے - ایک مین تم نے اپنی ناچاقیٔ مزاج کا اظہار کیا تھا مگر اُسکی دوسری سطر مین صحت کے مژدہ نے دل شاد کیا - خدا تندرست رکھے - یہ ظاہر ہے کہ تمہارے میرے روحانی تعلقات ایسے ہین کہ مین تمکو اپنا عزیز سمجھتا ہون - شاگرد اور عزیز مین کوئی فرق نہین بہرحال شاد وخُرّم رہو - اور تمہارے علم مین روزافزون ترقی ہو - ہان صاحب خوب یاد آیا - آپکی فارسی اگرچہ خوب ہے - مگر اہل زبان کی فارسی نہین معلوم ہوتی - اگرچہ ہم اہل زبان نہین ہوسکتے - مگر کوشش کرنے سے اُنکی تتبع اور تقلید پورے طور پر کرسکتے ہین بلکہ ہم پلّہ کہین تو بھی زیبد - ع

ہم نہین ہین اگرچہ اہل زبان
ہین مگر رشک طالب وسجبان

سعدی کا رنگ سب سے اچھا ہے - خدا کرے ما وشما جس قدر شائقین علم ہین - اُنکی زبان سعدی کی سی ہوجاے - اگر مغلق فارسی لکھنا

چاہتے ہو۔ اور انشا پردازی تو البتہ نعمتخان عالی - ابوالفضل - بیدل طاہر وحید اپنے عصر کے بیدیل اور بے نظیر ہین - میان سعدی کی زبان حاصل ہونا البتہ مشکل ہے - اگر وہ حاصل نہو سکے تو خیر - عالمگیر کی سلیس فارسی بھی کچھ قند و نبات سے کم شیرین نہین ہے -

مثلاً [فرزند سعادت توام حفظہا اللہ تعالی وسلم - شنیدم کہ جامہ پلوانی دربر - دچیرہ زعفرانی بر سر در دیوان عام می نشستند - سن شریف چہل و شش - نازم براین ریش وفش -] سعدی شیرازی کی گلستان کا سا لطف کسی فارسی کتاب مین حاصل نہین ہو سکتا مثلاً - این بگفت و بر سپاہ دشمن زد - وتنے چند مردان کار ے را بکشت - ہان سعدی کے لفظ پر مجکو اپنا ایک شعر یاد آیا ؎

ہون اپنے وقت کا مین رشک سعدی شیراز	ہی اُسکی ایک گلستان تو میرے سو گلشن

اگرچہ قدیم سے گلستان مبتدیونکو پڑہائی جاتی ہے - مگر میرے خیال مین منتہی بھی کُنہ حقیقت کو نہین پہونچ سکتے - شاعری مین آپکو دلی کی زبان کا شوق ہے - تو - ذوق - مومن - غالب کا کلام ضرور دیکھئے - غالب مرحوم کی جدت پسندی کا مین عاشق ہون - ہاے ایک شعر اس وقت یاد آیا - کیا بات پیدا کی ہے ؎

Checked 1987

خدا شرماے ہاتھو نکو کہ رکھتے ہین کشاکش مین کبھی میرے گریبانکو کبھی جانانکے دامان کو	

عجب نمکینی ہے ہر مصرع شوخی سے بھرا ہوا۔
غزل آپ نے جو لکھی ہے دیکھکر واپس کی ۔ تاریخین بھی ٹھیک ہین
ایک تاریخ اُردو جسمین ناول کو تانیث لکھا ہے وہ درست نہین ۔
ناول مذکر ہے ۔ اسلئے اسکے معاوضہ مین دوسری تاریخ کہدی ۔ یہہ
دونون تاریخین رسالہ دبدبۂ آصفی مین ضرور طبع کرا دون گا ۔
اور یہی خیال رہے گا کہ اگر مطلع خورشید دوبارہ طبع ہو
تو اُسوقت یہی لکھدیجائینگی ۔ والسلام فقط

دو مصرع طرح کے درج ذیل ہین ۔

مرا دل بھی مجھسے خفا ہو رہا ہے	کوئی دنیا مین برگشتہ مقدر ہو تو ایسا ہو
خفا ۔ قافیہ ۔ ہو رہا ہے ۔ ردیف	افسر ۔ سخنور ۔ ستمگر ۔ قافیہ ۔ ہو تو ایسا ہو ردیف

شاد عفی عنہ

مہربان محمد ہدایت علی صاحب

بحق سورۂ لیٰسین تبارک		بھولا نا تمھین ہو اب مبارک

ابھی ابھی آپکا دعوتی رقعہ پہونچا ۔ دلشاد ہوا ۔ جم جم یہ شادی مبارک
ہو ۔ سال آئندہ خدا کرے کہ پوتے کو گود ون کھلاؤ ۔ اور مابدولت کو

ڈبل جلسہ دکھاؤ۔
انشاء اللہ تعالیٰ آج نو بجے شب کے ضرور جلسۂ مسرت بخش مین شریک ہون گا۔ فی البدیہ ایک مادۂ تاریخ بھیجتا ہون۔ داد سخن دیجئے۔ اور تاریخ لیجئے۔ ایّام شادمانی بکام باد بالنون والصاد۔

تاریخ

جبکہ محمود علی دولہا بنے نکلی برات	اور ملی اک نوعروس مہ جبین ماہ کمال
دی مبارکباد زہرہ نے بصد ناز و طرب	ہو مبارک تجھکو نوشہ یہ عروس خوش جمال

شاد عفی عنہ ۱۳۱۶ھ

میرے ارشاد سلمہ اللہ تعالیٰ۔ کل بذریعہ رجسٹری جسمین ایک غزل اور دو مادۂ تاریخ تھے۔ دیکھکر بھیجدئے۔ غالباً پہونچے ہونگے آج چوبیس ۲۴ محرم روز سہ شنبہ دو غزلین اور آئین۔ بواپسی ڈاک دیکھکر واپس کرتا ہون۔ خدا کرے بحفاظت پہونچین۔ یہ دونون غزلین کسیقدر پھیکی ہوئین۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ استاد بے بدل ہوجاؤگے ابتدا مین ایسا ہی ہوتا ہے۔ تمہارا کلام ابتدا مین بھی بہت اچھا رہا اصلاح کی گنجایش کم ہوتی ہے۔ خدا کرے تمہارا کلام ایسا پختہ اور شہرت پذیر ہو کہ کوئی شاگرد شاد کا گمان نہ کرے بس میرا تو یہی کہنا ہے ؎

	می نویس و می نویس و می نویس	

تہوڑے دنون مین میدان شاعری کا یالاجیت جاؤگے اُستاد
کو خوشی اُس روز زیادہ ہوتی ہے جب شاگرد اُس سے فائق ہوجائے
جیساکہ پسر کا بہ از پدر ہونا باپ کے لئے معراج ہی۔

ف۲ - خط وکتابت سے توتم میرے شاگرد۔ اور مین تمہارا اُستاد
ٹہیرا۔ یاتم میرے اُستاد مین تمہارا شاگرد ہی سہی۔ مگر صورت تمہاری
دیکہی نہین۔ کوئی فوٹو ہو توضرور بہیجو۔ کہ تصویر خانہ مین اُسکو رکہون۔
اور میان آرشاد کو دیکہا کرون۔

ف۳ تمہارے نام کا ایک سجع مینے موزون کیا ہی جو درج ذیل ہے سجع
(چشمۂ کوثر پہ ہے قاسم علی۔)

شاد عفی عنہ

مشفق ومہربان نواب بہرام الدولہ بہادر۔ کل کی مجلس
مین جو مرثیہ پڑہا گیا۔ واقعی اکثر بند بے مثل اور بے عدیل تھے۔ خورشید صاحب
کی نکتہ مغزی اور بلند پروازی اور سخن سنجی کی تعریف اس موقع پر شاعری
نہین۔ اسلئے جو سچی سچی بات تھی۔ اُسکو رباعی مین موزون کیا تہا آپکے پاس
بہیجتا ہون۔ نہ مین شاعر ہون۔ نہ نثار۔ مگر ہان اپنے مطلب کو ٹوٹی پہوٹی
اُردو مین کچہہ شُد بُد کہہ لیتا ہون۔ کبہی کبہی تغزل کا بھی خیال آجاتا ہے۔ مگر
اہل زبان اور کاملین کے روبرو قلم اُٹہانا دل لگی نہین ہی۔

شب سے میرا مزاج دردِ سر سے علیل ہے۔ کچھ بھی افاقہ ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ آجکی مجلس مین ضرور شریک ہونگا۔
محرم کے چاند کے روز ایک رباعی کہی تھی۔ وہ بھی ارمغان بھیجتا ہون۔

رُباعی

ہر بند مین ہے جلوہ فگن شان انیس	ہر شعر ہے دُر خیز و گہر ریز و سلیس
خورشید کا یہ کلام عجب فرجام	خورشید علی کا سا ہے نغز اور نفیس

رباعی

ہشیار ہو غافلو محرّم آیا	ہنگامِ بکا و شور و ماتم آیا
ناشاد فلک پر بھی ملک ہین پُر غم	روتے ہین یہ کہکر کہ مہِ غم آیا

شاد عفی عنہ

خانِ دوران خانِ دوران السلام	شاد کی جانب سے لیجئے یہ سلام
مینے لکھا قطعۂ موزون جناب	بعدیل و بے نظیر و لاجواب
واجبی جو امر تہا لکھا وہ صاف	اسمین کچھ اصلا نہین ہے اعتساف
شاعری سے کچھ نہین ہے مجکو کام	ختم کرتا ہون یہ نامہ والسلام

قطعہ

میر صاحب کا یہ کلام نفیس	ہے بلاشبہ دیدا ور نہ شنید
خوب کہتے ہو مرثیہ واللہ	واہ واہ واہ حضرتِ جاوید

خیر خواہ ما۔ لیموں کا اچار پہونچا۔ اس موسم کے لئے نہایت مفید صفرا شکن ہے۔ سکنجبین کا ہم پلّہ۔ انار ترش کا چچا ہے۔ شبکو ضرور زیب دستر خوان کرون گا۔

اِن دنون آپ کے عرائض کا خط غیر کے ہاتہہ کا لکھا ہوا دیکھا گیا۔ مزاج تو خیریت سے ہی ہ

حال دل کا خط سے ہم پانے لگے		ہاتہہ سے غیرونکے لکھوانے لگے

شاد عفی عنہ

مہربان۔ ایک ڈبّا خوشبودار تنبا کو کا پہونچا۔ دوبارہ آپنے کیون زحمت اُٹھائی۔ اِسقدر آپ نے تنبا کو پلایا کہ تنبا کو فروش مالامال ہوگیا۔ وہ بیچتے بیچتے تھک گیا۔ مگر آپنے خریدنے مین قصر نہ کیا۔ مجھسے اب اِسکا کیا بدل ہو بجز اسکے کہ مرتے مرتے دم اُڑاؤن۔ اور آپکے عقیدت کا دم بہرون ہ

خوش ہوا آپکی عقیدت سے		رکھے اللہ شاد فرحت سے

شاد عفی عنہ

ناظم صاحب۔ ایک گمنام خط آپکے پاس بھیجتا ہون۔ بغور معاینہ کیا جائے۔ کہ مددگار ماتحت کے ظلم کا خاکہ کیسا اُڑایا گیا۔ یہ ایک ہی نہین۔ اسکے قبل بھی میرے پاس ایسی شکایتین بسبیل ڈاک آئین۔

جنکا ذکر بالمشافہ بھی کیا گیا تھا۔ اور بارہا تاکید کی گئی تھی۔ کہ اپنے ماتحتین کے رویہ سے غافل نہ رہین۔

اسمین کچھ شک نہین کہ آپ بہت بیدار مغز ہین۔ وفادار اطاعتگذار سرکار عالی اور نمک حلال۔ نمکخوار دولت آصفی مین آپکا شمار کیا جاتا ہے اور ایسے ناخدا ترسون کی دلی حالت سے واقف ہونا نہ آپکے امکان مین ہے نہ میرے۔ مگر ہان بظاہر نگرانی ہر ایک افسر کا کام ہے خواہ وہ ادنی ہو خواہ اعلی۔ تکاسل کو روا رکھنا نہ چاہیئے۔ زیادہ صراحت کی ضرورت نہین خود آپکو معلوم ہو جائیگا۔

حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را

ظاہر ہے۔ اگرچہ قانوناً تمام عرضیون کا چاک کرنا واجب کیا فرض سمجھا گیا ہے۔ مگر یہ خیال کرنا چاہیئے کہ۔

تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا

یہ غیر ممکن ہے کہ جبتک کوئی ستایا نہ جاوے وہ نامی کا مرتکب ہو مجھے اسکے مان لینے مین بھی تامل ہوگا کہ حاکم اور کارگزار کے دوست کم دشمن زائد ہوتے ہین۔ مگر اسکے ساتھہ ہی یہ بھی ہے۔ کہ جسقدر حاکم صاحب انصاف اور رحمدل دادگستر ہوگا مخالف کی زبان اُسکی مذمت اور عیب جوئی پر بہت کم گویا ہوتی ہے۔ الغرض اب انتہا سے زیادہ اُنکی خود غرضیان

اور گستاخیان اور بیرحمیان مختلف الوان مین اپنا رنگ دکہا رہی ہین - ایسے وقت مین سکوت کرنا غریبون کے حق مین کانٹے بونا ہی - خداوند نعمت پیر و مرشد بندگانحضرت خلد اللہ ملکہ نے مجکو اس خدمت وزارت فوج سے جو سرفراز فرمایا ہے - اگر مین اس خدمت کو وفاداری ورایمانداری اور رعایا کی ہمدردی کے ساتہہ بجا نہ لاؤن تو گویا مین نے اپنے ہاتہون خدانخواستہ انصاف کا خون کیا - یا یون کہئے - کہ اس عطای عزت شاہی کی قدر نہ کی - نعوذ باللہ - حاکم مجازی کے نزدیک معتوب اور حاکم حقیقی کی بارگاہ مین گنہگار ٹہرا - میرا منصب یہی ہے کہ مین جس خدمت پر مامور ہون اُسکو حتی الامکان بحسن وفاداری سرانجام دون - اور عدل و انصاف کو ہاتہہ سے نہ چہوڑون اور جو ناخدا ترس ظالم ہین اُنکی پنجہ سے غربا کو بچاؤن - اور اُنکی داد کو پہونچون ورنہ سہ

	نکوئی با بدان کردن چنانست	
	کہ بد کردن بجائے نیکمردان	

کا مصداق ہوگا - مجھے یقین ہے کہ آپ بہت جلد اُس معاملہ کو بلا کسی رعایت کے جسطرح سے ممکن ہو دریافت کرکے غریبونکی دادکو پہونچینگے اور اُسکے نتیجہ سے مجھے اطلاع دینگے - فقط وما علینا الا البلاغ

شاد عفی عنہ

راجہ صاحب مشفق و مہربان - دو خربوزے پہونچے - بے فصل کے اِس ارمغان نے ایسا مزا دیا - جیسے خزان مین بہار - اور صحرائے عظیم افریقہ مین ٹھنڈی ہوا کے جھونکے -

ارمغان سے آپکے ثابت ہوا
لوٹ کر پھر آئی گلشن مین بہار

ذائقہ مین کوئی فرق نہین - وہی شیرینی - اور وہی خوشبو اِسکے مغز کو حلوائے بے دودہ کہون تو می شاید - پھل کیا ہی اچھی غذا ہے - لطیف - سریع الہضم - نوجوانون کو اسکی گرمی اور بھی گرما دیتی ہے - بوڑھون کو جوانی کا مزا دکھاتی ہے - خداوند عالم شیرینی محبت جانبین مین روز افزون ذائقہ حلاوت تازہ بخشے - اور آپ بھی برخوردار ہون

ارمغان کا شکریہ کرتا ہون مین | آپکی الفت کا دم بھرتا ہون مین

شاد عفی عنہ

مہربان -

یہ سمجھے تھے کہ یارون نے ہمین جلسی بھلایا ہے
خدا کا شکر ہے ہمکو بھی کوئی یاد کرتا ہے

اسوقت چار بجا چاہتے ہین - آپ کا نامہ مودت طراز پہونچا دلشاد کیا - بار بار پڑھا محظوظ ہوا -

مہربان من - الحمدللہ - کہ آپ بخیریت سے ہین - اگرچہ آپ اور ہم بالکل ہر نظرون سے دور ہین - مگر حضرت دل کے لگاو اور سلسلہ کے روبرو برقی قوت اور جذب مقناطیس اور کشش کہربائی ثابت ہین - جہان خیال کیا - صورت دل مین پیدا ہو گئی - پہر توجی چاہے شکر و شکایت کیجئے - رزم و بزم کی حکایت سُنائیے - علمی مباحثہ کا تذکرہ فرمائے - کوئی مانع نہین - نہ سگ و دربان کی مزاحمت - نہ غیر و بیگانہ کی دل مین دہشت - دھڑلے کے ساتھہ خیالی موجونکی سیر کرتے رہئے - الغرض انسان جو خلاصۂ موجودات اور اشرف المخلوقات کہلاتا ہی عجب طلسم کا پُتلا ہے ع -

یہ ہی نمونہ قدرت پروردگار کا

اس موقع مین رسالہ دبدبہ آصفی کا سپاسگزار ہون - کہ جسکے باعث مجھے میرے ایک قدیم دوست نے بذریعہ خط و کتابت اپنی روحانی ملاقات سے خوش کیا - میری نسبت آپنے جو کچہ لکھا ہی یہ آپکی دلی عقیدت اور خیر خواہی کی پوری دلیل ہے - ورنہ من آنم کہ من دانم - اللہ کا شکر ہے کہ مین اپنے خداوند مجازی کے غلامون مین شمار کیا جاتا ہون - اور میرے آقاے ولی نعمت کا موروثی نمکخوار کہلاتا ہون اور نعمتہائے غیر مترقبہ سے سرفراز ہون - اگرچہ اس لایق نہین ہون

خداوند عالم - خداوند ظلّ سبحانی کو تا صد و سی سال باین اہم خسران مظفر و منصور رکھے - آمین جب کبھی اپنے فرائض منصبی سے فارغ ہوجاتا ہون - باقی وقت علوم و فنون کے گلستان کی سیر کرتا رہتا ہون - دنیا مین اِس سے بہتر کوئی شغل کیا دنیا کی ترقیون اور عاقبت کی بہبودیون کے لئے دوسرا نہین ہے ؎

انسان کو علم فائدا دیتا ہے	آئینہ عقل کو جلا دیتا ہے
دنیا مین جو عزت ہی تو عقبی اندر بہشت	یہ دونون جہانمین مرتبا دیتا ہے

ف۲ - اب اپنی تحریر کو اِس مصرع پر ختم کرتا ہون ع -

ای وقت تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

خدا حافظ -

شاد عفی عنہ

مہربان من - بچون کے لئے آپنے دو عباسیان جو ارمغان بھیجین پہونچین - آپ نے اسقدر کیون زحمت اُٹھائی - یگانگت مین تکلّف لینے چہ - بہر حال بمصداق ع -

آنچہ از دوست میرسد نیکوست

شکریہ کے ساتھ آپ کے ارمغان کو بدل قبول کیا - اور بچون کی کمرمین نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ کہکر باندہ دین -

دونون عبّاسیان اپنی آب و تاب مین گوہر ابدار۔صفائی مین پر تورِ خسار یار۔ بُرش مین خنجرِ خونخوار۔روانی مین بحرِ ذخار سے کم نہین۔ یہ وہ عبّاسیان ہین کہ اگر عدو بھی دیکھے توسو جان سے فدا ہو۔ اور ملک الموت بھی اِنکا دم بھرے۔

کرون تعریف کیا عبّاسیون کی	ہراک اِنمین پرستا رکی پری ہے
عدو بھی جسپہ سو جان سے فدا ہو	قیامت کی وہ شانِ دلبری ہے

اللہ تعالیٰ آپکے جمیع مقاصد مین آپکو فیضمند رکھے۔

شاد عفی عنہُ

مولوی صاحب۔ مجھے اُڑتی اُڑتی یہ خبر پہونچی کہ نواب معتضد جنگ بہادر کے فرزند کی جہان نسبت ٹھیری تھی۔آپکے مشورہ کی وجہ سے طرفشانی وعدہ خلافی اور عہد شکنی پر آمادہ ہوی ہین۔ اول تو مین اس خبر کو باور ہی کیون کرتا۔کیونکہ آپ کوئی معمولی مولوی نہین ہین۔ مجھے سخت ناگوار معلوم ہوا۔کہ آپکی نسبت ایسی افواہین اُڑائی جاتی ہین۔ مگر متواتر اخبار نے کسی قدر مجھے مشتبہ کیا۔خواہ آپ اسکو حُسن ظن سمجھئے۔یا بدظن خیال کیجئے۔چونکہ آپ میرے قدیم خیر خواہو مین سے ہونے کے علاوہ میرے فرزند دلبند کے اُستاد شفیق بھی ہین۔ بایں وجوہ مجھے ضرور ہوا۔کہ مین اِس کیفیت سے آپکو

آگاہ کردن۔

یقینی ایسا نہو گا۔ اور اگر طرفتانی کی دوستداری کی خاطر سے آپ نے کوئی مشورہ دیا بھی ہو تو ایسا مشورہ دیجئے کہ گھر بس جائیں۔ اور آپ کو لوگ خیر سے یاد کریں۔ ورنہ مانع خیر کے لفظ سے لوگ یاد کرینگے۔ اور پوچھنے والے یہ پوچھیں گے تو آپ کیا کہیں گے ؎

تو برائے وصل کردن آمدی
یا برائے فصل کردن آمدی

فقط وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔

شاد عفی عنہٗ

مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب۔

آپنے بھیجی آم کی ڈالی
ہیں یہ خوشبو میں طبلۂ عطار

کیٹیاں ہیں یہ قند و شکر کی
کیا حقیقت ہے مشک و عنبر کی

شاد عفی عنہٗ

حبیب لبیب سلمہ اللہ تعالیٰ ؎

قلم اور سیف دونوں کے دھنی ہیں
انہیں دو نعمتوں سے ہم غنی ہیں

اسوقت چین اور جاپان کی لڑائی کے مورے اُڑا رہا تھا۔ کہ

آپ کا شقہ اتحاد آمیز پہونچا۔ بغور پڑھا عجیب اتفاق کی بات ہی کہ جس اخبار
مین چین اور جاپان کے کارہاے نمایان کا حال دیکھ رہا ہون اُسی
اخبار کے آپ بھی طالب ہین۔ بوالپسی جواب اخبار روانہ کرتا ہون
دیکھیے۔ اور بغور دیکھیے۔ مین تو جاپان کی بہادری اور اُسکی عقلی ترقی
اور جیالے پن کا عاشق ہون۔ کہان چین۔ کہان جاپان۔ بقول شخصے
ریگستان مین۔ رای کا دانہ۔ مگر واہ رے مائی کے پوت کیا کیا حملے
کیئے۔ اور دشمن کو کہان کہان زک دی ہے۔ دشمن نے منہ
چڑھتے ہی مُنہ کی کھائی۔ جنگ بھی کیا مزے کی چیز ہے۔ لڑائی کے نام پر
میرا خون رگ و پے مین تیزی کے ساتھ دوڑتا ہے۔ نہونا تعجب۔
اور باعث نفرین ہی کیونکہ ہماری قوم کی قوم سپاہ۔ تلوار کے دہنی۔
ہم ہی لوگ کہلاتے ہین۔ ہمارا لوہا سبھون نے مانا ہے۔ راجپوت
ہم ہی کہلاتے ہین۔ راجپوت بمعنی راجہ کے پُتر۔ سورج بنسی چندر بنسی
سورج بنسی راجہ رامچندر رہین ہم راجہ رامچندر کے بنس سے ہین۔
اب یہ راجپوت کسی گروہ کا نام ہوگیا ہے۔ جنہون نے اپنا مسلک ہی
جُدا قرار دیا ہے۔ خدا کی قدرت کے قربان جائیے۔ اُسکی بھی کیا فراخی
ہی کہ جرار و کرار فوج کی خدمت عنایت فرمائی۔ وزیر فوج کی عزت سے
سربلند کیا سچ ہے کہ خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہی۔ اور موذی کو ٹکر

ہم نرے اُجڈ سپاہی ہی نہین ہین - بلکہ ہر فن مین مشہور - ہمارا مشیر قلم سیف میدان فتح کا علم - رگ و پے مین بہادری کا جوش ہے بس جہان کوئی فوج آراستہ و پیراستہ دیکھی - یا کسی جنگ کی خبر سُنی لہو جوش کھاتا ہے - خدا کا شکر ہے کہ ایسے بادشاہ ذیجاہ کے ظلّ عاطفت مین پرورش پاتے ہین کہ ہر طرح چین ہی چین ہو خدا حافظ

شاد عفی عنہ

مہربان من - آپ کا شقّہ معہ ڈالی پہونچا مشکور ہوا ابھی ابھی آم مین نے چکھے - فی الواقع نہایت مزیدار خوشگوار ہین - کل ہی مجھے معلوم ہوا کہ آپ کا مزاج علیل تھا - خدا تندرست رکھے -

آسمانجاہ بہادر غفر لہٗ نے جنّت کی راہ لی - اُنکی وفات کا سخت افسوس ہے اُنکی ہر دل عزیزی نے عامۂ خلایق کو اُنکا گرویدہ کر رکھا تھا - اُنکی اس بیوقت موت نے سبکو زار زار رُلایا - یہانتک کہ آسمان بھی رو رہا تھا - سرور نگر ماتم نگر تھا - اُنکے متعلقین کے غم کا کوئی اندازہ نہین کر سکتا -

خدا کی پناہ - جسوقت میت نکلی اور تابوت بر ہا نے شاہ صاحب کی درگاہ کی جانب روان ہوا - اُسوقت میرے دل کی عجب کیفیت ہوئی جسکو مین لکھہ نہین سکتا - اُسی عالم مین ایک رباعی کہی تھی جو درج ذیل ہے

فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَبْصَارِ

رباعی	
کیا شاہ و گدا اور امیر اور فقیر	دنیا سے اُنہین سبکو سفر کرنا ہی
پیدا جو ہوا جہا نہین اک دن آخر	سب چہوڑ کے ای شاد اُسی مرنا ہی

شاد عفی عنہُ

میرے کرمفرما نواب بہرام الدولہ بہادر- آپ کا نامۂ اتحاد پہونچا بھی تو ایسے وقت پہونچا- کہ جب بندہ ناشتہ کر رہا تہا واللہ طبیعت پہڑک گئی- رقعہ مین بھی کہانیکی دعوت کا ذکر تہا- یہان تو بندہ اول ہی کئی ڈش چکہہ کر بیٹہا تہا- باقی ساقی آپکی دعوتی چہٹی نے طبیعت سیر کر دی- اب بتلائے کہ اسقدر کہا کر بھی پہر کہانا مانگون- کیا یہ بھی (بڑن بیٹہ) ہے یا (ڈہول بیٹہ) علاوہ اسکے دوستی مین تکلف یعنے چہ-

ہان صاحب یہ جو آپ نے لکہا تہا- کہ آپکو میری دعوتین کہانا ہوگا- الّا پرایوٹ ہو- یا پبلک- واللہ ع-

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

بخدا یہ پرایوٹ اور پبلک کی ایک ہی کہی- بالکل انوکہی بات ہے-

کیا کوئی چیستان ہے۔ یا کوئی پہیلی بجھواتے ہو۔ کھانے کے کئی اقسام ہوتے ہین۔ مگر پرائیوٹ۔ اور پبلک یہ دو اقسام بالکل ایجاد بندہ ہین الغرض لکھتے لکھتے اسقدر تحریر کو طوالت دی کہ جواب کیا شیطان کی آنت ہے۔ آپ بھی پڑھتے پڑھتے ضرور اُکتا گئے ہونگے لیجئے جواب صاف یہ ہے کہ اگر آپکو دوستی دلی ہے تو تکلف دور کھانا دانا برطرف ہے

	خوشا وقتے وخرّم روزگارے	
	کہ یارے برخورد از وصل یارے	

اس سے زیادہ اور کیا لطف ہوگا۔ مزید بران اگر آپکو منظور ہی ہے کہ تکلف فرمائین تو بس ایک دو پاکیزہ صورتین۔ اور سُریلی عنادل نغمہ سرا کو بلوائیے۔ آنکھین ٹھنڈی ہونگی۔ دل بہلے گا حضرت شاد دلشاد ہونگے۔ والسلام فقط

آپ کا دوست شاد عفی عنہ

حضرت سلامت نمیقۂ رشیقہ وصحیفۂ انیقہ بین پایا۔ آپ دعوت دیتے ہین منظور منظور۔

لیکن دوازدہم ربیع الاول کو دو شغل میرے آنے کی مانع ہین ایک نیاز دوازدہم شریف جو قدیم سے میرے خاندان مین جاری ہے۔

دوسرے ہم ہندؤن کا تہوار جسکو راکھی پونم کہتے ہین۔ بارہوین تاریخ کے بعد جو دن مقرر کیجیئے غالباً موزون ہوگا۔ دیکھون وہ کون حسن نشان جادو جمال۔ پری وش۔ زہرہ تمثال۔ مشتری خصال ہین۔ جنکو آپ ناہید نغمہ و باربد نژاد کہتے ہین۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یار زندہ و صحبت باقی۔ باقی عند التلاقی فقط

شاد عفی عنہٗ

مہربان من ارشاد۔ کیون صاحب کیئے مزاج شریف ؟
یقین ہے کہ اصلاح شدہ غزل بحفاظت پہونچی ہوگی۔
نمبر(۱۰) کی غزل ابتک وصول نہین ہوئی۔ غالباً ڈاکیئے نے نہ پہونچائی ہو۔ یا ڈاکخانہ ہضم کر گیا ہو۔
ایک اشتہار منسلک ہذا ہے۔ ضرور ان مصرعون پر غزل لکھیئے۔ اور قبل از مشاعرہ روانہ کیجیئے۔ تاکہ مین ایک نظر دیکھ لون اور مشاعرہ مین پنڈت جی سے پڑھا دون۔ میری غزل بھی وہی پڑھتے ہین۔

شاد عفی عنہٗ

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمائے مخلصان نواب افتخار الملک بہادر دام کرمہٗ۔ میر عبد العلی نواب فتحیاب جنگ مرحوم

کے نواسے جو میرے خلیرے بھائی ۔ ہونہار ۔ نوجوان ہین ۔ اُنکی خواہش ہے کہ مین آپکی خدمت مین اُنکی ناظم بندی کے لئے سفارش کرون ۔ سبکو یہ معلوم ہے کہ آپکی مہربانی میرے حال پر ازبس ہے علاوہ اسکے میرے عزیزون مین سے ہوتے ہین ۔ اور آپکے خاندان سے بھی متوسل ہین ۔ چنانچہ اُنکی درخواست منسلک ہذا ہے اگر براے مہربانی اُنکا تقرر فرمایا جاے تو مخلص آپکا نہایت ممنون ہوگا ۔ اگرچہ میرا ارادہ تھا کہ بسفارش نواب مدارالمہام بہادر فوج مین کسی جگہہ مقرر کردون ۔ مگر وہ راضی نہین ہین ۔ اسلئے جناب کے اتحاد اور یگانگت نے مجھے مجبور کیا ۔ کہ مین آپ ہی سے اپنے ایک عزیز کی سفارش کرون ۔ مجھے آپکی عنایتون سے امید قوی ہے ۔ کہ میری یہ سفارش بیکار نہ جائیگی ع ۔

	بر کریمان کارہا دشوار نیست	

زیادہ عنایت دلی روز افزون باد فقط

شاد عفی عنہُ

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرماے مخلصان

نواب افتخار الملک بہادر دام کرمہٗ ۔ میر سکندر علیصاحب مدرس مدرسہ جالنہ کی خواہش ہے ۔ کہ کوتوالی ۔ یا صفائی مین جناب کی زیر حکومت

اطاعت کرکے اپنا حسن کارگزاری دکھائین - اسوقت دو جائداد دین اُسکی خالی ہین - کیا عجب ہے کہ صاحب مذکور اپنے ارادہ مین کامیاب ہو جائین - لطف یہ ہی کہ تعلیمات مین بھی اُنکا تقرر جناب ہی کی سفارش سے ہوا تھا - شاید اس عہدہ پر مخلص کی سفارش کام آجائے - زیادہ عنایت باد

شاد عفی عنہ

نواب صاحب مشفق و مہربان میر مصطفےٰ علی خان بہادر - میر سکندر علی صاحب کے لئے مین نے نواب افتخار الملک بہادر سے سفارش کی ہے - آپ بھی اُنکے لئے سعی فرمائین - نہ صرف اُنکی امید پوری ہوگی - بلکہ مخلص بھی آپکا مشکور ہو گا ٭

بر آوردن کار امید دار		به از قید بندی شکستن ہزار	

شاد عفی عنہ

دیباچۂ دفتر اتحاد نواب بہرام الدولہ بہادر - آپکی دعوت صرف دعوت جلسۂ رقص و سرود ہی نہ تھی - بلکہ ضیافت مذاق اہل مذاق بھی تھی - یون تو لولیان شوخ و شنگ رشک پری رخان فرنگ تھین ہی - کوئی مہ پارہ - زاہد فریب - کوئی طاؤس زیب ناہید نغمہ باز شہزاد - غیرت گلبدنان نوشاد - سچی سُریلی تانین - علم موسیقی کی جانین مگران سب باتون پر طرہ یہ کہ آپکی غزل سُنی ٭

	جانہا حیات یافت زحسن کلام تو درزیر لب چہ شیوۂ شیرین نہادۂ	

مین نے بھی کچہ فکر کی ہے معاینہ فرمائیے۔
لکنھو کا تمباکوئے خوردنی خوشبودار پہونچا۔ جہان تہوڑا سا گلوری کے ساتہہ کہایا مشام جان تک معطر ہوگیا۔ گویا طبلۂ عطار کہل گیا واہ کیا بات ہے۔ مشک و زعفران اسکے روبرو مات ہے۔ نافۂ تاتار اسکے مقابل مین خجل۔ گلاب بصرہ اسکی خوشبو سے منفعل۔ کدیورجہان آفرین آپکو سرخرو۔ اور آپ کے گلدستۂ محبت کو تروتازہ رکھے۔

شاد عفی عنہ

مہربان محبوب علیخان صاحب سرور

نامۂ لطف آپ کا پہونچا	مجکو مسرور اور شاد کیا
آجکل ہے تداخل فصلین	کچہ نہین فکر اسکی ہے اصلا
ٹہنڈے پانی سی بچیئے اسکو	مین نے بہیجی ہے آپکو جو دوا
صبح تک کل اگر خدا چاہے	مرا شافی عطا کرے گا شفا
سُنیے بہیجے ہین چند اور اشعار	اُنکو اپنی غزل مین لکھئے گا
ختم کرتا ہون اپنا یہ نامہ	شاد رکھے تمہین یہی ہے دعا

شاد عفی عنہ

عندلیب گلشن اتحاد سلامت - جنابمن آپکی یاد میرے دلمین ہے - اور دل میرے پہلومین - پھر آپ ہی تبلائیے کہ آپکو کیونکر بھولتا - مگر ہان اندنون دل مہمان سراے افکار گوناگون ہوگیا ہے اسلئے البتہ ظاہری خط وکتابت سے معذور رہا - معاف فرمائیے دوست جانی آجکل میرے حال پر نہایت چشم عنایت مبذول فرمارہے ہین - بظاہر دیکھنے کو وہ قوی - مین ناتوان - وہ معمر - مین نوجوان ع

ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا

مگر الحمد للہ ایک بات مین مین زیادہ ہون - وہ کیا ہے ہ متوکّل بخدا ہون - خداوند عالم نے قرآن مجید مین وعدہ وعید فرمایا ہے - وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَهُوَ حَسْبُہٗ - اسلئے مین اپنے دل پریشان کو یہ کہکر تسکین دیتا ہون ؎

	نیست از موجِ حوادث ہیچ جنس پروا مرا جنبش گہوارہ باشد موجۂ دریا مرا

۴۲ - ہان صاحب یہ بات اُلٹی ہوئی - کہ لال دیو ہمیشہ ناکام ہوا کرتا ہے - اور کالا دیو واصل طالب ومطلوب ہے - پھر کالی دیو کی ناکامی لیئے چہ - بہر حال بالا آپ کے ہاتہ رہا - نہایت خوشی ہوئی مشاعرہ کا پرچہ منسلک ہذا ہے - بوقت فرصت تاریخ معینہ تک کچہ لکہ بھیجئے -

حضرت سلامت آپ نے زردے کا ایسا چسکا لگا دیا۔ کہ
ہمارا ادیسی زردہ ہمسے کہا یا نہین جاتا یا تو نسخہ عنایت کیجئے۔ یا اور
تہوڑا زردہ لطف کیجئے۔ اور بل بھیجدیجئے۔ والسلام۔ باقی عندالملاقات

شاد عفی عنہ

مہربان من۔ آپکی عرضی معہ دو غزلون کے پہونچی۔ مین ذرا
عدیم الفرصت رہتا ہون۔ اسکے علاوہ خود میرا کلام محتاج اصلاح
ہے مگر دوستونکی خواہش سے کچہ رطب و یابس لکھنا ہی پڑتا ہے۔
حسب فرمایش آپکی غزل اصلاح دیکر بھیجتا ہون۔ بالفعل اُردو کی
مشق کیجئے۔ فارسی کی مشق بہت دن سے مین نے چہوڑ دی ہے۔
گاہے ماہے کوئی قطعہ یا رباعی وغیرہ کچہ لکھہ لیتا ہون۔ دکھن بسکون
ہاے ہوز غلط۔ دکہن بہ تشدید جائز ہے۔ دَکَن دال اور
کاف مفتوح متحرک جائز۔ "دُکّن" بہ تشدید کاف تازی جائز۔

۲۔ ردیف مین جو کچہ آپ نے ہائے ہوز سے لکھا تہا۔
اُسکو مین نے الف سے بدل دیا۔ اور یہ جائز ہے (ٹکارا۔)
لفظ فارسی نہین ہے۔ ٹہیٹہہ اُردو ہے۔ اُردو مین الف کو
ہا سے ایسے موقع مین بدلنا جائز ہے۔ بشرطیکہ غلط الترکیب نہو
مثلاً (رقص زہرہ) مین ہای ہوز ہی جائز ہے۔ اگر الف سے لکھا جاے

ترکیب غلط ہو گی - ہان بلا اضافت ہو تو ضرورت شاعری کے لئے
زہرا - الف سے بھی جائز ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ ہاے ہوز
مین - ہمزہ - اور اضافت کی ہمیشہ ضرورت نہین ہوتی مثلاً ؎

	چون خدا خواہد کہ پردۂ کس درد میلش اندر طعنۂ پاکان کند	

(پردۂ کس درد) یعنے پردہ کس درد -
دوسری ہاے ہوز مین طعنۂ ہمزہ کے ساتھ ہی - یہ شعر کافی ہے -
غزل علحٰدہ پرچہ پر لکھا کیجیٔے تو مناسب ہی - والسلام -
ٹکٹ واپس فقط

شاد عفی عنہٗ

دیباچۂ شریعت سرمایہ معرفت کیمیاے حکمت مولینا مولوی
سید یعقوب علی صاحب دام لطفہٗ - السلام علیکم - اسوقت
مین اپنے اجلاس پر تن تنہا بیٹھا ہوا ہون - مطالعہ کتب تصوف و تواریخ
میرا شغل ہے - مولینا حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ
جو تصوف کے دریا کا ایک لہر ہے اسکی موج مین ہون اسکی
سیر سے سیر نہین ہوتا - اثنائے مطالعہ مین ایک شعر پہ
نظر پڑی ؎

رحمتش را تشنه دیدم بر گناه
عرصهٔ عصیان گرفتم زان سبب

سبحان اللہ بارک اللہ کیا مذاق ہے - واقعی وجد کرنیکا شعر ہے - گناہگارون کو اچھی دستاویز ہاتھ آئی مگر حال یہ ہے سہ

قدسی ندانم چون شود سودای بازار جزا
او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل

الغرض یہ مصرع ع -
عرصهٔ عصیان گرفتم زان سبب
خدا جانے کس لہر مین موزون ہوا ہو گا کہ جسکے پڑہنے سے چوٹ کہائے ہوے دلون کے زخم از سرِ نو ہرے ہوتے ہین کیف بادہ سر جوش وحدت سے انگور پہٹ جاتے ہین - اللہ - اللہ -

درحقیقت ایسا دلچسپ شعر ہے کہ بس دل لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے کسی وقت اسکی تفسیر آپکی زبان سے سُننا چاہیئے -

آپکی ملاقات سے وہ لطف حاصل ہوتا ہے کہ دل ہی جانتا ہی - آپکی صحبت جام جہان نما - آپ کے تجربات سے سفر و وطن کا حال

انکشاف ہوتا ہے۔ آپکے ارشادات سے خلوت در انجمن کا مزا ملتا ہے۔

بیشک آپکی ملاقات کیمیائے سعادت ہے۔ میان حقانی رشک قاآنی بقول آپکی باتون کے جن نہین ہین۔ یہ شخص بھی طرفہ معجون ہے۔ ایسا ہنس مکھ اور ظراف اور محبت کا پکا مین نے کم دیکھا ہے نُقل محفل کہنا سزاوار ہے۔

مجھے یقین ہے کہ الحمد للہ والمنہ جناب بخیریت ہونگے۔ شکرِ خدا مین آپکی دعا کی بدولت مع عیال و اطفال اچھا ہون مگر چار عناصر مین کچھ چشمک ہو گئی ہے۔ اور وہ راز سربستہ ہے جسکے چارہ گر آپ ہین۔ بس دعا یہ ہے۔

	مے دو آتشہ اگر پی لون راس آئے خدا کرے مجکو	شاد

آپکے قدم کا انتظار ہے۔ دیکھئے پھر کب صحبت گرم ہو۔ اور حکمت و لیاقت و معرفت کے جام بھر بھر کر گردش مین آئین اور مین یہ کہتا جاؤن ؎

	دور چلے دور چلے ساقیا اور چلے اور چلے ساقیا	

اور زاہدان خشک بھی بادۂ توحید سے تر دامن ہو جائین فقط

طالب حق مرد آزاد شاد عفی عنہٗ

مہربان من محمد محبوب علیخانصاحب

سُبحان اللہ شان تیری منہ مانگی مراد پائی۔

سویرے سویرے اچھی بہنی ہوئی۔ کل سے جی چاہتا تھا کہ مچھلی پکے۔ اُسکی قدرتِ کاملہ کے قربان جائیے۔ ترلے سے آج مچھلی پہونچ ہی گئی۔ اسوقت تو آپ نے مچھلی کیا بھیجی۔ گویا سکندر کو بلا مدد خضر علیہ السلام چشمۂ حیوان مل گیا۔ شام کو ضرور پکواؤنگا شکریہ قبول کیجیے۔ ؎

	کیا شکر ادا کرون خدا کا منہ مانگی مراد مین نے پائی	شاد

تفاءل تو نیک ہے۔ دیکھئے جب خدا چاہتا ہے تو سب کام اسی طرح بن آتے ہین۔ اللہ تعالیٰ آپکو تندرست رکھے فقط

شاد عفی عنہٗ

مہربان ارشاد۔ آپ نے خدا جانے کس ذہن مین غزل لکھی کہ کل غزل دوسری بحر مین ہے۔ مصرع طرح یہ تھا۔

بر آئے دل کی جو کچھ آرزو ہو

اسکا وزن یہ ہے ۔مفاعیلن ۔مفاعیلن ۔فعولن ۔ آپ نے
بحر متقارب سالم مین غزل لکھدی ۔فعولن ۔فعولن ۔فعولن ۔فعولن
بہرحال وہ غزل بالکل بیکار تھی ۔ اسلئے مین نے اکثر آپ کے
قافیون پر دوسرے شعر کہکر گیارہ شعر کی غزل لکھدی ہے ۔
بہتر ہوگا کہ آپ عروض کے ایک دو رسالے کسی سے
پڑھیئے ۔
اسکے قبل ماہ محرم مین آپ نے دو تین قطعات اور تاریخ بھیجے تھے
وہ بالکل اصلاح کے قابل نہ تھے اسلئے داخل دفتر کردئے ممکن تھا کہ
اُسکے معاوضہ مین ایک دو قطعہ اور تاریخ مین کہکر بھیجتا مگر فائدہ
کیا ۔ آپ ہی طبیعت پر زور ڈالکر دوسرے لکھئے ۔
پرسون کا خط پہونچا ۔ مین نے آپ کے فرزند کی شادی کے لئے
جو کچھ مو زون کرنے کا وعدہ کیا تھا اُسکو ضرور ایفا کرون گا ۔
مگر جو عرضی آپ حضور پُرنور مین پیش کرنے کے لئے بھیجی تھی اسوقت
موقع نہین ہے ۔

شاد عفی عنہُ

مشفق ومہربان نواب متہور الملک بہادر ایکی سال آپنے آم ایسے کہلائے
کہ بلامبالغہ کئی امریان خالی ہوگئی ہونگی ۔ اللہ تعالیٰ آپکے نخل مراد کو

سرسبز اور بارور رکھے۔ ذریعۂ اتحاد شیرین رہے۔

شاد عفی عنہ

نیر برج طبابت مرزا اسحاق بیگ صاحب آشیام کو بچون کے ساتھ ہواخوری کو جاتے ہین۔ وزا غور سے دیکھئے کہ ان لڑکون کا میلان طبع کس شئے کی طرف زیادہ ہے۔ کس چیز کو زیادہ غور سے دیکھتے ہین۔ اور کس علم وفن کی جانب انکا رجحان ہے۔ یہ بات ایک دن کے تجربہ سے نہین معلوم ہوگی۔ کم سے کم ایک ہفتہ کامل غور سے تجربہ کیجئے اور معیار امتحان پر کسئے اور مجھے اطلاع دیجئے۔ مگر شاعرانہ خیالات کو اسمین دخل نہ دیجئے گا۔ کیونکہ بفضلہ آپ کا تخلص ساقی ہے۔ ممکن ہے کہ قدح معیار مین اپنی جانب سے کوئی نسخہ جزو حمز درج کردیجئے اور ہم اسکے نشہ مین ایسے دہت ہوجائین کہ اصل امر سے بے خبر رہین۔

پنڈت سرشار صاحب

احقاق حق اور ابطال باطل مرکوز خاطر رہے۔ پنڈت سرشار کو ہیچپش ہوگئی ہے۔ میرا دواخانہ یونانی اور ڈاکٹرخانہ دونون بند ہوگئے تھے۔ مین نے سفوف مقلیاتا شربت نیلوفر کے ساتھ پلوادیا۔ اورتاکید کی کہ روٹی اور بوٹی ان دونون سے پرہیز رہے۔ مگر آدمیون کی زبانی معلوم ہوا کہ قورمہ اور پراٹھا اور

ماش کی دال جسپر ہندوستان کے لوگ جان دیتے ہین۔ ایسے ہضم کر گیٔے کہ ڈکار تک نہ لی۔ بس پھر کیا تھا پیچش کا مقدمہ اوپیچ مین آگیا۔ چار عناصر مین الجہن پڑگئی۔

آپ جم کے انکا علاج کیجئے۔ پنڈت جی کی بیماری کا نام مین نے بندر کا پہوڑا رکھا ہے۔ بندر کا پہوڑا کبھی اچھا ہوتا ہی نہین۔ زخم روبہ اندمال لایا اور میان اینٹھا سنگہ نے کُرید ڈالا پھر ہرا ہو گیا۔

شاد	تیغ کی آب سے دہوتے ہین مرے زخمونکو دہنِ زخمِ جگر روز ہرا ہوتا ہے	

انکی زندگی کو مین بہت عزیز سمجھتا ہون۔ شاد عفی عنہٗ

مائی ڈیر دیوان دولت رام صاحب ایک مدت کے بعد آپکا خط پہونچا۔ مجھے تو یقین کامل ہو گیا تھا کہ آپ اپنی یاد اور محبت کو حیدرآباد اسٹیشن کے پلیٹ فارم پرہی چھوڑ کر خیرباد کہہ گئے۔ مگر ہم آپکو کہان چھوڑتے ہین۔ آپکی یاد اور محبت دلکی ساتھ اسطرح مثل شیروشکر ہے جیسے خمار گل مین رنگ و بوگل مین۔ بہرحال مین نہایت خوش ہوا کہ آپ خیریت سے ہین۔

مین اسوقت تک ہزہائینس مہاراجہ صاحب کے اخلاق اور آپ صاحبون کے اتحاد کو جب یاد کرتا ہون تو لطف صحبت

تازہ ہو جاتا ہے۔

یقین ہے کہ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب ممدوح الشان بہت خیریت سے ہونگے۔

میری جانب سے جناب مہاراجہ صاحب ممدوح کی خدمتمین سلام کا ہدیہ پیش کردیجئے۔

حکیم صاحب اگر حیدرآباد آئینگے تو انشاءاللہ تعالیٰ مین ضرور بالضرور آپکے حسب خواہش اُنسے ملاقات کرونگا۔

گاہے ماہے خط وکتابت سے دلشاد کیا کیجئے کہ المکتوب نصف الملاقات مشہور ہے ع۔

	اے وقت تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی	

شاد عفی عنہ

مشفق ومہربان راجہ شیوراج دہرم ونت بہادر۔

جس روز اڈریس کالیستھ صاحبان آپکی سرپرستی سے دربار گہربار ظل سبحانی حضرت بندگانعالی متعالی خلد اللہ ملکہٗ مین پیش ہوا تہا۔ اُس روز آپ جس لباس سے حاضر دربار دُربار ہوے تہے اُسکا ایک فوٹو میرے پاس روانہ کیجئے۔

شاد عفی عنہ

نواب صاحب مشفق و مہربان کرمفرمای دوستان زاد لطفہٗ

منجانب سٹی سوسائٹی جو اڈریس آپ نے دیا تھا اگر اسکی نقل ہو تو ایک کاپی مع اپنے ایک فوٹو کے جس لباس مین آپ سرور دربار گہربار ظل سُبحانی خلد اللہ ملکہٗ مین حاضر ہوے تھے لطف فرما کر مشکور فرمائیے فقط

شاد عفی عنہٗ

نواب صاحب مشفق و مہربان

۱۰ ربیع الثانی سنہ رواں کو بتقریب سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت دام ملکہ منجانب جاگیرداران جو جلسہ آپکے مکان پر ہوا اُس مین جسقدر قصائد اور اسپیچین پڑہی گئین یقین ہے کہ وہ سب آپکے پاس ہونگی۔ یا تو وہ اصل قصائد اور اسپیچین دو روز کے لئے میرے پاس روانہ کیجیے یا انکے نقول۔ اگر آپ کے پاس نہون تو جنہون نے قصائد پڑہے یا اسپیچین دین انکے پاس سے طلب کرکے روانہ کیجئے مہربانی ہوگی۔ آجکل مین اگر وہ سب قصائد وغیرہ میرے پاس آگئے تو بہت بہتر ہے۔

جنکے قصائد اور اسپیچین پڑہی گئین اگر اُنکے تصاویر بھی مل سکتی ہون تو وہ بھی روانہ کیجئے۔

شاد عفی عنہٗ

مہربان من مولوی احمد حسین صاحب -

تقریب سالگرہ مبارک مین جسقدر اڈریس پبلک کی جانب سے مختلف جلسون مین پیش ہوے ہین اور حضرت پیر و مرشد ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ نے زبان فیض ترجمان سے جو جوابات ارشاد فرمائے اُن سب کو ایک جگہہ مرتب کر رہا ہون -

کل سامان میرے پاس موجود ہے - مگر نواب فخر الملک بہادر نے جو اڈریس منجانب سٹی اسوسیشن پیش کیا تہا وہ میرے پاس نہین ہے نواب صاحب سے طلب کیا تہا - اُنہون نے جواب دیا کہ مسودہ گا ؤخورد ہوگیا - بہرحال آپکے پاس موجود ہین - اگر آپ سرکار مین عرض کرکے ایک نقل اسکی لطف فرمائین تو مشکور ہونگا فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من آصف نواز ونت بہادر - بروز اڈریس کالیتہہ جس لباس سے آپ دربار گہربار ظل سبحانی خلد اللہ ملکہٗ مین حاضر ہوے تھے اسکا ایک فوٹو میرے پاس روانہ کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من

بروز جشن طلبۂ مدارس جس لباس سے آپ دربار گہربار ظلسبحانی خلد اللہ ملکہٗ

ہین حاضر ہوے تھے اُسکا ایک فوٹو میرے پاس روانہ کیجئے۔

شاد عفی عنہٗ

مہربان من آصف نواز ونت بہادر۔ اگرچہ تصویر درباری لباس مین ہے۔ مگر بیٹھی ہوئی تصویر اُس دربار کے خلاف ہے۔ جس دربار مین آپ اور ہم سب دست بستہ کھڑے تھے۔ اگر اُس پوزیشن کی تصویر ہو تو زیادہ مناسب ہوگا۔ فقط

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان من۔

آپکی درخواست مورخہ ۲۲ ماہ حال آج کہ ۲۳ تاریخ ہے۔ پہونچی مسرور ہوا۔ بروز پنجشنبہ اجلاس کیبنٹ کونسل ہے۔ اسلئے اُس روز میرا آنا ناممکن ہے جمعہ آئندہ کو آٹھہ بجے صبح مین ضرور آؤنگا فقط

شاد عفی عنہٗ

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمای دوستان زیادہ لطفہ

بذریعہ اتحادنامہ مورخہ ۳ شعبان سنہ روان جو تصویر آپ نے روانہ فرمائی تھی پہونچی ممنون ہوا اِس امر مین آپکو جو زحمت دیگئی اُسکی معافی چاہتا ہون فقط

شاد عفی عنہٗ

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمائے دوستان کرمفرمائے مخلصان زاد لطفہٗ

آپ کے عنایت نامہ کے دیکھتے ہی دل شاد وشاد ہوا۔ اللہ تعالی مبارک کرے۔ مین بخوشی تمام آپ کے حسب استفسار تفصیل سے اطلاع دینے پر آمادہ ہون۔ چنانچہ فہرست منسلک ہذا ہے۔ اسکے علاوہ اس مبارک جشن کے متعلق مجھے ارشاد ہو گا تو مین اسکی انجام دہی مین ہمہ تن حاضر اور باعث سعادت خیال کرون گا۔ نذر تو ایک معمولی بات ہی جس سے آپ بھی واقف ہین۔ انعام وغیرہ کی حالت کا اندازہ دشوار ہے۔ بروقت جو مانگے مناسب طور پر دینا چاہیئے۔ اسلئے کہ سب جگہ ایک قاعدہ مرعی نہین ہے۔ اسکے علاوہ وقتاً فوقتاً جو آپ دریافت فرمائینگے اپنے علم اور واقفیت کے موافق مین جناب کو اطلاع دیا کرونگا۔

ف۔ یہ مبارک جشن کس روز اور کس مقام پر ہو گا اس سے ضرور ایما فرمائے۔ کیا اس روز اسپورٹس بھی ہونگے کہ نہین فقط

شاد عفی عنہٗ

نواب صاحب جامع معقول و منقول منبع فروع و اصول دام فیوضکم۔

آپکے اتحاد نامہ مورخہ امروزہ سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ بروز پنجشنبہ بمقام ملک پیلٹہ جلسہ دعائیہ مین کس قسم کا انتظام آپ ناظم صاحب کے ذریعہ سے چاہتے ہین پس اس سے بصراحت ایما فرمائیے فقط

شاد عفی عنہٗ

نواب صاحب ضاد الامناقب عنایت فرمای دوستان کرمفرمای مخلصان زاد عنایتہ

چار خاصون کی رقم من حیث المجموع ساڑھے تین سو سے کچھ زائد ہوئی ہی اور چار پاندانون کا خرچ ڈیڑہ سو سے کچھ زائد ہے۔ خاصے بذریعہ عباس علی خانسامان تیار کرائے گئے۔ پاندان اپنے انتظام سے ہے کشتیان پاندانون کی اور انکا متعلقہ سامان علی العموم واپس ہو جاتا اور اگر یہ ارادہ ہو کہ کشتیان اور انکا سامان سب پیش کر دیا جای تو بھی ممکن ہے۔ لیکن جو جو باتین ہونی چاہئین انکی منظوری او لاپیشگاہ حضرت پیر و مرشد خلد اللہ ملکہٗ سے ضرور ہے۔ اسکے بعد جو امر منظور ہو جائے اسکا انتظام مناسب ہے۔ پروگرام جلسہ اسکے ساتھ منسلک ہی فقط

شاد عفی عنہٗ

مولوی صاحب جامع معقول و منقول منبع فروع و اصول دام فیوضکم۔

ایسے جلسون کا انتظام پولس سے متعلق ہے لہذا اگر اکبر الملک بہادر کو لکھا جاے تو مناسب ہی۔ ہان اگر سلامی وغیرہ کی ضرورت ہو تو بینڈ وغیرہ حسب قاعدہ روانہ کرنا ممکن ہے فقط

شاد عفی عنہٗ

مہربان من۔

مین نے سُنا ہے کہ آپ کے پاس نہایت آبکاری وغیرہ کی چند جائداد ہین

تقرر طلب ہین - اسلیئے مین اپنے ایک عزیز مسمی سید عباس علی کو
آپکے پاس روانہ کرتا ہون - یہ چار سال تک صدر محاسبی مین کار آموز
رہے اور لیاقت نامہ بھی حاصل کیا - جو کام انکو دیا جائے اسکو بخوبی
انجام دینگے - سررشتۂ آبکاری مین جو جا ئداد خالی ہوا سپر اگر انکا تقرر
کیا جائے تو موجب میری خوشنودی کا ہے - یہ ضلع پر جانے مین
راضی ہین - فقط

شاد عفی عنہٗ

مشفق و مہربان -

بڑا خوش نصیب ہے وہ نمکخوار جسکو بادشاہ وقت اپنے مراحم خسروانہ کا
مستحق خیال فرما کر اپنے شاہی عنایات سے ہمچشمون مین اعزاز بخشتے
ایسے مواقع بہت خوشی اور شکر گذاری کے قابل ہین - مین آپکو مبارکباد
دیتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اور زیادہ عنایت شاہی کے
مستحق سمجھے جائینگے فقط

شاد عفی عنہٗ

مشفق و مہربان من -

عطیات سلطانی ہمیشہ موجب فخر و مباہات ہین - اور بہت بڑی خوش نصیبی
اور کامیابی کی دلیل بین یہ ہے کہ ہر ملازم اپنے آقا و بادشاہ کے دل مین

اپنے آپکو دیانت دار اور سچا خیر خواہ و وفادار اطاعت ثابت کری
چنانچہ اس ریاست کے قدیم عہدہ دارون مین آپ پہلے شخص ہین
جنہون نے متذکرہ اوصاف سے اپنے مالک کو راضی اور خوشنود
کیا جسکی وجہ سے آقار ولی نعمی نے آپکو مستحق و مستوجب اعزاز خاص
تصور فرمایا۔ کل کے دربار شاہی مین آپکو عماری و نوبت وغیرہ لوازمہ
اعزازی عطا ہوا اور یہ موجب مسرت ہے۔ مین آپکو مبارکباد اور دعا
دیتا ہون کہ آپ کا یہ اعزاز آئندہ کی نسلون مین باقی اور آپکے عمدہ
خدمات ہمیشہ کے لئے یادگار رہین فقط

شاد عفی عنہُ

جناب ماموں صاحب قبلہ۔
آداب عرض ہے۔ آپکے حسب ارشاد معتمد پیشی کو حکم دیا ہے۔ آج یا
کل جاری ہو جائیگا۔ دو تین روز سے بوجہ کاروبار سرکاری و
حاضرباشی ڈیوڑہی مبارک جواب عرض نہ کرسکا۔ معافی چاہتا ہون
یقین ہے کہ مزاج عالی خیریت سے ہوگا فقط
ف ۲ مین نے افواہاً سنا ہے کہ جناب نے مجا وبیگم صاحبہ
کی ہمشیرہ ہونے سے انکار فرمایا ہے۔ غالباً یہ خبر غلط ہو گی۔ کیونکہ
بھائی اپنی بہن کی نسبت ایسا خیال نہین کرسکتا۔ چہ جائیکہ آپ جیسا

سرپرست بہائی ہو اور یہ خیال مجھے محال معلوم ہوتا ہی۔

شاد عفی عنہ

مہربان من

مبارک بن اسلم اور اُسکی زوجہ اور شیخ عبدالقادر عمودے کے دلمین بحر جوش زیارت حرمین شریفین موجزن ہے۔ لیکن عسرت نے پریشان کرر کھا ہے۔ سرکاری مدد سے زادراہ دیا جائے تو موجب میری مسرت اور آپکے لئے ثواب دارین کا ہی۔ فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من نواب ناظم الدولہ بہادر۔

چار قسم کے عطر پہونچے۔ ہر ایک رشک نافہ و مشک اذفر۔ دماغ تو دماغ مشام جان تک معطر ہو گیا۔ سارا گھر اس عنبر سارا سے معنبر ہو گیا چاروں عناصر ان عطروں کی خوشبو مین بسگئے۔ ہر ایک سے دائمہ اتحاد قلبی کی خوشبو آتی ہے۔ مین اور میرا خدا کہ خانہ ساز عطر انسے بہتر ہونگے اللہ کرے آپکا گھر بسا رہے۔

آپکی تحریر کے مطابق انکا امتحان کرکے ضرور مین آپکو لکھونگا۔ یون تو ہر خوشبو سے فرحت ہوتی ہے۔ مگر ان عطریات کی خوشبو سے چوتھی کی نسرین بدن دولہن کے جسم کی خوشبو آتی ہی ؎

ورد زبان دعا یہی صبح و مسا ہے	شاد	جس گھر مین ایسے عطر ہون وہ گھر بسا رہے

شاد عفی عنہ

مہربان من -

تاریخین لکھنے کی فرصت بہت کم ملی - اسلئے فی الحال تین تاریخین روانہ کرتا ہون - اگر پسند آئین تو محنت ٹھکانے لگی - دو تاریخون مین لفظ دل - کیسے موقع پر آیا ہے کہ جی خوش ہو گیا - اور لطف یہ کہ خاص مادہ تاریخ مین حضرتِ دل براجتے ہین - بہرحال آپ کی فرمائش کی تعمیل کر دی -

تواریخ

کیسی ایجاد لونے کی ہے کتاب ہاتفِ غیب نے کہی تاریخ		ہے لو لقمان کہ ساحرِ بابل شاد لکھہ - نسخۂ نگارشِ دل ۱۶ ۱۳۱۳
	ولہٗ	
بہرِ تاریخ جنرل مڈیکل بلبلِ طبع از ریاضِ سخن		شاد از خامہ دُرِ معنیٰ سُفت نغمہ سنجی بلبلِ دل گفت ۱۶ ۱۳۱۳
	ولہٗ	
اندرین ماہ جنرلِ مڈیکل بلبلِ طبع سال تاریخش		گشتہ طبع از عنایتِ سبحان شاد بنوشت - نغمۂ لقمان ۱۶ ۱۳۱۳

مہربان من۔
سید حسن صاحب شوشتری لایق وخاندانی شخص ہین - یہ بھی مکۂ معظمہ
وکربلاے معلی وغیرہ جہت حج وزیارت مع متعلقین جانا چاہتے ہین
مگر بوجہ عسرت مجبور ہین - سرکار کی طرف سے زائرین کو آپکے ذریعہ
سے جو دیا جاتا ہے اُسمین سے اِنہین بھی بلحاظ کفاف ذات و متعلقین
دیا جائے تو موجب مسرت ہے فقط

شاد عفی عنہُ

نوابصاحب مشفق مہربان کرمفرماے دوستان نواب فخر الملک بہادر درزاد لطفہُ
اولاد کو نور نظر کہتے ہین - ایسی نعمت خداداد کا آنکھون سے ہمیشہ کیلئے
اوجھل ہونا نہ فقط غم والم ہے بلکہ بہت بڑی مصیبت کا سامنا ہے -
مگر حیات وممات اُس خداے پاک کے دست قدرت مین ہے -
افسوس ہے کہ بادسموم کے ناموافق جھونکون نے ہونہار نونہال کو
پامال جفا کر دیا "انا للہ وانا الیہ راجعون" مین آپکے اس بیوقت
غم مین خلوص کے ساتھ ہمدردی کرتا ہون - خداوند عالم جل شانہٗ
صبر وتحمل عطا فرمائے - ان اللہ مع الصابرین فقط

شاد عفی عنہُ

نوابصاحب مشفق ومہربان الطاف فرماے دوستان دام الطافہُ

یقین ہے کہ جناب کا مزاج بہت خیریت سے ہوگا مجلس امراکی برخاست کے بعد سے ملاقات کا کوئی موقع ہی نہین ملا ۔

فرض کردم کہ بیاد تو دلم خورسنداست
لیکن این دیدۂ دیدار طلب را چہ علاج

چند میں Fancy note paper جواس مخلص کے تیار کئے ہوے ہین ارمغان بھیجتا ہون فقط

طالب دیدار ارشاد عفی عنہ

نوابصاحب مشفق مہربان کرمفرمای دوستان نواب افتخار الملک بہادر زاد لطفہ - مولوی محمد عبد الجبار خانصاحب آصفی نے جنکو گلدستہ علوم وفنون کہنا مبالغہ نہوگا - بجواب سہ نثر ظہوری ایک کتاب جسکا نام محبوب الکلام ہے تصنیف کی ہے - اس سے انکی دستگاہ سخن کا اندازہ ہوسکتا ہے - اور وہ کتاب خاص حضرت پیرو مرشد خلد اللہ ملکہ کی مدح مبارک اور امراء دولت آصفیہ کے اوصاف حمیدہ ہین ہے مصنف مع کتاب خدمت شریف مین حاضر ہوتے ہین -

وہ صرف اس امر کے امیدوار ہین کہ بالمشافہ وہ اُس کتاب کو پیش کرین اور آپکی قدر دانی کا تحریری صلہ پائین - چونکہ یہ خواہش بھی گویا اُنکی ذاتی تصنیف سے کم نہین - لہذا یہان یہ کہنا بیموقع نہوگا کہ

	تصنیف را مصنف نیکو کند بیان	

آپ قدر دان سخن ہین اسلئے مین نے انکی درخواست آپ تک پہونچانا علم وسخن کے ساتھہ احسان کرنا خیال کیا۔ زیادہ ایام شادمانی بکام باد فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر۔

آپ کا خط مورخہ ۲۳۔ مارچ سنہ رواں وصول ہوا کیفیت مندرجہ سے اطلاع پائی۔ آپکو نواب گورنر جنرل بہادر کے ساتھہ شرکت دعوت کا اتفاق ہوا ہو تو اسکے اور نیز وہان کے اور اپنے سیر وسیاحت کے حالات سے مطلع کر کے مسرور کیجئے۔

یہان بھی آج شام کو شہزادہ اٹلی آتے ہین بفضل خدا یہان سب خیریت سے ہین فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من نواب افسر الدولہ بہادر۔

ایک جلد شکار نامہ حضرت پیر ومرشد خلد اللہ ملکہٗ بالقادیر روانہ کیجئے تو باعث مسرت ہے فقط

شاد عفی عنہ

میکش خمستان معانی جناب پنڈت سورج بہان صاحب

آپ کا خط پہونچا۔ مسرور ہوا واقعی پہلے بھی آپکی درخواست پہونچی تھی۔ چونکہ اُسوقت خداوند نعمت حضرت پیر و مرشد خلد اللہ ملکہٗ شکارگاہ مین رونق افروز تھے اور مین بھی ہمراہ رکاب حاضر تہا۔ اسلئے فرصت نہین ہوئی۔ اب ضرور بھیجونگا۔ مگر یہ نہین معلوم ہوا کہ تاریخ ۱۳۱۶ھ کی ہو۔ یا سنہ حال کی۔ اِس سے جلد مطلع کیجئے۔ مین آپکا رندانہ اور مستانہ کلام اکثر دیکھتا ہون۔ سبحان اللہ عجب کیف ہی فقط

شادعفی عنہٗ

میکش خمستان معانی۔

عدیم الفرصتی کے باعث سے صرف ایک قطعہ تاریخ آپکی حسب خواہش روانہ کرتا ہون۔

قطعہ

میکش کا چھپا جبکہ یہ دیوان ومن شادا		دہوم اِسکی مچی ور ہوا خوب ہی شہرا
کی طبع نے جب فکر کہ لکھو مین سن طبع		ہاتف نے ندا دی کہو خمخانۂ زیبا ۱۳۱۶ھ

شادعفی عنہ

	جسکے ہر فقرے سے آتی ہی محبت کی بو کیون نہ اُس خط کو مین گلدستۂ الفت لکھون	

شفیق و مشفق و مہربان دام لطفہٗ۔
آپ کا اتحاد نامہ پہونچا مسرور و مشکور ہوا۔ عبارت آرائی سے ہے یا سحر حلال۔ مضمون طرازی سے ہے یا جادوگری۔ طرز بیان سے بالکل غالب کا چربا پایا جاتا ہے۔ ہر حرف سے محبت کا اظہار۔ ہر ہر فقرہ پہلودار۔ مضمون دلکش۔ معنی دلفریب۔ سبحان اللہ عجیب طبیعت پائی ہے۔ جی خوش ہو گیا ۔ ؎

شاد	آگئی باغ سخن مین پھر بہار تجھسے زندہ نام غالب ہو گیا	

جو کچھ گذرا اور جو جو غلطیان سہواً ہوئین انکو اب یاد نہ کیجئے معاف کیجئے۔ درحقیقت یارونکی گندم نمائی و جو فروشی نے آپکو دہوکے ڈہری مین کہا...

شاد	دوست کہتے تھے جسے ہم وہی دشمن نکلا جسکو سمجھے تھے کہ رہبر ہے وہ رہزن نکلا	

خیر وہ اپنے کئے کی سزا پائینگے۔ مگر جو خیر خواہی آپکو اپنے آقا کی ساتھ ہے وہ ضرور ایک روز کام آئیگی ۔ ؎

شاد	قدردانی گر زمانے مین نہو پروا نہین کام آئیگی تری یہ خیر خواہی ایک دن	

ہان جناب۔ میرے گذشتہ اور حال کے حالات مین جو فرق آپنے

دکھایا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور مین اُسکو مانتا ہون اور خداوند عالم جلشانہ کا شکریہ اداکرتا ہون۔ اور اپنے مالک اور خداوند مجازی کی ترقی عمر و دولت کے لئے دل سے دعا دیتا ہون۔

آپ خوب جانتے ہین کہ جون جون انسان کے ظاہری مدارج بڑہتے جاتے ہین ویسے ہی اسکو اپنی عزت اور آبرو کی حفاظت کا زیادہ تر خیال ہوتا جاتا ہے جسکو کچہ نہین اسکو کسی بات کی پروا بھی نہین۔ ہر کہ ہیچ ندارد ہیچ غم ندارد ع

	جو گدا پیشہ ہین انکی تو گذر جاتی ہے جنکے رتبے ہین سوا انکو سوا مشکل ہے	شاد

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر کس کہ بدہر نیم نانے دارد نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے		وز بہر نشست آشیانے دارد گو شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

خیر بہر حال مین اپنے آقا کی رضا پر راضی ہون اور انشاءاللہ تعالی جبتک زندہ ہون اپنے مالک کی خیرخواہی مین ثابت قدم رہون گا دعا کیجئے کہ خداوند تعالی جلشانہ مجھے اس ارادہ پر راسخ رکھے میرا ہر وقت یہی قول ہے

	سر اگر جائے بلا سے جائے شاد کیا ہے پروا ہر چہ بادا باد باد	شاد

حضرت شاہ صاحب دام برکاتہ کا دامن حشر مین بھی چھوڑونگا
یا خدا ایسی توفیق دے - آپ ہر طرح مطمئن رہین - اللہ مددگار رہے
باقی اور کیا کہون جنہون نے کہا انہون نے کیا کر دکھایا - جو مین کچھہ کہون تو

	شاد بڑہ بڑہ کر نہ تو باتین بنا وقت پر جو ہو سکے وہ کر دکھا	شاد

مگر ہان اسقدر ریا در ہے کہ مین آشناسے محبت پرست ہون -
خوشامد پرست نہین - راستی کا روادار ہون ہمت مردانہ رکھتا ہون
بحمد اللہ تعالیٰ عز اسمہ - میرے اس قول کا آپکو تجربہ ضرور ہوگا -

رُباعی

بندی جو سیم و زر کے ہین دولت پسند ہین ای شاد بزدلون کا خوشامد شعار ہے	شاد	عاشق مزاج جتنے ہین الفت پسند ہین مردانہ لوگ جو ہین شجاعت پسند ہین

خدا آپ سے جلد ملائے - اور آپ نے جو دعائین دی ہین اللہ تعالیٰ
وہ قبول فرمائے آمین بحق پنجتن وطہ وسین -

شاد عفی عنہ

مہربان -
آپ کا خط پہونچا - جو کچھہ آپ نے میری نسبت لکھا ہی وہ آپکا حسن ظن ہی -
آپ خوب جانتے ہین کہ شاعری میرا پیشہ نہین - اور نہ مین ویسا شاعر ہون

جیسا آپکا خیال ہے۔ شاعری ایک علحدہ فن شریف ہے۔ موزونی طبع ایک
جدا امر ہے۔ اسکے علاوہ کاروبار سرکاری سے مجھے فرصت بھی کم رہتی ہے
دکن مین اسوقت جہان استاد حضرت داغ سلمہ اللہ تعالے
کا دم نہایت غنیمت ہے اور اپنے فن مین بے نظیر و بے عدیل ہین۔
اگر آپ کہین تو مین آپکی شاگردی کے لئے اُنسے سفارش کرون فقط

شاد عفی عنہ

مہربان۔

ایک قطعہ اور ایک غزل جو بتقریب سالگرہ مبارک حضرت خداوندنعمت خلد اللہ ملکہ
آپنے لکھی تھی ماشاء اللہ سالگرہ تو آپنے خوب ہی لکھی۔ بعض بعض اشعار مین
کچھ کمی بیشی ہوئی ہے۔ قطعہ بھی حسب حال ہے۔
آپکو غیر معمولی انتظار کرنا پڑا ہوگا۔ عدیم الفرصتی کے باعث سے مجھے
آپکا کلام دیکھنے کی فرصت نہین ہوئی۔ چونکہ آپ خود اچھا لکھتے ہین
اور صاحب استعداد ہین لہذا مین مناسب سمجھتا ہون کہ حضرت داغ
جو اس فن کے اُستاد مانے جاتے ہین اُنسے اصلاح لیا کیجیے۔
تو آپکی موجودہ استعداد مین اور ترقی ہوگی۔
مین اس فن کا اُستاد نہین ہون۔ لہذا میری اصلاح سے آپکو جیسا کہ چاہیے
نفع نہوگا فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب -
آپکی عرضی معہ رقعہ نواب محبوب نواز الدولہ بہادر درباب تولیت درگاہ شریف حضرت محمد داؤد علی شاہ صاحب قدس سرہ - بنام میر احمد علی صاحب پہونچی - اسکے ادائی جواب مین عمداً مین نے پہلی بار سکوت کیا مگر جب مکرر تحریک ہوئی تو اسکا جواب دینا مناسب خیال کیا۔ چونکہ اللہ تعالی جلشانہٗ نے اپنے فضل وکرم سے منجملہ اور انعام الٰہی کے یہ نعمت خادمی شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ مجھہ بندۂ ناچیز کو عطا فرمائی ہے - اور مین جملہ خدمات کی ادائی کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہون اور ہمیشہ مستعد ہون پس ایسی صورت مین اپنے آپکو عطیہ نعمت الٰہی سے محروم کرکے اس سعادت کو اورونکے لئے وقف کرنا محال اور بعید از قیاس ہے فقط

شاد عفی عنہٗ

مہربان -
غزل اور ایک قطعہ جسکو آپ سہواً رباعی لکھہ گئے ہین آپکے معروضہ کے ساتھہ پہونچا - غزل اور قطعہ دونون سے بہت کم توجہی پائی جاتی ہے - غزل ابتدا سے آخر تک غیر موزون - ایک مصرعہ دوسرے مصرعہ کا متضاد - بندش الفاظ سست - محاورے غلط - خدا جانے کس دھن مین

لکھی گئی تھی - از سرِ نو دوسری غزل لکھنی پڑی - اول تو غیر موزون ہونیسے مین خود حیران رہا کہ کس بحر مین غوطہ مارون - یہ بحر بھی عجب بحر زخار تھی - کہ العظمت للّٰہ ؎

	دُرِ مقصود کیونکر ہاتھہ آئے نہین ہو جس سمندر کی کوئی تھاہ	

بہرحال مجھے بھی اسکی شناوری مین مدد لینی پڑی - آئندہ سے ذرا عروض کا خیال رکھین تو بہتر ہوگا - صرف موزونی طبع سے شاعری نہین آتی - اندھیری راہ مین ٹھوکر کھانا ضروری بات ہے - اور روشنی مین اتفاقی امر - رباعی کا مضمون کچھ ایسا پیچیدہ تھا کہ واقعی بہت غور سے دیکھنا پڑا - وہ بھی درست کر دیگئی -
سابق مین آپنے جو قطعہ اور غزل بھیجی تھی بعد اصلاح واپس کر دی گئے یقین ہے کہ پہونچے ہونگے - ع -

	دعا بس ہمین است تو شاد باشی	

شاد عفی عنہ

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمای دوستان زاد لطفہ -
نامۂ اتحاد مورخہ ۲۵ - ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ پہونچا بغایت مشکور ہوا - ادائی جواب مین جو تاخیر ہوئی اس سے نادم ہون - چونکہ مین اُس زمانہ مین شکار کے لئے گیا تھا

اور وہانکی واپسی کے بعد ہمراہ رکاب ماموڑتلی کے کیمپ شاہی مین حاضر رہا۔ اسلئے مین نے مولوی عبدالجبار خانصاحب کو آپکی خدمت مین حاضر ہونیکی اطلاع دی اور نہ جواب لکھہ سکا جب ماموڑتلی سے واپس ہوا محرم کا چاند نظر آیا۔ اور ادہر بیچارے شاعر صاحب بھی علیل رہے۔ اب کوئی وجہ مانع باقی نہین رہی اسلئے مکلّف ہون کہ جسروز آپکو فرصت ہو اگر زحمت نہور وز معینہ سے ایما فرمائے تو انہین روانہ کرون اتحاد مزید باد فقط

راسخ الاتحاد۔ شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان من۔

مرزا اسمعیل بیگ مہاجر حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً۔ شریف شخص ہین۔ اور متمنی ہین کہ زیارت بغداد شریف سے مشرف ہون لیکن عُسرت و قلت معاش سے مجبور ہین پیشگاہ خداوندنعمت حضرت پیر و مرشد خلد اللہ ملکہ سے غلاف درگاہ شریف حضرت غوث صمدانی قطب ربّانی رضی اللہ تعالی عنہ جو جاتا ہے اور اُسکے ساتھہ جو لوگ حضوری کی سعادت حاصل کرینگے اگر ممکن ہو تو انکو بھی شریک کرکے ثواب مین داخل ہو جائے فقط

شاد عفی عنہ

عزیز القدر نانک پرشاد۔

تمہاری صحت کی کیفیت سُنکر خوشی ہوئی۔ علاج ڈاکٹری کسکا ہے

یہ معلوم نہ ہوا۔ دو چار روز ہوئے تمہارے ماموں کا ایک رقعہ آیا تھا حسین
انہوں نے لکھا تھا کہ پانچ چار روز تک نانی صاحبہ نہین مل سکتین۔ لہذا
مین اپنا قصد ملتوی کیا۔ اگر اب مل سکین تو انشاء اللہ تعالی کل پانچ بجے
بلکہ چار بجے آؤن گا فقط

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان نواب رکن الملک خان دوران بہادر۔
نامہ اتحاد پہونچا۔ کل کی مجلس مین انشاء اللہ تعالی حتی المقدور شریک
ہونیکی کوشش کرتا ہون۔ پچہتر دانے آم کے پہونچے۔ آم کیا ہین شکر
قند ہین۔ اتحاد باہمی مثل شیر و شکر باد فقط

شاد عفی عنہ

میرے دلی مہربان۔
آپ کا نامہ پہونچا۔ نہایت محظوظ ہوا۔ بیشک آپکا قرض مجھپر باقی ہے۔
اور سود چڑھ رہا ہے۔ خدا کرے کہ یہ قرض حسنہ اور ترقی پذیر ہو میرے
لینے والے دوست شاد و خرم رہین۔
اجی مہربان آپ کے کل پریزنٹ مین تو جاری کرنے ہمیشہ سے مستعد تھا
اور اب بھی ہون بشرطیکہ آپ کو لینے مین عذر نہو۔ اگر آپ مجکو وہی
کشن پرشاد سمجھتے ہین تو مین بھی آپکو وہی اپنا وفادار دوست

سمجھتا ہون جب طرفین مین اِس بات کا فیصلہ ہوجائے تو بہتر نہ مجھے پریزنٹ وغیرہ دینے مین عذر ہے اور نہ آپکو لینے مین عذر ہو گا - اگر مصاحبت شاہی کا خیال ہے تو مین بھی اُسی بندہ پرور کا ایک ادنی جان نثار ہون اور اُس بادشاہ کی غلامی کا مجھے بھی پورا شرف حاصل ہے ع -

	ہرکس بخیال خویش خبطے دارد	

دینے کو ہم دل بھی دین مگر لینے والے کو اغماض ہو تو علاجے نیست ؎

	دل تو دینے کو ہین آمادہ بدل ہم ای شاد پر کوئی مول بھی لے اسکا خریدار بھی ہو	

سچ تو یہ ہے کہ ہمارا یہ مالٹو ہے ؎

	کیا غرض لاکھ خدائی ہین ہون دولت والے اُنکا بندہ ہون جو بندے ہین محبت والے	

ورنہ میان دل تو کیا دمڑی دینا بھی قطعی حرام ہے - ماشاء اللہ - آپنے پریزنٹس کی ادائی کی اچھی راہ بتائی - واہ کیا پہلو نکالا ہے - واللہ دور کی سوجھی - کیون - آخر خیال مین فرق تو آگیا - اِس پہلو سے بوے یگانگت کوسون دور ہے ع -

	جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی	

آپکو جو کچھ (پریزنٹ) دیا کرتے تھے وہ صرف آپکی اطاعت کا ہی صلہ نہ تھا بلکہ ہماری دلی الفت کا ارمغان تھا۔ ابھی اس بحر الفت سے پاس آشنا نہین اور نہ اس کلاس مین پاس پاس ہوئے۔ جو اس پریزنٹ کے مستحق سمجھے جائین چونکہ ایسے پریزنٹ پر ذات جاگیر کا اطلاق لازم آتا ہے تو ایسی صورتمین آپکی اولاد۔ یا آل۔ اسکی مستحق ہوسکتی ہے نہ کوئی اور اگر آپکو تامل نہو تو آپ اپنے فرزندون۔ یا دخترون کے نام اجرا کرنے کیئے تو ہم بخوشی اسکے قبول کرنے مین آمادہ ہین۔ بلکہ نہ صرف ہم ہی ہین۔ انشاء اللہ تعالے ہماری اولاد کو بھی خدا ایسی توفیق عطا فرمائیگا۔ ورنہ نہ آپ لین دار نہ مین دینددار۔ اللہ بس باقی ہوس۔

ماھڑ بلی یاد آتی ہے۔ خدا کرے کہ ہر سال ماڑبلی کا سفر ہوا کرے۔

شاد عفی عنہ

جناب محمد امام الدینصاحب۔

مزاج شریف۔ ایک زمانہ دراز کے بعد مین آپکو خط لکھہ رہا ہون یقین ہے کہ آپکو ضرور شکایت ہوگی اور آپکی گنجایش شکوہ سنجی بجا ہے۔ کہ یا تو وہ روزانہ ملاقات یا یہ فراق کہ برسون سے سلام نہ پیام۔ اسکے دو وجوہ ہین۔ ایک تو یہ کہ اسباب کچھ ایسے درپیش آئے اور آتے رہے کہ مین خود اپنے آپکو بھول گیا۔ دوسرے جب کبھی آپ یاد آئے

میری ندامت ٹھٹھہ لگا کے روبرو آئی اس پس وپیش مین قدم آگے نہ بڑہا اور سخت انفعال ہوا - آپکا خط جو محمد علی صاحب کے نام آیا تھا - جسمین مرسلہ ابریونکے ذریعہ سے آپنے مجھے یاد کیا ہے - میری ندامت کو دور کردیا - اب ندامت تو دور لہذا یاد قریب - آب آمد تیمم برخاست اسلئے مین آپکو خط لکھہ رہا ہون - یقین ہے کہ میری اس رام کہانی سُننے کے بعد اب آپ بھی میری عدم تحریر کا گلا نہ کرینگے -

یقین ہے کہ آپ بہت خیریت سے ہونگے - ابریون کا بنانا مجھکو کہان سے آتا اور فی الجملہ خط میرا جو صاف ہوا ہے - ایسا کہان سے صاف ہوتا جبتک آپکی فیض بخشی نہ ہوتی - پہلے مین آپکی دلی توجہ کا شکر گذارا اور بعد اپنی مشق اور نیز دوسرے استادون کا جنکی صحبت سے بمصداق ع

	متاع نیک ہر دوکان کہ باشد	

فیض پایا - دو سال سے مشق خط تو یک قلم ترک - مگر اب ارادہ ہے کہ کسی کتاب کی نقل کرون - البتہ ابریون کا شوق باقی ہے -

کیا یہ ممکن ہی کہ کبھی کبھی ہفتہ عشرہ مین آپ مجھ سے ملین اور شغل نہ سہی صرف یہی کافی ہے ؎

خوشا وقتے وخرم روزگارے		کہ یارے برخوردار ز وصل یارے

شاد عفی عنہ

عزیز القدر نانک پرشاد۔
نقل درخواست حکیم طالب افندی بھیجکر لکھا جاتا ہے کہ اسقدر کم رقم کا
ادا نہ کرنا موجب بدنامی ہے فوراً ادا کرکے اطلاع دین یا وہی رقم یہان
بہیجدین کہ انکو دیکر رسید طلب کیجائیگی فقط
شاد عفی عنہ

راجہ اندر کرن بہادر۔
محبت نامہ مع دانہ ہائے انبہ باغ آن مہربان وصول بہجت شمول ہوا
فی الحقیقت انبہ ہائے متذکرہ کے ذائقہ خوش سے حلاوت اور لطف
بے اندازہ حاصل ہوا فقط
شاد عفی عنہ

مہربان من ارشاد۔
۲۰۔ رمضان ۱۳۱۶ہ مین آپنے ایک قصیدہ بمدح ظل سبحانی بغرض اصلاح
بھیجا تہا افسوس ہے کہ وہ قصیدہ کامل پانچ ماہ تک نظر انداز رہا وجوہ کا
بیان کرنا باعث طول امل ہے۔ آج مین نے اُس قصیدہ کو اپنے
بکس مین پایا۔ ابتدا سے آخر تک دیکھا۔ یہ قصیدہ بہت کم توجہی سے
لکھا گیا ہے اور ایسی زمینین قصیدہ کے قابل کم ہوتی ہین۔
اسکی اصلاح مین وقت ضایع کرنے کے عوض دوسرا قصیدہ

اپنی طرف سے لکھدینا مناسب خیال کیا۔ مگر مجھے اسقدر فرصت کہان
کہ قصیدہ کی زمین ناپتے بیٹھون۔ بہر حال اسکو کہین کہین دُرست کردیا مگر یہ
قصیدہ بالکل مرفوع القلم ہونے کے قابل ہے۔ کسی اور شگفتہ زمین
مین لکھئے۔ قصیدہ لکھنا ٹہڑی کہیر ہے۔ ابھی تغزل ہی کا شوق رہے۔
جب اسمین کچہ شُد بُد ہوجائے تو پہر قصیدہ مثنوی جو چاہے لکھہ سکتے ہین
ایک ایک زینہ چڑہیئے خیر اگر برا ینہم شوق ہو تو مضائقہ نہین کچہ کہئے۔
قافیہ کا پہلو نبہانا سیکھئے۔ فقط زمین ناپنے سے کیا ہوتا ہے اگر زمین
ٹہنڈی بھی ہو تو کلام بے اصول نہونا۔ اسکا خیال رہے۔ فن شاعری
بہت مشکل ہے۔ موزونی طبع اور بات ہے آپکے اور آپکے فرزند کے
ایک دو غزلین طرح اور غیر طرح مین پہونچی تہین اُسوقت مین ماڑ بلّی
مین جو ہی کی عطا کی ہوئی جاگیر ہے اور جسکو حضرت نے اپنے
قدوم میمنت لزوم سے رونق دی تھی۔ ہمراہ رکاب حاضر تہا۔ خدا جانے
وہ لفافے شاگرد پیشیون نے کہان رکھدئے۔ ہر چند تلاش کئے گئے
مگر نہین ملے۔ اگر آپ کے پاس نقل ہو تو نقل النقل بہیجدیجئے اور اپنے
فرزند سے بھی کہدیجئے فقط

شاد عفی عنہٗ

میکش خمخانۂ معانی پنڈت سورج بہان صاحب۔

پہلے کی تاریخ تو ضرور پہونچی ہوگی - تلاش تاریخ مین ایک اور مادہ عیسوی نکل آیا - پانچ عدد کی کمی تھی تعداد اشعار سے پوری کردی گئی - چنانچہ قطعہ تاریخ عیسوی بھی منسلک ہذا ہے یقین ہے کہ ہر دو قطعہ بروقت آپکو پہونچے ہونگے فقط

تاریخ

چھپا میکش کا دیوان ان دنون شاد
کھلے ہین پھول یارب کیسے کیسے
چھپکتے ہین ہزارون ہی عنادل
نہین یہ بوستان رشکِ ارم ہے

عجب انداز اور شانِ سخن ہے
چمن ہے یا گلستانِ سخن ہے
بہار افزا وہ بستانِ سخن ہے
مصنف جسکا رضوانِ سخن ہے

لکھی تاریخ بالتعداد اشعار
کہ یہ بوئے خمستانِ سخن ہے
۱۸۹۹ء

شاد عفی عنہٗ

سرشار ذی وقار -

آپکا قاعدہ ہے کہ جب کبھی آپ کا جی کہین باہر جانے اور یارانِ طریقت کے ساتھہ رنگ رلیان منانے کو چاہتا ہے تو آپ بیماری کا عذر لنگ پیش کرتے ہین اور بیماری بھی وہ جسکو کوئی دیکھہ نہ سکے کبھی تو تقبہ غلبیہ چشم کے اندرونی طبقات کے ساتوین پردے مین درد

ہوتا ہے۔ کبھی قلب کی حرکت ثانی کمزور ہو جاتی ہے۔ غرضکہ گرگری کے بہانے سے آپ کوہسار کشمیر کے گھوڑے بنجاتے ہین اور کبھی کانٹا لگنے کا حیلہ کرکے بہرائچ کے مینار سے مقابلہ کرتے ہین۔ مگر واہ رے مین۔ آپکا ایک کشمیری پیچ بھی مجہ سے نہین چل سکتا۔ ع

	بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش	
	من انداز قدت رامی شناسم	

رہا رے مرلی دہر کے باغ مین آپ کا الگ تہلگ رہنا خالی از علت نہین۔ کوئی سبب خاص ضرور ہے ع۔

	برائے پختن شبنم گریختہ کا شو	

مرلی دہر کا باغ کوئی نیلگری یا اوٹی کمانڈ یا نینی تال یا تہا ملیشر۔ یا دارجلنگ نہین ہے کوئی سنٹیریم نہین کہ وہان آپ تبدل آب و ہوا کے لئے گئے۔ مطلب سعدی دیگر است ع۔

	من خوب می شناسم پیران پارسا را	

مگر ہان کہئے تو۔ پرسون شب مین مین نے جو رقعہ بہیجا تہا اسکی عبارت کیسی تھی۔ آپکو دعوی تہا کہ لکھنو والون کے مقابل اور بخصوص سرشار کے مقابل کوئی نثر نہین لکھہ سکے گا مگر اب بھی مانوگے کہ نہین کہ ہم حیدرآبادی بھی کچھہ لکھہ لیتے ہین۔ سچ کہنا کہ بارش کی کیسی عمدہ سنہری نثر مین

کھینچکے دکھلائی تھی - درحقیقت اس سین کے پڑھنے سے بارش کا سماں
ضرور بندھ گیا ہوگا - اور مے وجام و خانہ ساقی وجانانہ کی ضرور دل مین
یاد آئی ہوگی - مگر اب تو اس بڑھاپے مین یہ اونچ نیچ کی جو سوجھتی ہے اسے
بڑھیس کہتے ہین - باقی عندالملاقات فقط

شاد عفی عنہ

مہربان -
کسی انگریز سے اُسکے سررشتہ دار نے کہا کہ صاحب ہمارے ملک کا
سب سے بہتر میوہ آم) اسنے نیشکر کہا) او نہین نہین - آم وام نہین
تمہارے ہندوستان کا سب سے بہتر میوہ جسکو ہم پسند کرتے ہین
پھوٹ ہے - یہ برجستہ فقرہ سینہ بہ سینہ چلا آتا ہی - واقعی کیا بات کہی ہی
واہ رے ہندوستان -

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

جو بات کی بے تکی - اب اس سے بڑھکر کیا ہو سکتا ہے کہ اتفاق سے
اس ملک کو کوئی بحث ہی نہین - یورپ مین بھی ہر ملک مین نفاق ہی
مگر ملک اور بادشاہ کی فائدہ کی لئے مثلاً روس مین نہلسٹ ریم مین مرادسٹ فرانس مین
سوشلسٹ جرمنی مین کیمونسٹ برطانیہ اعظم مین پارنلسٹ وغیرہ وغیرہ
لیکن غیر ملک کے ساتھ جنگ چھڑی اور سب رعایا مین ایکا ہو گیا -

ہندوستان بالکل اِسکے ضد جہان کہین جنگ چھڑ گئی تو بس۔ دبلے دم آپ بھی اُدھر ہی کی گانے لگے فتح کے نقارچی اپنے اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے۔ آپنے جو لکھا تہا کہ فلان فرقہ حیدرآباد پر فلان غالب آئے اور اسپر آپنے بڑی خوشی ظاہر کی تھی۔ مگر مجھے آپکی رائے سے اتفاق نہین ہے۔ کیونکہ تو تو مین مین سے ہمارے ملک کا کوئی فائدہ نہین۔ اور نہ ہمارے مہذب ملک مین یہ بات اچھی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ ہان اگر دو فرقون مین یہ بحث پیش ہو کہ سررشتہ تعلیم کا کورس یون بدلنا چاہیے۔ انگریزی کے اور عربی کی نایاب کتابون کا تلنگی اور اُردو مین ترجمہ ہونا چاہیے۔ ڈاکخانہ کے محکمہ مین اِن اِن ترقیون کی ضرورت ہے۔ ریلوی شاخ مین ترمیم طلب امور یہ ہین۔ حکام کے انسداد رشوت ستانی کے اِن اِن ذرائع سے فکر کیجائے۔ گورنمنٹ کے مصارف سالانہ کی تخفیف مسئلہ پر غور کرین تو البتہ چشم ما روشن دل ما شاد۔

اللہ کا شکر ہے کہ اب ہم حیدرآبادی ماشا اللہ ترقی کر رہے ہین پچیس برس اُدھر کیا تھے اور اب کیا ہین۔ زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ اللھم زد فزد۔

شاد عفی عنہ

جان پدر راجہ چندا پرشاد بہادر۔
کل پنڈت جی کی زبانی مین نے بہت خوشی سے سُنا کہ جب وہ تمہارے ساتھہ ایٹ ہوم مین گئے تھے پلٹتے ہوی فقیرونکے سڑک سے تمہاری گاڑی کا پیچھا کیا اور تمہارے ہمراہیون نے اُنکو انعام دیا جب وہ لوگ نظر سے اوجہل ہوے تو تمنے کہا کہ (ایسے سنڈون بدمعاشون کو کچھہ دینا صرف یہ دکہانا ہے کہ ہم امیر ہین ورنہ نظر ثواب سے انکو دینا میری راے مین خلاف) یہ فقرہ مجھہ سے پنڈت جی نے کہا تو میرے دل پر اثر ہوا اور تمہاری اس فراست اور خیالات کا حال سُنکر خدا کا شکر ادا کیا۔
اللہ تعالی تمہین عمر طبعی عطا کرے۔آمین۔بیشک اس قسم کے فقیرونکو دینا ثواب نہین بلکہ اظہار امارت ہے اور یہ خیال بھی لوگونکو ہوتا ہے کہ میرا نام ہوگا۔
خیرات تو اُسی کا نام ہے جو اپنا رزق آپ پیدا نہ کرسکتے ہون اُنکو دین۔
یہ کیا معنی کہ ادہر چار پیسے ملے اور سیندی خانے پہونچے اور مزے اُڑائین۔جب نشہ مین چور ہون تو راستہ سے آتی اُتے چھیڑ کر لڑائی مول لین اور جوتی بیزار ہو جاے یہ تو ثواب نہین عذاب ہے

لیکن جس قسم کی خیرات جاریہ چلی آتی ہے اُسکا اِس مغلئی ریاست مین روکنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ بہرکیف مجھے تمہارے اس خیال سے بڑی خوشی ہوئی۔ خزانہ دار کو حکم دیا گیا ہے کہ تمہین اس جلد وین پانچ اشرفیان فوراً دیدے۔ خدمتگار کو بھیجکر منگوالو۔

ہان خوب یاد آیا مین نے سُنا کہ آج تمنے بجرنگ کو پیٹا آدمیون پر ہاتھہ چلانا بالکل بدتہذیبی ہے ان پانچ اشرفیون مین سے ایک جرُمانہ اب چار ہی رہ گئین۔ مین چاہتا ہون کہ تم مجہ سے بہتر بہ از پدر رہو۔ اور راجہ چند و لال کا نام روشن کرو۔ تمنے کل کونسی نئی کتاب شروع کی اس سے اطلاع دو۔ گلوریا صاحب برابر آتے ہین کہ نہین۔ اخبارات کا دیکھنا ضروری سمجھو۔ جو پڑہتے ہو شب مین تہوڑی دیر تک اسکو مکرر دیکھا کرو۔ شب کا پڑہا ہوا زیادہ یاد رہتا ہی فقط

شادعفی عنہ

مہربان۔

آپنے حکمرانی کے اصول پر جو مضمون لکھا ہے ماشاء اللہ طبیعت کو بہت زور دیا واقعی اچھا مضمون ہو اگر حکمرانی کے چند اصول ہین جنکے بغیر حاکم حکومت نہین کرسکتا۔ گویا وہ اصول تمدنی حالت کے نظر کرتے حکمران مین ضرور ہونا چاہیئے۔ ورنہ طعام بے نمک۔

پہلے۔ نصفت پسند ہو۔

دوسرے۔ متعصب نہو۔

تیسرے۔ جفاکش اور بیدار مغز ہو۔

چوتھے۔ رحم و غضب بر موقع استعمال کرنیکی لیاقت کہتا ہو۔

پانچوین۔ عیّاش اور مصرف نہو۔

بدون ان پانچ باتون کے حاکم کیسا ہی عالم اجل اور فاضل پابند شرع کیون نہین ہوتا کبہی حکومت کرنے کے قابل نہین سمجہا جاتا۔ اگر یہ باتین صحیح ہین اور پسند کرتے ہو تو اپنے مضمون مین کسی موقع مناسب پر لکہہ ملا دیجئے ورنہ خیر۔ داشتہ آید بکار۔ آجکل سالگرہ مبارک کے جلسونکی چوطرفہ دہوم دہام ہے ہرکہ و مہ یگانہ و بیگانہ رعایای سرکار مین اس چوتیسوین سالگرہ مبارک کی تقریب منانے مین سرگرم ہین۔

یہ صرف ہمارے حضرت خداوندنعمت کی عدل گستری اور رعایا پروری ہی۔ اصول حکمرانی مین مین نے جو باتین بتائین انہین سے اکثر صفات سے حضرت کی ذات بابرکات موصوف ہے۔ جب ہی تو یہ جان نثار یان اور اظہار خوشنودی یہ عقیدت تامہ رعایا کی جانب سے ہورہی ہین۔ آپ بہی کوئی قصیدہ کہئے۔ مین بہی فکر کرتا ہون فقط

شاد عفی عنہ

مہربان۔
مین آپکی فراست کا قایل ہوگیا اور کیون نہ قایل ہون۔ خیر سے جو سوجھتی ہے
سبنے تکی جسکا اور نہ چھور۔ آپکو خدا نے اونٹ کیون نہ پیدا کیا جسکی
کوئی کل ٹھیک نہین۔ میان یہ مانا کہ بعض اوقات سلطنتون کے گورنمنٹونکو
حسب مصلحت ملکی بدرجہ مجبوری ایک فرقے کو دوسرے فرقے سے
لڑوا دینا پڑتا ہے مگر کب جب گورنمنٹ مستقل طور پر نہ قائم ہوئی ہو
اس طوائف الملوکی کے زمانے مین اگر کل رعایا اور کل ماتحت صوبے
ایک ہوجائین تو گورنمنٹ ہاتھ سے جاتی رہے۔ دور کیون جاؤ
ہندوستانکی تاریخ دیکھو جب دوسری حکومت کے نزدیک یہ بات
ثابت ہوئی کہ مختلف اقوام ہند بڑہتی اور زور پکڑتی جاتی ہین۔ تو جو
قوم زیر دست تھی اُسکو مدد دیکر طاقتور قوم کو نیچا دکھایا۔ اور جب اس
زبردست قوم نے اپنی قوت کے زعم مین سرکشی کی تو اور قومونکو مدد دیکر
اُسکی طاقت کو توڑ دیا۔
بہادر سکھون اور شجاع مرہٹون اور نواب ناظم بنگالہ اور شاہ اودہ
کی تلوریئے اور گلچلے پوربیون اور ٹیپو سلطان اور حیدر علی میسوری کو باہم
یکے بعد دیگرے۔ شئے دیگر جو تا نا۔ بس کنون مین سے صاف انکی
طاقتون کو گھٹا گھٹا کر یہ حکمت عملی کی کہ مرہٹا سردارون کو باہم لڑوا دیا۔

وہ اپنی اپنی فکر مین تھے۔ ہر سردار چاہتا تھا کہ مین ہی دوسرا سیواجی ہوجاؤن
اس پھوٹ کا یہ نتیجہ ہوا کہ مرہٹونکی قوت زائل ہوگئی اور باہم بڑہ بھیڑ ہوکر
اس طرح لڑ پڑے جیسے مرغبازی مین اصیل لڑمرتے ہین۔ پہر تو تلوارونکی
بجلیان اسطرح چمکین کہ خرمن ہستی جھلس کے خاک ہوگئی۔ حریف کی بن آئی۔
ہان مجھے خوب یاد ہے کسی وقت میرے نانا خدا بخشے جنکو زندہ تاریخ
کہنا اسوقت بجا تہا۔ کبہی اس قسم کا ذکر آیا تو فرماتے تھے کہ انگریزون کا
یہ مقولہ ہے کہ ہمنے ہندوستان مسلمانون سے نہین لیا بلکہ مرہٹون سے
لیا۔ یہ اسوقت کا ذکر ہے اب خدا جانے کیا قول فیصل ہو مگر قول فیصل
وہی ہوگا جو پہلے انہون نے بیان کیا۔
اسوقت امن وامان ہے۔ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی عدل گستر حکومت
نے سب یاستونکو چین سے رکہتا ہے۔ اگر ایک فیوڈٹری ریاست کسی دوسرے سے
برسر جنگ ہو تو سرکار انگریزی بیچ بچاؤ کر دیتی ہے نہ کہ اور لڑوا دینوالی ہے
بہرحال عناصر مین اعتدال رہنا صحت کی دلیل ہے۔ اسی طرح رعایا
مین امن کے وقت اتفاق ہونا دلیل استحکام ریاست ہی ع۔

	بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے	

والسلام۔
ناصح مشفق۔ شاد عفی عنہ

عزیزم۔
تمہاری بیوی جو جنت کو سدہاریں خوب ہوا۔ روز کے دکہڑے سے
بچے۔ دائم المرض تہین۔ ہزار ہا روپیہ تمہارا برباد ہو گیا۔ مگر اسکی بیماری مین
فرق نہ آیا۔ مسیحا بھی ہوتے تو وہ اچھی نہو تین مشیت سے اُسکا مرض الموت
یہی تہا۔ تمنے جو اپنے زہد و ورع کی کیفیت بیان کی ہے مجھے ہنسی آتی ہے
عزیزمن تمہاری عمر ہی کیا ہے۔ خدا خدا کرکے چھبیسوین سال مین قدم
رکہکر دو مہینہ کا عرصہ ہوتا ہے۔ یہ موسم اور زہد پرستی۔ اللہ اللہ۔
عشق پرستی مین بہت مزا ہے مگر فسق و فجور سے مطلب نہو۔ ۵

شاد	جی مین ٹہنی ہے عشق کرین ایک حور سے آتا ہی ننگ یارونکو فسق و فجور سے	

آدم بر سر مطلب۔ جو کچہ گذری اسکو غنیمت جان لو۔ اس بیچاری کے مرنیکا
غم نہ کرو۔ مگر ہان اسکی اطاعت اور فرمانبرداری تمہین یاد آتی ہوگی خیر
دعا کرو کہ خدا مغفرت کرے۔ اگر تم جنت مین جاؤ تو وہی حور پیکر ہوکر
تمہین نصیب ہو۔

میرے عزیز تمنے جس پہلو مین اپنے زہد و ورع کا ذکر کیا اس سے
مین تاڑ گیا۔ یعنے تمہارا یہ مطلب ہی کہ آزادی نہو بلکہ پابندی ہو اور
کسی شریف خاندان مین جاہینسین کسی کو عقد مین لائین یہ سب صحیح مگر

پہلے یہ دیکھ لو کہ جیسی تم چاہتے ہو ویسی تمکو ملے گی کہ نہین - مین سمجھتا ہون کہ ہرگز نہ ملیگی - اتنے اوصاف کس مین جمع ہونگے - فارسی اُردو عربی پڑھی ہوئی ہو -
حدیث و فقہ سے واقف ہو - حسین ہو - شریف ہو - متمول ہو - شاعرہ بھی ہو - یہ تو وہ بات ہی - نہ نومن تیل جلے گا نہ رادہا ناچے گی -
حیدرآباد مین ایسی تعلیم یافتہ شریف زادیان بہت کم کیا معنے عنقا کہنا چاہیئے - ہان ہندوستان مین سنتے ہین کہ ایسی ہین - مگر اُنکے رویہ پر اعتماد نہین - برأین ہم ڈہونڈہتے ہیں کہ جست و کہ نیافت - اللہ اللہ خیر صلاح -

شاد عفی عنہُ

پرتو خورشید امارت نواب بہرام الدولہ بہادر -

مین نے اسوقت اپنے ایک قدیم دوست روحانی سید عبد العلی حقانی کی آپ سے سفارش کرنے کے لئے قلم اُٹھایا ہے -
اگر میرا قیاس غلط نہو تو یقین ہے کہ آپکو مجہ سے جو محبت ہے وہ میری اس سفارشی تائید کے منافی نہوگی - بلکہ امیدوار کے مؤید و حصول مدعا کے لئے باعث ہوگا - اس موقع پر سید عبد العلی صاحب کے خاندانی حالات اور اُنکے اعزاز اور وہ تعلقات جو اس خاندان سے چلے آتے ہین انکا بیان ایک تکلف ہی -

وہ اسوقت مستغیث ہین اور آپکو مسبب الاسباب نے منجملہ اور اسباب دنیوی
کے انکے لئے ایک ذریعہ سبب گردانا ہے علاوہ اسکے آپ میرے محب ہین
اور مین آپ کا دوست صادق ہون جسکی سفارش کیجاتی ہے بطریق اولی
ہم دونون کا خیر خواہ دلی ہے۔ جو ہر طرح لایق قدر اور رعایت ہی۔
قصہ مختصر۔ اُنکے مقدمہ انعام کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہے اسکی تعریف
اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ حق بحقدار رسید آپنے انصاف کیا۔
مستغیث اپنی داد کو پہونچا۔ مگر پنج سالہ نذرانہ کی پخ ایسی ٹیڑہی کہیر ہے کہ جسکی
تعمیل مین نہ صرف وہ عاجز ہین بلکہ آپکی سیر چشمی اور انصاف کے مقابل ایک
ادنی معاوضہ ہے۔

مین یہ نہین کہتا اور نہ آپ مانین گے کہ ایک قلم آپ اپنے علاقہ کے
قانون کو بدل دیجئے۔ مگر رعایت اور مروت بھی ایک شان ہی۔
اگر یہ اس حکم سے مستثنے کئے جائین اور اُنکا یومیہ جو آپکی خیرات کا
سوان حصہ ہے جاری ہو جائے تو میری سعی مشکور ہو۔
مستغیث ممنون ہو۔ آپ عند اللہ ماجور ہون۔ اگر بنظر امعان دیکھا جائے
تو ہم اور آپ بھی اکثر ابواب مین بقدر مراتب مختلف مراعات و مراحم خسروانہ
سے مستثنے کئے گئے ہین۔ اور یہ استثنائی مخل انتظام نہین سمجھی گئی۔
قس علی ہذا۔ آپکے قیمتی وقت کا تہوڑی دیر کے لئے جو مخل ہوا وہ صرف

اقتضا محبت کا باعث ورنہ یہ میری عادت نہین - اب مین اپنی تحریر کو اس شعر پر ختم کرتا ہون ؎

	ای یار با وفا سخنے ہست گوش کن تا ساغرت پرست بنوشان و نوش کن

شاد عفی عنہٗ

شیر نیستان امارت نواب صاحب نواب سلطان الملک بہادر - آپنے فرمایا تھا کہ عزم صید افگنی بالجزم ہے بشرط ممکن ایک ہفتہ کی اجازت حضور بندگانعالی سے لیکر آپکے ہمراہ لطف شکار اُٹھاؤن ؎

	خوش آن روزگارے کہ بے رنج و غم نشینند آسودہ یاران بہم

شکار کی خوشی نے میری عقل پر ایسا دہاوا کیا کہ مین نے بھی جھٹ سے اقرار ہی کرلیا کہ سرکار سے اجازت لیکر آپکو اطلاع دونگا - اسکی پوری مثال وہی ہوئی کہ (خوشی مین بندگی بھول گئے) بسنت کی خبر ہی نہ رہی یعنی سالگرہ مبارک کی تقریب مین فوج کی طرف سے جو جشن ہونیوالا ہے اسمین مخلص کی شرکت ضرور ہے - مین آپکے ساتھہ ہرن ہوجاؤن تو ادہر غیر حاضری کے رجسٹر مین دہرا جاتا ہون -

سب چوکڑیان بھول جاؤن گا - جل جلالہ شیر کا شکار کیا ہوگا - میرا تماشا

ہوجائیگا۔ غالباً میرے اِس عذر کو آپ عذر لنگ نہ سمجہین گے۔
انشاء اللہ تعالی۔ یار باقی صحبت باقی پہر کسی موقع پر کیا مزا ہوگا کہ ادہر گرما کا موسم ہے۔ اور جون کا مہینہ۔ اور وہ گہسان صحرا جسمین اونچے اونچے سوکھے درخت آپ اور مین دونالی ۵۰۰ بور لئے ہوئے شیر کے ملک الموت بنے بیٹھے ہون۔ اُدہر ہانکا ہوا اور شیر بہبر تاڑ کارتا ہوا یہ نکلا اور وہ گولی چلی دائین۔ اور دہوان اُس پار۔ شیر چارون شانے چیت۔ اُدہر آپ ادہر مین۔ دونون اپنے اپنے نشانے کی تعریف کے پُل باندہ رہے ہون یہانتک چہوڑ دیتا ہون۔ اب اسکا تصفیہ کہ صید کسکی بندوق سے نشانۂ اجل ہوا وہ بر سرِ موقع دیکہا جائیگا۔
اگرچہ ایک چہوٹی بات کے لئے پانچ منٹ آپکے وقت کے ضایع ہوئے مگر شکار کا سین اِس صفحہ کاغذ کے چٹیل میدان مین ایسا کہنیچ کے دکہایا ہے۔ کہ باید وشاید۔ اپنے مین آپ اسکو پڑہکر خوش ہوتے ہون اور لب پہ ہنسی نہ آئی ہو تو میرا ذمہ۔ تصدیع معاف خدا حافظ زیادہ ایام شادمانی واتحاد قلبی مُدام باد فقط

شاد عفی عنہُ

عندلیب گلستان سخن حضرت وجد دائما نغمہ سنج باشی۔
کل مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے آپکا ایک شعر سُنایا جو درحقیقت

وجد کرنیکے لایق ہے۔ سبحان اللہ۔

	رحمت ہے پس و پیش شفاعت ہے چپ و راست کس شان سے آتا ہے گنہگار تمہارا	

واقعی رحمت اور شفاعت کی اچھی تقسیم ہوئی۔ دوسرے مصرعہ مین۔ (کس شان سے آتا ہے) سونے پہ سہاگا ہوگیا۔ کیا کہنا آپکی ذات حیدرآباد کے لئے نہایت مغتنمات سے ہے۔

مین نے تو خیال کیا تہا کہ آپ نے مجکو فراموش کیا مگر صد شکر کہ میری یاد دل مین ہے۔ ایک زمانہ کے بعد آپکا کلام سُننے مین آیا۔ کیا اچھا ہو کہ گاہے ماہے لطف صحبت کی آپ ہم بہار لوٹین۔ اِس قافیہ گنہگار پر دوسرا شعر اسکے مقابل کا ہونا محال ہے مگر مجہے بھی اُسی قافیہ پر ایک شعر فی البدیہہ شب مین یاد آیا جسکو مین اپنی یاد کے حوالے کرکے آپکے پاس بہیجتا ہون۔ کیا مین اور کیا میری شاعری۔ مین تو سپاہی ہون۔ اِس میدان کے فن سے البتہ واقف نہین مگر ہان۔ ..... کا ایک ادنیٰ تلمیذ ہون اسلئے اپنے کلام پر مجہے ناز نہین تو فخر تو ضرور ہے اب شعر شاد سُنئے وہو ہذا۔

	بخشایش عاصی کا وسیلہ ہے یہی ایک کہتی ہے مجہے خلق گنہگار تمہارا	

کبھی کبھی ضرور ملا کیجئے ۔		
	غنیمت جان اس مل بیٹھنے کو	

والسلام فقط

شاد عفی عنہٗ

سرشار صاحب ۔

میرا میلان طبع آجکل اکتساب علم سیاست مدن کی جانب زیادہ تر ہے ایڈم اسمیتھ کی کتاب ولیتھ آف نیشن جو آپ نے تجویز کی تھی وہ بہت زیادہ موزون ہے اور حجم بھی بہت ہے مسٹر فاسٹ آنجہانی کے لایق اور فرزانہ میم صاحب نے جو رسالہ تمدن کی نسبت لکھا ہے وہ سیرے پڑھنے اور ترجمہ کرنے کے لئے ازبس موزون ہے۔ بندرہ بیس صفحون کا ترجمہ کیا ہے تاکہ مطالب و غوامض ذہن نشین ہو جائین ترجمہ سے ذہن اور قوت دراکہ کو بڑی مدد پہونچتی ہے۔ آج کسی وقت ترجمہ سناؤنگا غضب یہ ہے کہ انگریزی مین تھوڑی سی کسر رہگئی ۔ اردو اور فارسی مین تو بفضلہ اچھی طرح مہارت حاصل ہے۔ دیکھئے رفتہ رفتہ اسمین بھی دستگاہ حاصل ہو جائیگی شکسپیر کے پلیز مین سے چرچری بی بی (شریو) کا ترجمہ نظم مین ہو تو کیسا۔ مثنوی ہو گلزار نسیم ۔ نلدمن تحفۃ العراقین کے رنگ مین آپکی مثنویان بھی اسی بحر مین ہین ۔

اِسلئے ہم بھی چاہتے ہین کہ انہین بحور مین شناوری کرین اور دُرمقصود لائین ۔

مجھے بھی یہ چھپا تا ہوا رنگ بہت پسند ہی۔ پہلے مین نے دس بارہ شعر بحر ہزج مسدس مقصور مین کہے تھے ۔ یوسف زلیخا جامی۔ اور مثنوی زلالی اور غنیمت کے رنگ مین۔ مگر اب دوسرا ادہرا اختیار کیا ۔

ایک صاحب نے جو خواہ مخواہ میرے شاگرد بنتے ہین۔ ایک مثنوی اصلاح کے لئے بھیجی ہے پڑہیئے گا تو مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر بنجائیگا۔ کہین تو ۔

	آیا تہا کسی شہر مین اک ہنس بچارا	

یہ طرز ہے کہین ۔

	عزیز وحق تعالے کبریا ہے	

جلّ جلالہٗ یہ صاحب اگرچہ قوم کے بنئے ہین مگر صاحب عزت ومنصب ہین۔ فرمایش کی ہے کہ اِس مثنوی کے لئے نام تجویز کردن۔ بنئے کی رعایت کے مطابق مین نے چھوٹتے ہی ترلے سے کہا کہ اس مثنوی کا نام نسیری۔ سچ کہنا کیسی پھبتی ہوئی۔ اگر یہ صاحب حلوائی ہوتے تو اس مثنوی کا نام پنچ میل مٹھائی رکہتا۔ برفی۔ پیڑا۔ لڈو۔ گلاب جامن۔ امرتی۔ سب ایک چنگیر مین ۔

اور اگر گنبد ہی ہوتے تو مثنوی عطر مجموعہ نام موزون تہا والسلام فقط

شاد عفی عنہُ

مہربان۔

دونون غزلین مین نے دیکہین۔ پہلی غزل تو بالکل ٹہیک نہ تہی۔ مکرر اسکو کہئے۔ دوسری غزل مین کوئی شعر چڑہا ہوا نہین تہا ذرا طبیعت پر زور دیکر لکہا کیجیئے فقط

شاد عفی عنہُ

سرشار صاحب۔

آپ کا خط پہونچا۔ بغور دیکہا خوشنویسی کا چشم بد دور آپ پر خاتمہ ہے اخاہ۔ اب آپ بہی نامِ خدا ایسے ہوئے کہ اخبارات کا مطالعہ شروع کردیا۔ یہ کیا جاتی دنیا دیکہی۔ اجی مہربان کیا آپ خواب دیکہہ رہے ہین یا سچ مچ اپنے جام سرشار مین ٹرانسوال کے جنگ کا سین دیکہہ رہے ہین خیر مجہ سے سنئے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ وزیر اعظم انگلستان نے دل مین ٹہان لی ہے کہ چاہے جو کچہہ ہو جنگ ٹرانسوال ٹل نہین سکتی۔ گویا قضائے مبرم ہے۔ یہ مقام جنوبی افریقہ مین واقع ہے اسمین سلطنت ہالینڈ کے باشندے ڈچ لوگ بستے ہین جنکو (بویرز) کہتے ہین انگریزونکی بہی وہان عملداری ہے کیون نہو کسی کا قول ہی کہ آفتاب

ملکۂ معظمہ قیصر ہند کی حکومت مین غروب نہین ہوتا۔ الغیب عند اللہ۔
مگر دور از قیاس نہین۔

انگریز اپنے آپکو اُنکا افسر گردانتے ہین یا تو یہ قول فیصل سمجھئے۔
یا زبردستی مگر زیردستی کہنا دبے دانتون سے البتہ اگر کہئے تو شاید
راست آئے وہ لوگ انگریزونکی اطاعت قبول نہین کرتے ہین۔

ہم چیرنے ہستم کا نعرہ مارتے ہین نامہ و پیام ہوتے ہوتے نوبت اینجا بہ ارسید
کہ اب اتمام حجت کے لئے آخری (الٹیمٹم) بھی نہ بھیجا جائیگا۔ اس سے
پُرظاہر ہے کہ تیغے کل پر چڑھے ہوئے ہین۔ بندوقین بھری ہوئی
تیار ہین۔ تلوارین کاٹھی سے اُگل رہی ہین۔ بہادری کا خون رگ و پے
مین ایسا دوڑ رہا ہے جیسے خوشۂ انگور مین پانی دوڑتا ہے۔

کیون انگور کا نام بھی کیا تاک کے لکھا ہے۔ جی تو خوش ہوگیا ہوگا
منہ مین پانی بھر آیا کہ نہین۔ اس سب پر طرہ۔ آرم اسٹرانگ توپین ع

بترس اے مدعی از من کہ آتش در دہان دارم

زبان حال سے کہہ رہی ہین۔ اس سے مطلب میرا یہ کہ دونون قومین
محاربے کے لئے تلی ہوئی ہین ورنہ تیغے کیسے اور شمشیر کیسی۔ شاید آپنے
دیکھا نہ ہوگا۔ نیند کے خمار مین ہونگے کہ اخبارون سے یہ بھی ظاہر ہے
کہ آرینج فری اسٹیٹ کی ریاست نے بھی برٹش گورنمنٹ کے خلاف

ٹرنسوال کے ڈچونکی طرفداری کرنے کے لئے ہتھیار اُٹھانیکا وعدہ کرلیا ہے
الغرض یہ جنگ بہت بڑی جنگ ہوگی اور اس بات کا بیڑا اُٹھایا گیا ہے کہ
بہادر خون مین ضرور نہائینگے اور جسکی فتح ہوگی وہ نادر وگاہ سے
سرخرو آئیگا۔ جنگ بھی وہ گھمسان ہوگی کہ العظمتُ للہ۔ بہت مدت تک
یاد رہیگی۔ مگر ہر پہلو و جوانب پر جب خیال کیا جاتا ہے تو انگریزون کا پلہ
بھاری نظر آتا ہے۔ آئندہ ارادۃ اللہ غالب۔ مگر مین تو یون کہتا ہون کہ یہ جنگ
ملتوی ہوجائے تو بہتر ہے اسمین مجھے انگلستان کے فرقہ لبرل سے کُلّی
اتفاق ہے اگر لڑائی چھڑی تو مین جنگ کے کل نامہ نگارون کی چٹھیان غور سے
پڑھونگا مجھے اسمین بڑا لطف آتا ہے۔

آنکھون نہ دیکھین اور شریک بھی نہ رہین تو کیا اب پڑھ پڑھ کر بھی مزے
نہ لین۔ اخبارون کے جنگی نامہ نگار بھی ستم ڈہاتے ہین اور جان پر کھیل کر
میدان مین جاتے ہین۔ وہ جو سوال آپنے میرے آزمانے کے لئی کیا تہا
اسکا جواب یہ ہے کہ ہون تو میرے نزدیک مونث ہے اور ابرو مذکر
جسطرح بخار مذکر اور تپ مونث ہے۔ والسلام

شاد عفی عنہ

گیسوے عذار عفت۔

حُسنِ تو ہمیشہ در فزون باد		رویت ہمہ سال لالہ گون باد	

مین اسوقت خانہ باغ مین لب حوض آرام کرسی پر بیٹھا ہون ۔میری روبرو
ایک چھوٹی سی تپائی معمولی لکڑی کی بنی ہوئی مگر پالش عمدہ کی ہوئی ہی
سامنے کشمیری قلمدان اسپر رکھا ہوا ہے ۔ ادھر میرے سر پر ابر رحمت
شامیانہ بنگیا ہے ۔ یہ بادل گھنگھور گھٹا نہین ہے مگر ہان اسکی سائی سے
جگر تک کو خنکی پہونچ گئی ہے میرے ہاتھ مین فسانۂ آزاد ہے حسن آرا کا
قصہ دیکھ رہا ہون مصنف کی جادو بیانی اور رنگینی عبارت کی قربان
کبھی تو حسن آرا کی اضطرابی میان آزاد کی جنگ کے جانیکی بنا پر
ہوئی ہے ۔ اسکو دیکھکر آنکھین پرنم ہو جاتی ہین اور اشک دیتی ہین ۔
اور کہین میان آزاد کے وہ تسکین بخش خطوط جو اُنہون نے معشوقہ
زرین کمر گلبدن محبوبہ مطلوبہ ناظورہ مرغوبہ کے نام لکھے ہین پڑھکر
ہنس دیتا ہون ۔

مین نہین کہہ سکتا کہ یہ تھوڑا سا وقت جسکا سین کھینچکر مین نے
دکھایا ہے خدا جانے کیونکر آنکھون کی آڑ پہاڑ ہو گیا ۔ کہ دفعتاً کسی کے
خیال نے مجھے آمادہ کر دیا کہ فسانۂ آزاد کو تھوڑی دیر کے لئے خیرباد
کہکر خط لکھون وہ کون اورکسکی یاد تھی اللہ جانے ۔

اجی وہ تمہاری یاد تھی ۔ جو میرے دلکو مسوس کر رہگئی ۔ اللہ اللہ
یاد بخیر کہکر مین نے قلم اُٹھایا اور تمہین خط لکھ رہا ہون مجھے معلوم ہوتا ہے

کہ مین اپنے اُس خیال کے نتیجہ کو سونچکر اپنے آپ خوش ہو رہا ہون یعنے یہ وہ خوشی ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد میرا یہ خط تمہارے گورے گورے حنائی ہاتھو مین ہوگا اور تم اپنی جادو بھری سُرمگین آنکھون سے پڑھ رہی ہوگی اور کوئی غیر معمولی مسرت ضرور تمہین مسکرانے پر آمادہ کر رہی ہوگی۔ جسکے باعث سے تم میرا خط پڑھکر مسی مالیدہ لعل عنابی کے شرمانے والے ہوٹھون سے مسکرا رہی ہوگی ؏۔

وہ لب پہ آئی ہنسی دیکھو مسکرائی ہو

خدا کرے کہ اس وقت کہ تم میرا خط پڑہ رہی ہو تمہارا خاوند میرا دوست آن پہونچے۔

اِس فقرہ پر چونک کر ضرور ایک نظر چوطرفہ دیکھہ تو لیا ہوگا۔ مگر گھبراؤ نہین میرا دوست ایسا بدگمان نہین کہ میرے اِس صفائی دل کے مذاق سے جسکی شہادت مین آئینہ سکندری حیران ہے ذرا بھی آزردہ ہو اور پھر اسپر ماشاءاللہ تم خود عفّت کوش ہو جسکی نسبت شاعر نے کہا ہے ؏۔

نماز پڑھتی ہین حورین بھی جسکے دامن پر

اب یہ بتاؤ کہ وہ ابریشمی گون جو تمنے لیڈی کرزن کے مشہور گون کے جواب مین بنوائی ہے کب تیار ہوگی۔

جس روز وہ گون نہو ہین اس روز کا نزاالحسن دکھا دیا کہ ہم دور ہی سے دروپڑہ کے تمہارے چہرۂ زیبا پر ہوگین گے اور آنکھین سینکین گے ایک بات ایسی سُناتا ہون کہ ضرور ہنسوگی۔ یہان محمور حیدرآبادی مجھ سے ملنے آئے اور دو بوتلین نذر دکھائین۔ ماشاءاللہ حضرت مجھے بھی کوئی پیرمغان سمجھے تھے۔ مین نے وہ بوتلین دیکھکر کہا کہ حضرت یہ نئی بات کیسی۔ کیا یہ کوئی شربت ہے۔ مسکراکر کہا کہ خداوند یہ شربت نہین۔ یہ فرانسیسی شراب (آیاپانا) نام ہے۔ صافی اور لطیف القوام۔ چونکہ وہ بھی اُسوقت دُہت بنے ہوئے تھے اور یہ حرکت اُسی دُھن مین تھی اسلئے مین نے بوتلین لیکر سرشار صاحب کے پاس بھجوا دین۔ کہ وہ اپنے کسی دوست کو تحفتاً بھیجدین کیونکہ وہ تو پارسا ہین باقی عندالملاقات کل اپنے میان اور اپنے پاگل چچا کو ضرور ساتھ لیکر آؤ بہت دن ہوئے کہ ہمنے تمہین دیکھا نہین۔ آنکھین ترستی ہین ؎

	وسواس ہی یہ دلمین ہمارے کئی دن سے صدقے نہین تمپر سے اُتارے کئی دن سے	

محبت سے تمہین دیکھنے والا اور تمہارا چاہنے والا عاشق پاکباز۔

شادعفی عنہُ

نشاط صاحب۔

تم لکھتے ہو کہ [یہان یہ بحث آجکل ہو رہی ہے کہ [آئی] کے گیارہ عدد لین یا اکیس۔ میرے خیال مین دونون صحیح ہین۔ گیارہ بھی لے سکتے ہین اور ۲۱ بھی۔ مین تمکو ایک گر بتائے دیتا ہون۔ اسکو ذہن نشین کر لو۔ ہمزہ کا کوئی عدد فن تاریخ مین نہین لیا جاتا۔ لیکن جب یا پر ہمزہ ہو جیسے [پائی] (آئی)، (بھائی) تو اس ہمزہ کی (ی) کی دو یا ہو گئین۔ جب دو ہوئین تو خواہ مخواہ بیس عدد لئے جائین گے مگر بعض شعرا نے دس ہی عدد لئے ہین۔ لہذا اب ہمکو اختیار ہے کہ چاہے دس عدد لین چاہے بیس۔ جیسا موقع ہو۔ **آسیر لکھنوی** جنکی اُستادی کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ **امیر مینائی لکھنوی** سا مسلم الثبوت اُستاد اُنکا شاگرد ہے ریاض خیرآبادی اور رتن ناتھ سرشار لکھنوی بھی انہین کے خاندان کے چشم و چراغ ہین وہ لکھتے ہین ع۔

	دعائے خلق و دوا ہو گئی شفا پائی	

اِسمین (پائی) کے ۲۳ عدد لئے ہین اور اُنکے شاگرد رشید سرشار دام کیفۂ کسی کے شوالے کی تاریخ بنا یون کہتے ہین ع۔

	سرشار سال لکھو ہے خانہ خدائی	

[خدائی] کی یا کے بیس عدد لئے ہین۔ شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی کا مادۂ تاریخ سنو ع۔

	ہمایون و مسعود شد کد خدائی	

بعض استادون نے وسنا عدد بھی لئے ہین۔ جیسے ہماری جہان اُستاد
نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی کا مادۂ تاریخ ع

شان وشوکت وجاہ واقبال اب یہ آئی

اسمین وسنا ہی عدد لئے ہین۔
فن تاریخ دل لگی اور تاریخ گوئی کوئی بازی طفلان نہین ہی کسی نے کیا خوب لطیفہ کہا ہی۔ تاریخ برنہ آید تاریخ برنہ آید۔
مجھسے ایک صاحب نے پوچھا کہ بعض شاعر لفظ آئینہ کے (۶۶) عدد بتاتے ہین اور بعض (۶۷) اب آپ کیا فتوی دیتے ہین۔
مین نے لکھا دونون برسرِ حق ہین اس معنے کرکے کہ لفظ آئینہ اگر تقطیع مین (آ۔ ای۔ نا) رہے تو ۶۷ لین گے۔ اور اگر آئینہ بروزن فعلن ہے تو ۶۶ لین گے۔ تم بھی یاد رکھو۔ کسی جانگلو شاعر نے اپنے آقا کو خوشامد مین لکھا ع۔

تمہارا شہ سے بڑھکر مرتبہ ہے

معاذاللہ۔ شاعر بھی گھامڑ اور اسکے آقا بھی۔ اس مین ایک ذراسی باریکی ہے۔
تمہارا شہ (مفاعیلن) سے بڑھکر مر (مفاعیلن) تبہ ہے (فعولن)
(مر) کا لفظ بد دعا ہے یہ تو وہی ع۔

	اے تاج دولت برسرت از ابتدا تا انتہا	

والی شل ہوئی کسی بادشاہ کی شان مین ایک شاعر نے قصیدہ لکھا تھا ۔
سر دربار ایک اور شاعر نے جو اُس شاعر قصیدہ لکھنے والے کا جانی دشمن تھا
موقع پاکر عرض کیا کہ حضور اسکی تقطیع فرمائین ۔
اے تاج دو (مستفعلن) لت برسرت (مستفعلن) لت برسرت سستک
بادشاہ غضب مین آیا اور بیچارے شاعر کو دربار سے نکلوا دیا ۔ خدا کی پناہ
ذرا سی بات مین عمر بھر کی فرمانبرداری ٹیامیل ہوگئی ۔
اب کاروبار سرکاری کا وقت ہے خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

سوامی ہری پرشاد جی ۔

آپکا خط پہونچا اسکے مختلف مضامین سے آپکے خیال کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے
جو میری نسبت اسوقت تک آپکے دلمین ہے ۔
خیر مجھے آپکے اِس اظہار سے بھی کچھ افسوس نہین ہوا کہ بے سبب آپکو
مجھ سے کیون عداوت ہوگئی ۔ بقول شخصے نہ بین آپکے لینے مین نہ دینے مین
مگر سخت افسوس اس امر کا ہے کہ آپکے دل صفا منزل مین (نفاق) نے
کیونکر جگہہ پیدا کی ۔ آپکی شان تو اِس باتکی مقتضی ہونی چاہئے تھی اور
فقیری دراصل ہے بھی یہی کہ ؎

صاف چون آئینہ می باید شدن با نیک و بد
ہیچ چیز از ہیچ کس در دل نمی باید گذاشت

اب رہا آپنے حضرت جیدا شاہ صاحب پر جو حملہ کیا ہے
اِس سے صاف اِس بات کا اظہار ہوتا ہے ؎

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران

چونکہ یہ غیبت ہے۔ اسلیئے مجھے اسکے جواب دینے کی ضرورت تھی
حشر مین اِس غیبت کا خود ہی فیصلہ ہو جائیگا جو کریگا وہ اپنے آپ پائیگا
مین قاضی نہین کہ فیصلہ چکاؤن۔

مگر چونکہ آپنے شاہ صاحب پر میرا مرشد مخاطب کرکے حملہ کیا ہے
اور اس حملہ مین اُنکی فقیری پر اِس بات کا دہبا لگایا ہے کہ انہون نے
تین عورتین عقد مین لائین۔ درست ہے در حقیقت جنکو فقیر کہتے ہین
انکو مین اپنا مرشد سمجھتا ہون۔ مین آپ سے سوال کرتا ہون کہ کیا
عقد مذہبی حرام اور حرام حلال ہے۔

واللہ مین نے بھی ایسا ہی سُنا ہی کہ جیدا شاہ صاحب ممنوعات
شرعی سے اجتناب فرماتے ہین۔ نعوذ باللہ بقول آپکے بہت
بُرا کرتے ہین۔

ف۱۔ نظام الدین اولیا اور گرونانک صاحب وغیرہ وغیرہ ان بزرگون سے آپ نے جو اپنے کو نسبت دی ہی اگرچہ آپ کے لئے بڑی بات ہی اتنی سی جان گز بہر کی زبان بے ادبی معاف ہو ع

نہ کر دعوی تو ہر گز ہمسری کا	شاد	کہان ذرہ کہان خورشید تابان

اسلام کے احکام سے نہ آپ واقف ہین نہ ہین۔ پہر ناحق دخل درمعقولات یعنے چہ۔

اب تو تعجب اسپر ہے کہ جنکو دعوی تارک الدنیا ہونے کا ہے اور جو اپنے کو مجرد اور متوکل سمجہتے ہین یا سنیاسی یا اُداسی ہونے کا دعوی کرتے ہین وہ کیون اسکے مصداق بنے جاتے ہین ع

تشنہ چشمان را بہ نعمت سیر کردن مشکل است دشت گرد دیا سوِ ریگ وان سیراب نیست	

ف۲۔ آپنے آخر مین اسبات کا بھی دعوی کیا ہے کہ آپکی دعا نے مجھے پیشکاری دلائی بجا ارشاد ہے ع۔

این کار از تو آید و مردان چنین کنند	

آپکے اِس سرتاسر سچے دعوی کو تسلیم بھی کیا جاوے تو افسوس ہی کہ اپنے کئے ہوئے کی بھی آپکو لاج نہین۔ ہم دنیا دار جب کیسکو اپنا

کہدیتے ہین تو اسکو ہر طرح بناہ دیتے ہین۔ مگر توبہ توبہ آپکی عجب ہمدردی ہے
کہ اپنی دعا سے پیشکاری بھی دلاتے ہین اور پھر بددعا سے چھین لینے کیلئے
میدان مین خم ٹھوک کر تیار بھی ہین واہ سوامی جی واہ ماشاءاللہ ع۔

جوبات کی خدا کی قسم لاجواب کی

یہ گیدڑ بھپکیان کسی اور کو دیجئے۔ اور جو کچہ جی مین آئے کیجئے بقول
سعدی ؎

توانم اینکہ نیازارم اندرون کسے
حسود را چہ کنم کوزخود برنج دراست

خیر اب اس خط کو اسقدر لکھکر اور جتلا کر ختم کرتا ہون ؎

ای ناخدا از مصلحت ما بشوی دست
ما با خدای خویش بہ کشتی نشستہ ایم

شاد عفی عنہ

مہربان من راجہ صاحب۔

میرے ایک دوست اس تحریر کے ذریعہ سے آپسے تعارف حاصل
کرنا چاہتے ہین۔ لہذا مین نے انکو بھیجا ہے۔ نہ نوکری کے طالب ہین
نہ دولت کی خواہش ہے۔ ملک کے خیر خواہ اور اپنے آقا کے فدائی ہین
ملکی ہمدردی انکا شیوہ ہے ایک سوسائٹی قائم کی ہے۔ اِس دائرہ مین
آپکو بھی شریک کرنا چاہتے ہین۔ جی چاہا تو ملئے۔ ہمرنگ ضر بنا شد

ورنہ اصرار بھی نہین فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من راجہ بنسی لال -

مین اِسوقت لارڈ میکالی کی اسپیچین پڑھ رہا تہا اِن صاحب کو انگریزی نثر سے وہی نسبت ہی جو شیخ مبارک نہاد سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کو فارسی زبان سے ہے - میرانیس صاحب مبرور رکھتے ہین -

رباعی

بلبل یہ زمانہ ایک گل کا نہ ہوا	محکوم ائمہ و رسل کا نہوا
انسان کو عبث غرور یکتائی ہے	اللہ یہ اتفاق کل کا نہوا

خیر یہ تو زندیقون اور منکرون اور مشرکون کی طرف خطاب ہی مگر اِس بدیہی امر سے کوئی انکار نہین کرسکتا کہ شیخ سعدی کا کلام ایسا مقبول ہوا کہ کوئی فرد بشر اِسکی اشرفیت اور افضلیت سے انکار نہین کرتا -
ماحصل یہ کہ تمام دنیا معترف باللسان ہی کہ میکالی - اور جان برائٹ کی سی انگریزی کسی نے نہین لکہی اسوقت لارڈ موصوف کی وہ اسپیچ ہین بامعان نظر بالاستیعاب پڑہ رہا تہا جسمین اجوکیشن یعنے تعلیم کا ذکر ہے موتیون مین تولنے کے قابل ہے -

انگلستان کے فرقہ لبرل کے ممبر تو اسی بات کے ساعی بالخیر ہین کہ

اہل ہند کو درجہ اعلیٰ کی تعلیم دینی چاہیے مگر فرقہ کنسرویٹیو کھلے بندون نہین دبیے دانتون کہتے ہین کہ ہمیں فرض نہین ہے کہ ہم اہل ہند کے درجہ اعلیٰ کی تعلیم دینے مین خزانہ عامرہ کا زرخطیر صرف کرین اُنکی راے ہو کر ہندوستان کے نوجوان اہل ہند کی تعلیم کے لئے اپنے پاس سے روپیہ خرچ کرنا چاہیے۔ گو مجھے لبرل فرقہ سے پورا اتفاق ہے لیکن کنسرویٹیو کی راے بھی قابل غور ہے کیا وجہ ہے کہ اہل ہندوستان اپنے ملک کے ہونہار نوجوانونکی تعلیم درجہ اعلیٰ کے لئے خواہ مخواہ برٹش انڈین گورنمنٹ کی محتاج رہین۔ ممالک مغربی وشمالی واودہ کے دو اولوالعزم متوسط درجہ کے ہم در دبزرگوارون نے پریوٹ اولوالعزمی کی شمشیر آبدار کے جوہر دکہا دئے یعنے سرسید احمد خان بہادر آنجہانی نے چندہ فراہم کرکے علی گڑہ محمدن کالج کی بنیاد ڈالی اور لکھنو کے منشی کالی پرشاد وکیل متوفی نے اپنا کل سرمایہ جو قریب نو دس لاکھ روپیہ کے تہا اپنے کایستہہ پاٹ شالا کے وقف کر دیا۔ پریوٹ اولوالعزمی اسے کہتے ہین۔ خیر آمدم بر سر مطلب لارڈ میکالی کی وہ اسپیچ پڑہ کر جسکا مین نے ذکر کیا۔ مجھے آپکا مدرسہ یاد آیا۔ جو آپنے اپنے ذاتی صرف سے قائم کیا ہے۔ مین خوب جانتا ہون کہ آپکو دنیا مین سب سے زیادہ شوق معلم ومتعلم تعلیم وتدریس سی ہے

جو واقعی قدر کے قابل ہے مین نہایت خوش ہوتا ہون۔ آپکے دوست
اور مداح پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی جب
پہلے پہل یہان آئے تھے تو انہون نے آپ کے مدرسہ مین ایک
اسپیچ دی تھی اگر کوئی نقل اسکی آپ کے ہان ہو تو ضرور بھیجیے۔

آجکل چند صاحب قوم کھتری آپس مین جھگڑ رہے ہین مقدمہ تفصیل طلب
یہ ہے کہ ایک صاحب اپنی اولاد کو تعلیم اور سیاحت کے لئے
ولایت وغیرہ بھیجنا چاہتے ہین اور غلبہ اسطرف ہے کہ نہ بھیجا جائے
آپکی کیا راے ہے مین تو بالاستقلال یہ کہتا ہون کہ ضرور بھیجنا چاہیے
ہمارا مذہب کیا تار زنار سے بھی بودا ہوگیا جو ولایت کے سفر کرتے ہی
لامذہب ہو جائین گے۔ حیدر آباد کے بدنام کنندۂ نکونامے چند
بہت سے ایسے ہین کہ بدون ولایت گئے لامذہب ہی نہین ہوئے
بلکہ دو قدم اُنسے بڑھے ہوے ہین۔

الغرض۔ جو کچھ آپکی راے ہو اُس سے نہ صرف مجھے اطلاع دیجیے
بلکہ پبلک کو معلوم کرائیے فقط

صوفی مشرب۔ شاد عفی عنہ

مہربان من۔

مین آپکے فرزند سید زین العابدین کی شادی خانہ آبادی کی

مبارکباد دیتا ہون بخوشی تمام شریک دعوت ہوتا۔ لیکن مجھے ایک ضروری کام ہے اسلئے شرکت بزم طوے سے معذور ہون فقط

شاد عفی عنہ

حقایق آگاہ۔

دعانامہ متضمن شرکت فاتحہ شریف بہ ششم ماہ روان بطلب این عقیدت مند وصول تفقد شمول ہوا۔ پرسون سے دردپشت ہے لہذا مصداق المعذور مجبور۔ آپکی شرکت فاتحہ شریف سے معاف فرمایا جاؤن فقط

شاد عفی عنہ

جناب نوابصاحب مشفق ومہربان کرمفرمای دوستان نواب افتخار الملک بہادر زاد لطفہ

ایک صاحب منشی محمد علی نامی کل مانوگرام جمع کررہی ہین اُنکی خواہش ہے کہ جناب کے ہان کے مانوگرام جو نہایت خوش قطع اور مختلف وضع کے ہین اُنکو ملجائین۔ چنانچہ اِنکی درخواست نسلک ہذا ہے۔ اگر قبول ہو کر مانوگرام لطف ہون تو عرضیگذار کے حوالہ کردے جاینگے فقط

شاد عفی عنہ

جناب نوابصاحب والامناقب عالیمرتبت عنایتفرمای دوستان کرمفرمای مخلصان نواب امیر کبیر بہادر زاد اشفاقہ ودام عنایتہ۔

چٹھی مصور جو معیت نامہ اتحاد مورخہ دیروزہ وصول بہجت شمول ہوئی واپس مرسل ہے۔ اگر تیاری نقل مین ایک ماہ کی مدت کی ضرورت ہے تو مخلص کو آپکی خواہش کے موافق ایک ماہ تو کیا اگر اس سے اور کچھ زائد عرصہ درکار ہو تو بخوشی منظور۔ اس ادنیٰ سی بات کے لئے آپنے جو تحریر کی زحمت فرمائی یہ آپکی عنایت کا باعث ہے جسکا بدل مشکور ہون زیادہ ایام شادمانی مدام بکام باد فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من۔

کب دسہرہ تہا کہان آجکا دن		طرفہ معجون ہو تم بھی باللہ
بعد ہفتے کے جو دیتے ہو نذر		عید کے بعد یہ ٹرکیسی واہ

آپکی نذر کا جواب اِس قطعہ سے پوچھیئے اُفق صاحب سے ضرور ملون گا مگر کبھی جھٹپٹے وقت۔ مجھے ابھی پانچ چار روز فرصت نہین فقط

شاد عفی عنہ

مولانا مولوی عبد الکریم صاحب۔

آپکے نامۂ الطاف سے مشرف ہوا۔ مین حیران ہون کہ تحریر آپکے ہی دستِ خاص کی ہے یا کسی اور کی۔ خط سے تو پایا جاتا ہے آپ ہی کا لکھا ہوا ہے مگر طرز عبارت سے آپکی شان نہین معلوم ہوتی۔

آپ نے لکھا ہے کہ میری تلون مزاجی حد تواتر کو پہونچی ہے بجا ارشاد ہوا
بیشک روے زمین پر مجھسا متلون آپنے کم دیکھا ہوگا۔ مگر مولانا بندہ
حیران ہے کہ آپ متوکل ہوکر متلون کیون ہوگئے۔ آپ مسند فقر کے
بیٹھنے والے اور ہم دنیا دار سگ دنیا۔ بقول۔ الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب
ہین۔ آپ مین اور ہم مین کچھ فرق ضرور ہی ہونا۔ یعنے اور کچھ نہین تو
اتنا تو ضرور ہو کہ صبر جمیل اور رضا کے دائرہ سے باہر قدم نہ رکھین

صبوری بود کار صاحبدلان
صبوری بود پیشۂ مقبلان

یہ جو ارشاد ہے کہ بندے کے قول وفعل کا اعتبار نہین ۔
بجا ہے۔ آپکی زبان ہم کہان سے لائین کجا یہ ناچیز اور کجا جناب والا۔

روے مقصود کہ شاہان بدعا می طلبند
سببش بندگی حضرت درویشان است

بندہ یہ عرض نہین کیا اور نہ کرے گا کہ جھوٹے کے قول و فعل کا
اعتبار کرے۔ مگر دعوی دلیل کے ساتھہ ہونا موجب انصاف ہی۔
اگرچہ یہ بندۂ خدا گنہگار اور اپنے بادشاہ کا موروثی نمکخوار ہے
مگر الحمد للہ کہ آجتک اس ناچیز کا قول نقش بر آب ثابت نہین ہوا بلکہ
النقش کالحجر ہی رہا آئندہ کی خدا جانے۔

میرے اکثر سوال کے جواب مین آپنے بارہا یہ فرمایا کہ وقت آنا چاہئے خدا کے کرنے کے کام ہین یعنے ع۔

بے رضائے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت

پہر آپ اسقدر ذراسی بات پر کیون بگڑ گئے جیسا کہ میرا تلون حد تواتر سے بڑہ گیا آپکی طبیعت کا مقیاس بھی حد اعتدال سے متجاوز ہو گیا۔ بے ادبی معاف ع۔

آنچہ برخود نہ پسندی بہ دگر ہم مپسند

ونکٹ راو کی ہفتہ عشرہ کی تاخیر مین جب یہ نوبت پہونچی تو ذرا انصاف کیجئے کہ ہفت سال سے ہم کیسے صبر کرکے اللہ کے بہروسہ پر امیدوار فضل و کرم بیٹھے ہین اور بعونہ تعالیٰ الیقین کُلّی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ارادہ مین کامیاب ہونگے اور صبر کا نتیجہ ملیگا والسلام۔

متوکل۔ شاد عفی عنہ

محب صادق غلام محبوب خان صاحب۔

درحقیقت راجہ نانک پرشاد کی بے وقت موت نے دلکے ساتھہ وہ کام کیا۔ جو خزان گلستان کے ساتھہ کرتی ہے۔

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

وہ لوگ واقعی اچھے رہے جو دنیا کو ترک کرکے خدا کے کہلائے

اور خدا ہی کو ڈہونڈا اور اُسیکو پایا۔ جورو بچون سے دل نہین لگایا۔
یہ لڑکا ایسا خلیق اور لایق تہا کہ مین کچہہ کہہ نہین سکتا۔ مگر افسوس ہے
کہ صحبت اچھی نہین پائی۔ آخر تلخی کے ساتہہ اپنی جان شیرین گنوائی
اگرچہ میرے سامنے کا لڑکا تہا۔ مگر قرابت اور ناتے مین میرا
ماموں ہوتا تہا۔
آپ کا کہنا بالکل صحیح ہے کہ صبر کرنا چاہیئے۔ مگر حضرت دل بھی تو
مانین۔ یہ تو ہاری مانتے ہین نہ جیتی۔ اُنکی ہٹ اُنکی ضد اُنکی عداوت
اُنکی محبت دنیا سے نرالی ہے ؎

جو دل قابو مین ہو تو کوئی رسوائے جہان کیون ہو
قلق کیون ہو الم کیون ہو ستم کیون ہو فغان کیون ہو

دل کے ہاتھون بے بسی ہے ہم نہین روتے۔ جانیوالے کی
محبت رُلاتی ہے۔ خیر کرین تو کیا کرین۔ کچہ کرتے دہرتے بن نہین لگتی
اس بیچارے کی دکھیا مان کی آہ وزاری سینہ کوبی اور بیقراری
دیکھکر کلیجا شق ہوا جاتا ہے۔ اللہ تو ایسا غم کسی دوست کو نصیب نکرے
بلکہ ساتوین دشمن کو بھی نہین۔
آپ اچھے آسانی سے چھوٹے۔ نہ لون لگا نہ پہٹکری از دنیا دُنی
دست کشیدی و پائے توکل دراز کردی۔

چلو چھٹی پائی - اللہ اللہ خیر صلاح -

ف۲ - ہان آپنے لکھا تہا کہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالی آتش دنیا اور نار دوزخ سے بچائے - مین بھی آمین کرتا ہون - مگر مین دل سے یہ دعا کرتا ہون کہ خدا اپنا دیدار نصیب کرے - دوزخ اور بہشت زاہدان خشک کے لئے چھوڑ دیجئے - ہم تو انشاء اللہ تعالی کہتے ہوئے

روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ	
من نیز حاضر میشوم تصویر جانان در بغل	

اللہ بس باقی ہوس -

اجی جناب یہ کہئے کہ اب آپکو کس نام سے پکارین اور لکھین - اب تو آپکی کایہ پلٹ ہوگئی - کیا وہی نام رہیگا - یا کایا کے ساتھ نام بھی بدل دیا گیا - ہونا تو ایسا ہی چاہئے فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من اندر کرن بہادر -

نہین ہے نذر پر موقوف الفت	
حساب دوستان در دل مثل ہی	

نذر کے لئے قبل اور ما بعد کی پخ خواہ مخواہ کون لگاتا ہے - وہ تو صرف دل لگی تھی - نذر نذرانہ کی خواہش کسے ہے -

آپ مال والے ہین اور ہم اللہ غنی کے بندے ہین۔ ہر دو جانب درست۔ کیا سفر ضرور ہو گا ع۔

بسلامت روی و باز آئی

مناسب ہی ہفتہ کے روز صبح دس گیارہ کے درمیان مین آئے ضرور ملون گا اور لطفِ ملاقات سے دل شاد کرون گا۔

شاد عفی عنہُ

مہربان من۔

حسب درخواست آپکی واسوخت کی تاریخ مین نے جو لکھی ہے ذیل مین درج ہے۔ اگر پسند آئے تو یہی تاریخی نام رکھدیجئے ورنہ ایک فہرست علٰحدہ متفرق نامونکی بھیجتا ہون اسمین سے انتخاب کر لیجئے

قطعہ

شاعرِ بے نظیر کی تصنیف	ہی یہ واسوخت یا کہ باغ شباب
شاد تاریخ کامل الاعداد	لکھدی برجستہ یون ایاغ شباب

۱۳ ۱ ہجری

شاد عفی عنہُ

مہربانمن راجہ صاحب آصف نواز ونت بہادر

آپکا خط ایک زمانہ کے بعد آیا۔ بعوض اسکے کہ گلہ کرون خط کے

مضمون نے مجھے شکریہ ادا کرنے پر مجبور کیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہی خیال دوستانہ اور وہ بھی بشرطیکہ دلی ہو۔ ہر وقت اور ہر آن اور ہر موقع پر روز بروز ترقی پر ہو۔ نہ یہ کہ زمانے کی رفتار اور شراب نیرنگی فلک کج رفتار سے مخمور اور نشہ میں چور کر کے کسی دوسری راہ پر لگا دے۔

بسخنہاے دشمنان وحسود دوستان را زدست نتوان داد

باقی اور کیا لکھوں۔ اگلی صحبتیں یاد آتی ہیں۔ وہ اورنگ آباد کا سفر۔ اور وہ امین صاحب کا باغ مدرسہ کے قریب۔ اور وہ نادر گل کی سیر۔ اللہ اللہ ع۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

خیر زندہ ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی تو پھر لطف زیست اٹھائینگے۔ مگر شباب بھی باقی رہے۔ ہماری زندگی تو بس جیسی تھی اور اب جیسی ہے اسکے اعادہ کی ضرورت نہیں بہر حال ع۔

شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

کاغذ منسلکہ واپس ہے۔ لوٹا لیجئے کہ مدعا کیا ہے۔

اللہ بس باقی ہوس۔

شاد عفی عنہ

بہار گلشن علم و فضل۔ مولانا مولوی نور الضیاء الدین صاحب ضیا
السلام علیکم۔ ہولی کا رنگ جو قطعہ کی پچکاری مین بھر کر آپنے لطف
فرمایا اُس سے دلشاد ہوگیا۔ سبحان اللہ۔ اس رنگینی طبع کے قربان جائیے
کیا چہچہاتا ہوا مقبول پسند آمیز رنگ ہی۔ بقول کسی کے کہیل کا کہیل
بچہ نفع مین۔ ع۔

	چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار	

صنعت توشیح سے قطعہ مین موسم بہار کے چارون فصلونکا لطف
حاصل ہوتا ہی۔ اور قدرتی خوشنما رنگ اپنے لب لعلین کی سُرخی دکھا کر
شاد کو سُرخروئی دارین کا مژدہ دے رہا ہے۔ اور حاسدین کی تمنا کا
خون کر رہا ہے۔ ماشاء اللہ۔

ہو

قطعہ جو لکھا آپنے مولاے من		ہولی نہین یہ بہار کا ہی اک گلشن
ہر شعر کا ہی رنگ نرالا اسکے		دائم رہے شاد سُرخ یہ رنگ سخن

چار قطعات بخط نستعلیق جو اس راقم کے کج مج خطاطی کا مشق ہی
بطور ارمغان روانہ خدمت ہی اگرچہ یہ قطعات کل ہی روانہ کرنے کا
قصد تہا۔ مگر غزل کے ساتہ۔ چونکہ وہ شرط پوری نہو سکی۔ اسلئے آج
بہیجتا ہون محبت دلی روز افزون باد فقط

شاد عفی عنہ

لمعۂ شمع شبستان علم و فضل مُلّا عبد القیوم صاحب

نامہ پہونچا مسرور ہوا۔ جبکہ شغل کار و بار مین کمی ہوئی تو ظاہر ہے کہ
کہ فرصت بھی زیادہ ہے۔ مگر ہجوم افکار سے ایک دم خالی نہین
اور نہ ایک لمحہ فرصت ہی۔ اسکے دور کرنے اور دل بہلانے کے لئے
اس سے کیا عمدہ بات ہی کہ آپ جیسے ہمدرد و شفیق احباب کی صحبت
باعث خاطر جمعی اور موجب درمان درد دل ہو۔

کب فکر سے رستگاری ہی شاد	ق	سو فکرین ہین تو ایک ہی جان
ہی ایک انار سو ہین بیمار		کسطرح گذر کرے گا انسان

والسلام خیر الاختتام۔ شاد عفی عنہٗ

آسودہ کسانیکہ بہر حال خوشند

ساقی خمکدۂ سحر آفرینش نواب عزیز یار جنگ بہادر

دو نسخہ نایاب واسوخت (ایاغ شباب) کے جو آپنے بخلوص
عقیدت نذر کے نام سی مجھے بھیجے اور لوح کے بعد تذر کا لفظ لکھا
یہ آپکی عقیدت اور محبت پر دال ہی بمسرت اس تحفہ کو قبول کیا اور
میری خوشی کو اس سے زیادہ ترقی ہوتی اگر مین فن سخن مین اس درجہ
قابلیت رکھتا ہوتا کہ ایسی عمدہ بخشش بہا نذر لون۔
بہرکیف یہ گلگون کلام رنگا رنگ سے مسرور ہوا۔ الحمد للہ آپ

اِس چمنستان معنی پروری کے ساقی بنے جبتک ساقی برق جمال اور
بادۂ خلد و پرتگال دنیا مین رہے آپکا ایاغ شباب لبریز رہے
والسلام خیر الاختتام۔

شاد عفی عنہ

مہربان۔

آپ کا خط پہونچا کیفیت سے مطلع ہوا۔ مولوی صاحب کی کل کی گفتگو
آپ کے خیالات کی تائید مین تھی۔ اسلئے مجھے گمان غالب ہوا کہ ع

	اے بادِ صبا این ہمہ آوردۂ تست	

آپکے آج کے خط سے ظاہر ہوا کہ آپکے خیال کو اُسمین دخل نہین
اور نہ آپ اس بے سرو پا تقریر کے رازدار ہین تو اسکو یقین کرنا
اگرچہ کسی قدر غور طلب امر ہے مگر آپنے قسمیہ اپنی لاعلمی ظاہر کی ہے
تو مجھے اب مان لینا ضرور ہوا۔ مین آپکو ایسا بھی بے اعتبار نہین سمجھتا
کہ آپکے قسم کو بھی باور نکرون۔ مگر ہان فضل الٰہی سے شاعر بھی ہو۔ اگر
یہ قسم بھی شاعرانہ ہے تو اسکا خمیازہ آپکی گردن پر۔ مین تو صاف دلی
سے مان لیتا ہون۔

انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنے قول کو پیش نظر رکھے۔

	در نہان بہتر از ظاہر باشی	

آپ کا یہ فقرہ کہ مولوی صاحب کو مین طامع نہین سمجھا الخ ۔
اِسکا کیا مطلب ہی ایسی گفتگو سے طمع کو کوئی تعلق اگر ہے تو وہ کونسا
لباس تہا جسکو آپ تاڑ گئے ۔
کیا آپ اور کیا مولوی صاحب اور کیا مین سب ظاہر بین ہین ۔
اللہ کی نظر دِل پر ہے مگر دوربینانِ جادہ حقیقت جو ہین وہ خوب
جانتے ہین ۔ اور جا ہئیے بھی یہی کہ ۔ در پوست منگر در نقد دوست بنگر
مسلمانی اور کافری اگرچہ بظاہر بہت سہولت کے ساتہہ پہچانی جاتی ہی
مگر دل پر کسی کی نظر نہین پڑتی ۔ مولوی ہون کہ ملا ہون ۔ انکی نظر
محدود ہے ۔ وسیع نہین ۔ بات یہ ہے کہ از خود تا مولا دو گام است
اما تو لذتِ دنیا خواہی کہ تا در سرا ے مراد دو گام است ۔ عاقبت خود را افتاست
کہ کار در سر انجام است ۔ مین ہمیشہ مولوی اور ملاؤن سے ایسا بہاگتا
ہون جیسے خزان سے چمن اور برق سے خرمن کسی نے کیا خوب
کہا ہے ؎

با مردم نا اہل مبادا صحبت	کز مرگ بتر صحبت نا اہل بود

مین دل سے انکا غلام ہون جو حق پرست اور حق بین ہین جنکی
مسند خاک ہی اور جو مادشما کے جھگڑے سے پاک ہین ۔ دوستی
بہت مشکل ہے یار باش خار مباش ۔ اُسکو دوست کہتے ہین جنکو اہن

ریائی ہین اُن سبکو اپنے صوم و صلوٰۃ کا غرہ ہے شریعت کی آڑ مین جی کھول کے شکار کرتے ہین۔ اور ناحق و ناروا دوسرون کے افعال اور اقوال پر حرف دہرتے ہین۔ ہمارے عقائد سے کسی کو کیا۔ یار کی یاری سے کام یار کے فعلون سے کیا کام۔ سزا و جزا سب کے لئے ہے۔ ہم مزدور نہین ہین کہ بہ طمع مزدؔ اللہ کی طاعت کرین کہ اطاعت سے جنت کی حورین ملین۔ کوئی ایسا کام نہین کرتے کہ بخشائش کی امید ہو۔ ہان اُسکی رحمت اور فضل کے امیدوار ہین اور یہ دعا کرتے ہین کہ خدا نیک توفیق دے۔ اپنی اپنی سب بھگت لین گے۔ خدا کی رحمت سے کوئی فرد بشر نا امید نہین ہے مشرک بھی شرک مین مبتلا ہوتا ہے مگر اللہ اور اپنے افعال ذمیمہ کو یاد کرکے روتا ہے۔ خداوند عالم اُسکا بیڑا پار کر دیتا ہے نفسی نفسی کا سبکو معاملہ درپیش رہیگا۔ یہ تو پہلے سوچ لین۔ پھر ہمسے گفتگو کرین۔ کچہ اور خیال نہ کرین۔

رباعی

غافل مشو کہ مرکب مردان مرد را	در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند
نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش	ناگہہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

اللہ بس باقی ہوس - اگر درخانہ کس است یک حرف بس است والسلام
مرد آزاد - سالک مسلک سداد شاد عفی عنہ

نواب انتخاب جنگ بہادر -

خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین
ستم ہے یہ کہ صورت دیکھنے کو بھی ترستے ہین

مہربان من - ایک زمانہ تھا کہ دم بھر آپ اور ہم جدا نہین رہتے تھے
مدرسۂ عالیہ کیا چھوٹا کہ دل سے یاد نے بھی جدائی اختیار
کی - نہ سلامے نہ پیامے - آخر کوئی وجہ تو ضرور ہوگی - اگر ناز دوستانہ
ہے تو قبول بالراس والعین - ورنہ خفگی کا کوئی سبب معلوم نہین
ہوتا ہے

فرض کردم کہ بیاد تو دلم خورسند است
لیکن این دیدہ دیدار طلب را چہ علاج

آپ بھول جائیے خیر مگر ہم کب بھولتے ہین اور ہم آپکو بھولنے
کب دیتے ہین - دیکھیے ہماری محبت کو آفرین ہے کہ رہا نہ گیا آخر
بس قلم دوات لیکر صفحہ قرطاس پر حکایت شکایت جو کچھ جی مین آیا
دہر گھسیٹا - خوف یہ ہے کہ اسکا جواب باصواب آئیگا یا ٹکا سا جواب
اب سنیے مزاج شریف - آپ کہان رہتے ہین کس شغل مین دن

گذرتا ہے۔ کبھی ملوگے بھی کہ نہین۔ اگر یہ خیال ہے کہ صرفخاص کے ملازم ہین تو ہم کون ہین ہم بھی اُس ہی آقاے صرفخاص کے خانہ زاد نمک پروردہ ہین دیوانی اور پیشکاری یہ دونون کس کے عہدے اور کس کے بنائے ہوے ہین۔ ہان یہ کہو کہ جی نہین چاہتا یہ اور بات ہے ع۔

حیلہ جو را بہانہ ہا بسیار

بس اب کسی روز ملئے۔ زیادہ باتین نہ بگھارئے۔

ف ۲ سُنا ہے کہ سنٹرل جیل کے قریب جو آپکا مکان ہے وہ فروخت ہونے والا ہے اگر صحیح ہے تو کیا مین اُسکا مشتری بن سکتا ہون۔ والسلام۔

شاد عفی عنہٗ

مولانا مولوی عبد الکریم صاحب۔

السلام علیکم۔ آپکا نامہ جسکو داستان کہنا می زیبد ایسے وقت پہونچا۔ جبکہ مین اپنے ایک عزیز نوجوان کی مرگ ناگہانی کے غم مین مبتلا تھا ابھی اسکے سوگ کے دن بھی پورے نہین ہوے کہ آپکے خط کے مضامین کے برگ سے دوچار ہوا ماشاءاللہ کیا کہنا آپکا خط اور آپکی کتابت اور آپکی لیاقت اور علمیت اور فراست کے روبرو مین بیچارہ طفل مکتب کیا جواب دیسکتا ہون بجز اسکے ع

خموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمی آید

آپکی مشیئت آبی کی باتو قیر شان جسکی وقعت میرے دلمین تھی اُسکے بپاس خاطر خامہ فرسائی کو خلاف تہذیب خیال کرتا۔ مگر آپ ہی سے ماشاءاللہ ابتدا ہوئی۔

گفتگو یون وہ وید ہونے لگی
آپ سے تم تم سے تو ہونے لگی

خیر تاہم ہین اپنے مہذب طریقہ پر تلون مزاجی۔ یا بقول آپکے تلوین کا دہبا نہین لگانا چاہتا اور یہ بھی ناگوار خاطر ہوتا ہے کہ آپنے اپنے توسن خامہ کو صفحہ قرطاس پر جو سرپٹ دوڑایا ہے اُسکو نہ روکون اور سکندری کہانے دون۔ لہذا جواب گذارش کرتا ہون۔ آپنے اپنے خط کی یہ سُرخی لکھی ہے کہ خیر الکلام ما قل ودل مگر سبحان اللہ بجرہ آپکا خط کیا تہا امیر حمزہ کی داستان تھی پڑہتے پڑہتے طبیعت اکتا گئی اُس سُرخی کو پڑہکر ہنسی آئی اور بیساختہ یہ مثل یاد آئی (برعکس نہند نام زنگی کافور) ما قل ودل کی توصفت ہی اور ہے۔ پہلے ہی بسم اللہ غلط۔ اب آگے چل کر آپ نے جو کچہ لکہا ہے اُسکے سمجہنے مین مجھے جو دقت واقع ہوئی یا تو وہ میری کم فہمی کا باعث ہوگا جو آپکی بلاغت اور فصاحت اور ما قل ودل کا سبب ہے۔ یا شاید میرے خط کے مفہوم مین

غلطی واقع ہوئی ۔کہ سوال از آسمان جواب از ریسمان ۔ لکھے موسیٰ د سوا پڑھے خدا (خود اے) کا مضمون صادق آتا ہے ۔ درحقیقت آپکے خط کا مضمون اسقدر دلچسپ ہے کہ جی چاہتا ہے کہ ایک ایک لفظ کی شرح کیجائے مگر مولانا افسوس ہے کہ مجھہ مین اسقدر لیاقت نہین ورنہ بخدا میری شرح شرح جامی سے بڑہکر ہوتی ۔آپ ماتن ہین شارح مگر مجھے صرف یہی کام نہین ہے کہ تو تو مین مین ۔ چق چق و بق بق ۔ اور طول طویل بحث مین اپنا وقت گرانمایہ گواؤن ۔ آپکو تو صرف ایک ہی کام ہے نماز پڑہنا ۔ اسکے بعد آپ اپنے اوقات کو ایسی طول کلامی مین صرف کرین تو زیبا ہے ۔ مجھے تو خیر ایسے بہت سے کام ہین ۔ فکر معیشت ۔ اللہ کی عبادت ۔ بادشاہ کی اطاعت ۔ کسب کمال ۔ اگر خواستہ خداست ۔ دادخواہون کے ساتھ عدالت ۔ جب ان سے فارغ ہوتا ہون تو تفریح طبع اور دل بہلانے مین ایک دو گھنٹہ صرف کرتا ہون ۔ آپکے اداے جواب مین بہت بڑا حصہ وقت کا صرف ہوا جسکا خود مجھے افسوس ہی ۔ لہذا مین اب مختصر تحریر کے بعد اپنے خط کو ختم کرتا ہون ۔

سُنئے مولانا ۔ قال اور شئے ہے حال اور شئے جسکو قال ہے حال اُس سے کوسون دور ہے ۔ اُسکی مثال بالکل طبل اور ڈہول کی سی ہے

کہ صرف صدائے بے معنی۔ اور جو اسپنے حال مین مست ہین وہ صدف ؤرمکنون یک دانہ ہین انہین دنیا ومافیہا سے کوئی غرض نہین انہین منطق ومعانی جواب وسوال سے کوئی تعلق نہین۔ ما وشما سے انکا مسلک اور طریقہ ہی نرالا ہے پس بہتر ہوگا کہ آپ بھی اس قال قالوا کی گردان سے باز آئے بات وہ کیجئے جو دلپسند ہوا ورجسکا کچھ بہتر نتیجہ نکلے۔ یون اگر آپ اپنی لیاقت اور علمیت کو عمر بھر صرف کرکے ادائے جوابات مین کوتاہی نہ کرینگے تو بندہ بھی گو عالم وفاضل نہین مگر رندانہ اور آزادانہ طور پر جواب دینے مین قاصر نہ رہیگا۔

آپنے اگرچہ نہ اپنی شان کا پاس رکھا اور نہ میری عزت عطیہ سلطانی کا خیال مین اگرچہ بنفسہ ادنیٰ اور ناچیز محض ہون مگر میری عزت عطیہ سلطانی ایسی نہ تھی کہ آپ بیساختہ جو جی مین آتا لکھدیتے اور مین مجیب رہتا۔ صرف آپکے خلوص اور شان شیخت کا ادب ملحوظ تہا خاموش رہا ورنہ متلون سے تلون مزاجی ہونا دشوار امر نہ تہا۔ آپ جو لکھتے ہین کہ تمام دنیا آپکو وزیر افواج کا اُستاد کہتی ہی تعجب سے ہے مین جب آپکو اُستاد سے زیادہ سمجھتا تہا یعنے مشائخ کبار کے زمرہ مین تو صرف اُستادی کی عزت آپکے لئے باعث فخر نہین ہوگی۔ ہان اُستاد میرے بچون کے آپ ضرور رہین۔ مگر فیض اُستادی سے وہ بھی محروم رہے

توپہر یہان کیا ہوتا تہا۔

توبرون درچہ کردی کہ درون خانہ آئی

آپکا یہ ارشاد کہ آپکے پاس بہی تین چار لاکھ روپیئے کی جاگیر ہوتی تو آپ صبر کرتے۔ مولانا آپ کیا ان تین چار لاکھ کو حاصل بجز دکان سمجھتے ہین۔ اجی حضرت ؎

ہین جو درویش صفت اُنکی گذر جاتی ہر	جنکے رتبے ہین سوا اُنکو سوا مشکل ہے

والسلام۔

شاد عفی عنہ

مہربان من نواب معز یار الدولہ بہادر

محمد فضل حق صاحب پیپری جو ضلع اندور مین قصبہ ہے وہان کے مشایخ زادہ۔ بزرگ۔ اور سادات سے ہین۔ اور ملکی ہین۔ بدہنگامی کے باعث جو معاش اِنکے نام تھی اسوقت وہ بھی اُنہین نہین ملی اور نیز وہ معاش اسقدر نہین ہے کہ معمولی کاروبار و اخراجات کے سوا غیر معمولی اخراجات مین کارآمد ہو۔ فی الحال انکا عقد قریب مین قرار پایا ہے۔ بوجہ مذکورہ از حد متردد ہین۔ اور انصرام کار خیر اسکے باعث مشکل ہوگیا ہے۔ ماہ صیام مین سرکاری رقم بغرض امداد کارہا اخیر جو آپکے ذریعہ سے تقسیم ہوتی ہے اسمین سے کچھ حصہ اگر انہین بھی ملجا

تو آپکو ثواب ملا اور مین مسرور ہوا - اور ایک سید واجب الرعایت کی خانہ آبادی ہو جاتی ہے فقط

شاد عفی عنہ

جناب من حضرت داغ -

تسلیم - کل کے خط نے مجھے بھی متحیر کر دیا کہ بیٹھے بٹھلائے یہ تہمت کیسی لاحول ولا قوۃ کیسے لوگ ہین کہ زبردستی بھی پھانستے ہین - کہان آپ اور کہان کنہیا لال آپ سوائے حضور کی ڈیوڑہی کے اور کہین جاتے نہین سُنا یہ کنہیا لال کے گھر کیون جانے چلے تھے -

رباعی

یہ نرالی ہے نکالی دل لگی	آپ پر تجھو سے نالش واغدی
بال بیکا اک نہ ہوگا آپ کا	ایسی تیسی ایسے ایسے تیسون کی

پہلے ہی سے اگر آپنے مجھے کہا ہوتا تو مین کنہیا لال کا اسوقت تک پتا لگاتا اگر وہ جہنم مین بھی ہوتا تو مالک جہنم سے مانگ لیتا - خیر کل سے اُنکی ٹوہ مین ہون سنتے ہی آپکو اطلاع دونگا -

شاد عفی عنہ

نواب جنید یاور جنگ بہادر -

آپکا معروضہ کیا تہا شیطان کی آنت تھی - مین آپسے آزردہ

نہین ہون - صرف آپ اپنے دلسے پوچھئے آپکے دل کا پر تو میرے دلپر ہے ؎

	دل ز دل رہیست درین گنبدِ سپہر از سوئے کینہ کینہ وازسوے مہر مہر	

ابھی تو آپ حضور رسی کے امیدوار ہین اسپر یہ حال ہے - جب حضور رس ہو جائنگے تو خدا جانے آپکا دماغ کس آسمان پر جلکر کہا تا رہیگا - محبوب علیخان صاحب اور حقانی کی نسبت جو آپ لکھتے ہین اُسکا جواب یہی ہے کہ وہ مجھے دل سے چاہتے ہین اسلئے مین بھی اُنسے محبت رکہتا ہون - ایک اُنپر ہی کیا موقوف ہے - وہ تو لبقدر مرتب معزز ہین - اگر ایک ادنی آدمی بھی مجھے دل سے چاہے تو مین اُسکا دوست ہون میرا تو یہ قول ہے ؎

	کیا غرض لاکھ خدائی مین ہون دولت والے اُنکا بندہ ہون جو بندے ہین محبت والے	

آپکی یہ خواہش کہ فوجی تعلق مجھ سے ہونے سے آپکو کبھی آنا پڑیگا اسلئے صبح کا وقت ملاقات کے لئے مقرر کیا جائے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ صرف فوجی تعلق کے باعث اپنی غرض کے وقت آنا چاہتے ہین ورنہ آپکو مجھ سے کوئی کام نہین - سبحان اللہ دل کا تو یہ حال

اور بظاہر اپنے کو جان نثار کہتے ہو ع

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اجی مہربان آپ تو اپنے چچا نصیب یاور جنگ سے بھی ایک ہاتھ اونچے ہوگئے۔ آپکے لئے پہلے سے کونسا وقت مقرر تھا کہ اب اور کوئی نئی ایجاد ہو۔

یا تو وہ دن تھے کہ بلا اجازت آتے تھے اور ملتے تھے اور کبھی مین نہ ملتا تو واپس چلے جاتے تھے اور اب وہی آپ ہین کہ وقت کی پابندی چاہتے ہین۔ شاد باش۔ آج دعوت مین میرا جانہوگا اطلاعاً لکھدیا فقط

شاد عفی عنہ

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمائی دوستان کرمفرمائی مخلصان نواب شرف الامراء بہادر دام عنایتہ

سید محمد یحییٰ حال وارد بلدۂ حیدر آباد دکن جو ایک شریف خاندان کے معزز صاحب ہین انکے پیش کردہ مکاتبات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدیو اعظم کے نظر کردہ اور اُس دربار کے ارا کین سے ہین - انکی یہ خواہش دلی ہے کہ جناب کے محامد او صاف و ہمدردی ابنائے جنس کا مادہ جو قدرتی طور پر عطا ہوا ہے اُسکے ذریعہ سے بارگاہ شاہی تک باریابی کی عزت حاصل کرکے فائز المرام ہون اسلئے

مخلص جناب کی خدمت مین اس نیاز نامہ کے ساتھ سید صاحب کو
پیش کر کے اپنی تحریر کو اس مصرع پر ختم کرتا ہون ع۔

برکریمان کارہا دشوار نیست

شاد عفی عنہ

مہربان من نواب صولت جنگ بہادر

اسوقت مین اپنے رٹینگ روم مین اپنے دوست نواب صولت جنگ بہادر کے خط کا جواب لکھ رہا تھا کہ دفعۃً عطر کی خوشبو سے دماغ معطر ہوگیا دیکھتا کیا ہون کہ جنوب رویہ دروازہ سے ایک شخص سفید کپڑے مین کچھ باندھا ہوا ایک خط اسکے ساتھ لئے کھڑا ہے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ میرے دوست روحانی وہ کون جسکو خط لکھ رہا تھا یعنے آپکی جناب نے بھیجا ہے جھٹ سے خط اسکے ہاتھ سے لیا اور عطر کی شیشیان کھولین چونکہ شیشیون پر نام نہ تھا عطر جوہر عنبر اور اگر بتی چنبیلی کی شناخت مین ذرا تامل ہوا۔ فتنہ تو بہت جلد پہچانا گیا۔ بلا تکلف کہتا ہون کہ واقعی تینون عطر ایک سے ایک اعلی تھے سبحان اللہ ایک لطیفہ خوب ہوا یعنے عطر کے بھی تین حرف اور شیشیان بھی تین ہین سہ

بعد از سپاس شاد کے دل سے دعا ہے یہ		جس گھر سے عطر آیا ہو وہ گھر بسا رہے

شاد عفی عنہ

	خط وہ لکھتے ہین بہو لکر مجکو اپنے بہو لے کو یاد کرتے ہین	

میرے مہربان نواب صولت جنگ بہادر

خدا کا شکر ہے کہ آپنے خط لکہنے کی تکلیف گوارہ کی صبح کا بہولا اگر شام کو آئے تو اُسکو بہولا نہین کہتے۔

ہان ہان۔ مین تو بھی سمجھکر لکہا تہا کہ آپ معتکف گوشۂ خمول ہین۔ الحمد للہ کہ قیاس درست ہوا۔ سبحان اللہ آپکے اعتکاف کا ثمرہ نیک نہ نکلنا چہ معنی وارد۔ انشاء اللہ۔ مگر کوئی کسر نہ رہجائے اسکا خیال رہے۔ آپکی کونسی پیشین گوئی مین نے دل سے فراموش کی تھی جو یہ بہول جاؤن گا واہ یہ نہین کہتے کہ آپنے ہمکو فراموش کیا۔ خیر دوستون کا گلہ سر آنکھون پر مین بھی چاہتا ہون کہ مین دوستون کو دل سے نہ بہولون اور میرے دوست مجھے دل سے دور نہ کرین۔

آپنے میری تصویر مانگی تھی اس سے تعجب آتا ہی۔ کیا آپکے دل کی نظرون سے مین دور ہون۔ جب دل سے نزدیک ہون تو لوح دل پر صورت جما لیجئے۔ خیر۔ فرمایش کی تعمیل کرنا بہر حال ضرور ہے اسلئے آپکے حسب فرمایش تصویر معیت خط ہذا روانہ کرتا ہون۔

ابھی اس خط کو مین نے ختم نہین کیا تہا کہ ایک اور نامۂ اتحاد مع چند

شیشہ ہائے عطر پہونچا۔ اسکا جواب علیحدہ بھیجتا ہون۔ کسی روز ملئے تو ہان صاحب آپ شاعر غرا ہو کر یہ فاش غلطی کیسی کی۔ ایک شعر آپکے خط مین لکھا ہوا تھا۔

کوئی مجھ سے کہتا ہی پوچھے ہین راجہ
خدا تمکو اچھا رکھے مہا راجہ

مگر مین بھی تاڑ گیا کہ یہ عمداً لکھا ہی۔ صرف ہمارا امتحان مقصود تھا۔ کیون کہی ناسپتے کی۔ جو کچھ ہو سنئے پہلے مصرعہ مین پوچھے ہین۔ غیر فصیح۔ پوچھتے ہین۔ اصح۔

دوسرے مصرعہ مین (مہا راجہ) پڑہنے سے غیر موزون ہوتا ہے (واہ راجہ) سے موزون ہوتا ہے مگر بے معنی۔

کیون صاحب ہم شاعر نہین۔ مگر آپ جب امتحان لینے بیٹھے تو تلمیذ آصف بھی کہین جواب دینے سے رکتے ہین۔ والسلام فقط

شاد عفی عنہ

مہربانمن نواب انتخاب جنگ بہادر

خط پہونچا مسرور ہوا۔ طبع رنگین کی نہ پوچھیئے۔ بجھے دل کے کب تھے۔ خدا کے فضل سے ہمیشہ دل شاد ہے اور بقول ہیچمج شاد

خدا شاد دارد بحق محمدؐ

ہمیشہ خوش رہینگے - رندخرابا تی تردامن ہین رنگین مزاج کیون نہو نگے
زاہد خشک نہین کہ سبحہ و مصلے سے کام ہو۔

	وہ ان ہستی سے اٹھکر یا الٰہی برترت ہو کہ پیش زاہدان خشک تر دامن کی عزت ہو	

ہان صاحب آپکا یہ فقرہ کہ طبیعت رنگین ہوتی جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ فکر نہین - وغیرہ) خدا آپکی زبان مبارک کرے کہ ہمیشہ بیفکر رہین - اور ہین بھی - کیونکہ ظل عاطفت شاہی مین عزت و آبرو سے بسر کر رہے ہین - مگر نرے بیفکرے تو وہ ہوتے ہین جو اسکے مصداق ہین -

	لنگلے زیر و لنگلے بالا نے غم وزد نے غم کالا	

یہان تو خدا کی عنایت سے تین بیبیان ہین شرعًا ابھی ایک جگہ خالی ہے - اور بفضلہ سات بچے ہین اور آئندہ پانچ سات کی امید ہے طرفہ اور سنئے - دشمن اتنے ہین کہ جتنے سر مین بال - ایک سر ہزار سودا - دوست فی زماننا عنقا -

مال و زر و زیور و حشم ملتا ہے		ممکن ہے نگین طبل و علم ملتا ہے
	عنقا گوگرد سرخ پارس اکسیر یہ سب ملتا ہے دوست کم ملتا ہے	

شاد	زندگی اسطرح گذرتی ہے اپنے سایہ سے آپ ڈرتا ہون	

الغرض میرے بے فکر نظر آنے کا سبب یہ ہے کہ بچپن سے طبیعت آزاد ہے۔ فقرا کی صحبت مین رہے ہین۔ بادۂ عرفان کا مزہ چکھا ہے۔ عاشق مزاج ہین۔ اسلئے شادی وغم رنج و راحت سے زیادہ موثر نہین ہوتے۔ مگر جب حد سے زیادہ ہوجاتا ہے تو پھر باقتضاء بشری اسے ازخود رفتہ ہوجاتے ہین کہ اپنی سُدھ ہی نہین رہتی بقول غالب

	کیون گردش مدام سے گھبرا نہ جای دل انسان ہون پیالہ و ساغر نہین ہون مین	

مکان کا نقشہ دیکھا کسی روز اُس مکان مین اُتر کر دیکھنا چاہتا ہون آج یا کل سرونگر جاؤنگا۔ شہر مین آپ اپنا آدمی وہان بٹھا دیجئے اُتر کر دیکھلونگا۔ واقعی مکان عمدہ موقع پر ہے۔ مین نے سُنا صرف خاص کے معتمد کے کوئی قرابتدار ہین وہ لین گے۔ اسلئے پہلے پہل لکھ بھیجا۔ بعد دیکھنے کے واجبی قیمت ٹھہر جائیگی۔ مگر ہان یہ تو کہئے کہ کب ملین گے اور صحبت دیرینہ کے گلے شکوے کب دو بدو ادا ہونگے۔ چند تصویرین ارمغان بھیجتا ہون قبول کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ سلمہ اللہ تعالےٰ

تسلیم۔ نامہ شفقت اسطرح آیا جیسے باد نوروزی چمن مین لفظ داگی
کی نسبت آپنے جو بحث کی وہ بالکل ٹھیک ہے اسکا کیا جواب دون
سوال لاجواب ہے۔ چونکہ ابتو مادے تیار ہو چکے اور بعض اساتذہ
کی مثالین موجود بھی ہین لہذا فی الحال رعایت فرمائے آئندہ سے
آپکی تقلید کیجائیگی۔ اور داگی کے ۱۲۔ عدد لونگا۔ اور یہی صحیح ہے
کالسکۂ دودی سفر کے لئے توازبس موزون ہے مگر حضر کے لئے
حضرت حضور بندگانعالی مدظلہ العالی کے ہمراہ رکاب ظفر انتساب اس سے
بڑھکر روضۂ رضوان اور باغ ارم مین بھی لطف نہین۔ حق تعالی پیر و مرشد
کو مع شاہزادہ جم حشم ہمیشہ مظفر و منصور رکھے ؎

	خدا سے دعا ہے ہمارے حضور سلامت رہین پاس ہون یا کہ دور	

اگر موقع ملے تو شاہزادہ والا دودمان کی خدمت اقدس مین
عرض کردیجئے کہ آپکا جان نثار خانہ زاد شاد آداب و قدمبوسی
عرض کرتا ہے اور یہ دعا دیتا ہے کہ آپ زیر ظل عاطفت حضرت ظل سبحانی مدظلہ العالی
سلامت اور شادمان رہین ظلکم ممدود بحق مسلک الودود فقط
شاد عفی عنہ

حقایق آگاہ سید محمد بے نظیر شاہ صاحب قادری

آپ کا دعانامہ پہونچا میرے ارادت وعقیدتمندی کے نسبت آپنے جو کچھ لکھا ہے وہ سب آپکا حُسن ظن ہے۔ اور آپ ہی بزرگونکی دعا کا اثر ہے۔ آپکے کارنامے جو خاص تصوف مین ہین اور جنھین آپنے منظوم کیا ہے وہ میری پیشی کے مترجم محمد علی احسن صاحب کے ذریعہ میرے پاس پہونچے ہین۔ اور ہمیشہ میرے پیش نظر ہین اسمین شک نہین کہ آپنے دریا کو کوزہ مین بھرا ہے۔ آپکا کلام ہر طرح سے لائق تعریف ہے۔ ہر گاہ وہ کلام میرے پاس ہے اور ہر وقت میرے پیش نظر ہے تو پھر خاص اسکے سُنانے کے لئے آپکو زحمت گوارہ کرنے کی ضرورت نہین۔ اور مین ہر وقت اس کلام کے دیکھنے سے جسقدر فائدہ اُٹھا سکتا ہون اندازہ تحریر سے خارج ہے۔ اگرچہ بظاہر دور ہون مگر دل سے نزدیک ہون۔ آپکی ملاقات سے فیض یاب ہونیکی اگرچہ دلی خواہش ہے مگر آپ خوب جانتے ہین کہ کل امر مرہون باوقاتہا اور یہی باعث ہے کہ باوجود کشش طرفین ملاقات کی صورت غیر پیدا اندازہ جشن ہائے سالگرہ مبارک کی وجہ سے روزانہ حاضر باشی کے باعث عدیم الفرصت ہون لہٰذا اگر معاف کیا جاؤن تو بعید از لطف نہوگا۔

شاد عفی عنہٗ

مہربانمن میر فیاض علی خان صاحب

کہئے آپ دورہ سے کس روز آئے - اور اب مزاج کیسا ہے پاندان کے انتظار مین چشم براہ ہین شبنم کے کام پر تو اوس پڑ گئی خیر سیدہا سادہ ہی سہی - ایک مہینے کے پانچ مہینے ہو گئے -

رباعی

وعدہ ہو روز کل کا قیامت کی بات ہے	فردای حشر ہو کہ جدائی کی رات ہے
یہ تو مثل ہے ایسی مرے دوست شاد باش	عاشق کی شاخ آہو پہ جیسی برات ہے

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمای مخلصان نواب فخر الملک بہادر دام لطفہ

شاد علی عنہ

مین آپکو ایک کار خیر کی طرف متوجہ کرتا ہون - اور غالباً جو سفارش میری جانب سے ہو رہی ہے وہ آپکے نزدیک بالکل واجبی ہو گی میر یوسف الدین کی شادی قائم جنگ بہادر کی دختر کے ساتھ جسکی جائداد کورٹ آف وارڈس کی نگرانی مین ہے قرار پائی ہے جو کچھ رقم انکی شادی کے لئے منظور ہوئی ہے سنا جاتا ہے کہ وہ براتیونکی شکر خوری کے لئے بھی کافی نہوگی - چنانچہ عروس کی والدہ کی جانب سے جو درخواست آپکے روبرو پیش ہے اسکی منظوری پر شادی کا انصرام منحصر ہے - اگرچہ ہر ایک کے مقدور موافق اخراجات کی

ضرورت ہوتی ہے مگر آپ خوب واقف ہین کہ شادی کا انصرام اپنے انجز
خیالی موازنے سے المضاعف پر ہوتا ہے چونکہ نوشہ کے بھائی نواب
تفضل یاب جنگ بہادر نے اس سفارش نامہ کی درخواست کی
لہذا یہ سفارش اس غرض سے کیجاتی ہے کہ ورثائے عروس کی جانب سے
جو درخواست پیش ہوئی ہو اُسکی منظوری ہوجائے تاکہ شادی کا کام
انصرام کو پہونچے۔ اور دولہا وطن کا قران السعدین ہو آپ اور ہم
عند اللہ ماجور ہون والسلام ع

برکریمان کارہا دشوار نیست

شادعفی عنہ

مہربان من نواب میجر افسر الدولہ بہادر

متھرا پانڈے جو الہ آباد مین ہین اُنہون نے جسوقت کہ سواری
مبارک اعلحضرت پیرو مرشد مدظلہم العالی کلکتہ و دہلی بزمانہ سابق رونق افروز ہوئی
تھی تو پانڈے صاحب مذکور نے تبرک اپنی طرف سے داخل بارگاہ خداوندی
کیا تھا۔ اور وہ تبرک بتوسط میرے جد مہاراجہ نرائن بہادر کے دونون
وقت داخل ہوا تھا۔ اب چونکہ مین ہمراہ رکاب حاضر ہونگا اگر سواری
اس طرف سے رونق افروز ہو تو انکی طرف سے
تبرک داخل ہوگا پس اسکو بارگاہ خداوندی مین بعد اظہار

حقیقت حال وکیفیت ماضیہ داخل کرادیجیے۔ اس تحریر کا ہر وقت آپکو خیال رہے فقط

شاد عفی عنہ

موہن لال معتمد

تمہارے دوتین عرضداشت متعلق بوطائے فردشال ماتم پرسی پہونچے کیفیت سے مطلع ہوا۔ تمہارے والد کے انتقال کے بعد تمہارے بہائی کو جو فردشال ماتم پرسی اس سرکار سے عطا ہوئی۔ حق بحقدار رسید۔ اب باوجود موہن لال کے فرزند ہوتے ہوئے تم اپنے لئے فردشال کی جو خواہش کرتے ہو اسکی کوئی خاص وجہ معلوم نہین ہوئی۔ اولاد کے ہوتے ہوے بہائی کو ایسے عطیات حاصل کرنے کا حق نہین۔ لہذا درخواست نامنظور۔ فقط

شاد عفی عنہ

نوابصاحب والامناقب کرمفرمائے مخلصان نواب سرو قار الامرا بہادر دام عنایتہ

میرے علاقہ کے راج باغ واقع بیرون دروازہ دودہ باؤلی سے پانی کا نل جسوقت لایا جاتا تہا اُسوقت علاقہ داران تعمیرات سے یہ وعدہ ہوا تہا کہ باغ کو پانی دیا جائیگا۔ آپ کو بھی یاد ہوگا کہ خود آپنے بالمشافہ وعدہ فرمایا تہا۔ اسوجہ سے مین اپنے باغ کی

بدین خیال کہ کار سرکاری اور فیض جاری ہے بلا کسی مطالبہ نقصان زمین اور درختون کے نل لیجانے کی اجازت دی۔ اسکا بدلہ یہ ہوا کہ پانی بالکل بند کر دیا گیا۔ کبھی کبھی گاہے ماہے کچھ حوض مین پانی بڑی منت اور عاجزی کے بعد دیا کرتے ہین۔

دفتری تحریرات اسقدر ہوئین کہ دہان مداد خشک ہو گئی اور نوک زبان قلم گھس گئی۔ اُدھر درختون کے حق مین باغ کی زمین کربلا ہو گئی۔ درخت زبان حال سے العطش العطش پکارتے ہین۔ جنکی بربادی کی وجہ سے میری ایک بیش بہا محاصل کی جائداد تلف ہو رہی ہے۔ یا تو براہ کرم ایفائے وعدہ فرمائیے۔ یا یہ تبلا دیجیے کہ نقصان مال کا دعوی تعمیرات کے کس عہدہ دار پر کیا جاے ع۔

بر کریمان کارہا دشوار نیست

باران کرم کا طالب شاد عفی عنہ

گیان اکاش کے سورج سوامی سوم پرکاش آنند جی

مہاراج کو غریب کشن پرشاد کا پرنام پہونچے۔ آپکا پتر پہونچا۔ اسکے دیکھنے سے من کو آنند ہوئی۔ آپکا فرمانا سب ست ہے۔ ایک ایک اچھر آپکے پتر کا اوپدیس اور جوگ مارگ کا وشٹانت ہے سچ ہے کہ مانس مایا کے جال مین ایسا پھنسا ہی اور رجوگن تموگن کا

اُسکے نیتر پر پردہ پڑا ہے کہ اسکو مایا کے سوائے کچھ دکھائی نہیں دیتا
یہی کارن ہے کہ شاستر مین لکھتا ہے۔ راج سے نرک۔ جو آتما
آپ جیسے پرم بھگت کے درشن کرکے سنت سماگم کرے اسکا من شُدھ
ہو جاتا ہے۔ اور ستوگن اسمین آپ سے پرویش کرتا ہے۔ اور
جب ستوگن کا اسمین نواس ہو گیا تب پرماتما کا پرکاش دیکھ پڑتا ہے
جب وہ پرکاش اولوکن مین آگیا تب وہ منش آتما کا پہچاننے والا
ہو گیا۔ اور جس نے آتما کو پہچان گیا۔ سیدھانت جوگ کا سار انس
پراپت ہو گیا۔ آپ جیسے مہاتما کی انتر درشٹی ہو جائے تو کوئی اچرج
نہیں کہ میرا من استھر ہوا اور سکھ دکھ سم ہو رلیان پدودی کو پراپت
ہو جاؤن۔ جس سے میری مکتی ہو جائے۔ ست سنگ بڑے اوتم
وستو ہے۔ مجھے بال اوستھا سے ست سنگ کا من سے شوق ہے۔

محبوب پرشاد کے واسطے آپ نے جو اپنے من سے
اسیس دیا ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی۔ کوئی سمے ایسا آئے کہ مجھے
حضور سے آگیا مل جائے تو آپکی سیوک محبوب پرشاد کو اپنے
سنگ لاکر آپکے چرنونکا درشن کراون۔ یا اگر آپ کسی سمی چند روز
مین براجمان ہون تو ہم سب کے دھن بھاگ ہونگے۔ کہ آپکے درشن
سے اوتم پھل پائینگے۔ اور منو کامنا پوری ہو جائیگی۔

مین آپکی سیوک محبوب پرشاد کی ایک تصویر بک پوسٹ کر کے
بھیجتا ہون۔ اسکو آپ اپنے چرنون کے پاس رکھین۔ بس
دور نہونے دین۔ جو پرشاد آپ دیا کر کے بھیجین گے وہ تعویذ
بنا کر آپکے سیوک محبوب پرشاد کے گلے مین ڈالدیا جائیگا کبھی کبھی
اپنے کھیم کُشل سے مجھ غریب کے من کو آنند کرتے رہیئے۔ اور
کرپا درشٹی رکھئے فقط

داسونکا داس پرشاد عفی عنہ

مہربان رائے کنور پرشاد صاحب

آپکا نامہ تعزیت پہونچا۔ آٹھ آٹھ آنسو رلایا۔ زخم تازہ ہو گیا
مین کیا بتلاؤن کہ کیا سانحہ ہوا۔ اور مین کیسا ہون اور کیسی میری
گذرے گی۔

سانحہ تو ایسا ہوا کہ میری خاک کا غبار بھی اگر اُڑے گا تو اسکے
ہر ذرہ پر داغ نظر آئیگا۔ مین اچھا ہون زندہ ہون۔ مگر بشکل مردہ
ایک جسم بے روح متحرک ہون ع

یکے مردہ شخصم بصورت روان

گذرنے کے لئے تو مہربان گذر ہی جاتی ہے کوئی مرنیوالے
کے ساتھ تھوڑا ہی مرتا ہے۔ مگر گذرنے گذرنے مین بھی تو فرق

ہے۔ ایک خوشی سے گذرنا۔ دوسرے رنج سے گذارنا۔ خوشی سے تو دنیا مین گذرنا ہی محال ہے تمام عمر رنج مین گذرتی ہے۔

داغ فرزند خدا کی پناہ یہ وہ داغ ہے کہ ہستی فنا ہوجائے تو ہوجائے مگر روح کو بھی اس داغ کا صدمہ رہیگا۔ اسمین شک نہین کہ دنیا گذشتنی اور گذاشتنی ہے اور صبر ہو ہی جاتا ہے۔ مگر۔ ع

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون
روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

مرحوم کا نام آپ نے چندی پرشاد لکھا ہے دراصل نام چندا پرشاد تھا چودھوان سال ختم ہونے کو تھا۔ ابھی غنچہ تھا کہ مرجھا گیا۔ ہائے افسوس کیا کہون کہ جب یاد آتا ہے مجھپر کیا گذرتی ہے۔ اللہ اللہ۔

تا نظر بر چمن وضع جہان وا کردیم — ہستی بود کہ بر دیدہ بینا کردیم
نہ سمن بوئے وفا داشت نہ گل رنگ بقا — حیرت آلودہ بہر رنگ نظرہا کردیم
آنچہ بیداری ما دام نظر می فہمید — حیرتے بود کہ در خواب تماشا کردیم

بیماری کیا تھی کیا کہون۔ مرض الموت تھا۔ چند ہفتے قبل گھوڑے سے علیحدہ ہوا۔ کچھ سر مین چوٹ آئی یہی بہانا ہوا۔ چوٹ بھی خفیف تھی اسکے بعد ہفتے دو ہفتے تک مزاج بالکل اچھا رہا بعد اسکے بخار آگیا

یہ بخار تا بمرگ جدا نہوا۔ اخیر مین سرسام ہو گیا۔ دوا دوش سب کچھ کی۔ مگر کیا ہوتا ہے۔ چودھوین تاریخ مزاج بہت بگڑ گیا اُس وقت مین الوال چلا گیا۔ پندرھوین تاریخ ماہ ذیحجہ کی بارہ بجے انتقال ہوا مین الوال سے کوہ شریف آیا اور دو ہفتہ کی رخصت کے لیے سرکار مین عرضی پیش کر کے بنارس روانہ ہوا وہان پھرتا پھراتا اب سرونگر مین آیا ہون۔ کل پانچوین تاریخ محرم کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ مکان مین جاؤنگا۔ باقی لکھون تو کیا لکھون۔ اور کہون تو کیا کہون بجز اسکے ؎

نیست در گلشن اسباب جہان رنگ ثبات	ہمہ از دیدۂ ما ہمچو نظر می گذرد
چون نقش خانہ پرستیم نداریم آرام	عمر آسودگی ما بسفر می گذرد

باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔ اللہ بس باقی ہوس۔ یقین ہے کہ آپکا مزاج بخیرت سے ہوگا بال بچے سب عافیت سے ہونگے فقط

نشانہ بیداد۔ شاد عفی عنہ

مہربان مولوی شمس العلما سید علی بلگرامی —

اس دو سال کے امساک باران نے اکثر مقامات مین حشر بپا کر دیا ہی مگر یہ نئی بات ہی کہ میر عالم کے تالاب مین پانی ہوتے ہوئے بھی ہمارے سراج باغ کے درختونکی حالت تشنگان حجاز اور کربلا

کے پیاسون سے کم نہین ۔
بے زبانون کو پیاسا رکھنا یہ کونسی عمدہ سبیل ہے ایسے وقت
مین ان سوکھی زبانون کو تر کرنا یہ آب رسانی دینا اور دین کی مدد ن
کے لئے آبحیات کا حکم رکھتی ہے ٥

	تشنونکو نذر آب کرو یہ سبیل ہے	
	حق سے جزا کے پانیکی بس یہ سبیل ہے	

مہتمم باغات علاقہ ہذا بدین غرض آپ پاس بھیجے جاتے ہین
ہو الموجود فقط

شاد عفی عنہٗ

اخلاص آثار بشن سروپ صاحب

آپکے دو تا قطعہ عرائض مع کتاب واہگورنار ایسے وقت
پہونچے کہ مین بسبب علالت مزاج برخوردار راجہ چندا پرشاد
سخت متردد تہا ۔ بیماری ایسی ترقی پائی کہ برخوردار نے ۵ ذیحجہ ۱۳۱۷ھ
کو جان بحق تسلیم کی ۔ بذریعۂ اخبارات وغیرہ آپکو غالباً اس واقعہ جانکاہ
و حادثہ جانگزا کا علم ہوا ہوگا ۔ اُسکے بعد سے آجتک اُس کتاب کے
دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا ۔ چونکہ آپنے اپنے عرائض مین یہ لکھا تہا
کہ سوائے اِس کاپی کے اور کوئی کاپی نہین ہے لہذا اصل کتاب

موصولہ بدین غرض واپس ہے کہ اگر ممکن ہو تو اسکی نقل روانہ کیجے
فرصت سے دیکھکر روانہ کرونگا۔ اور اسوقت اسکے طبع یا عدم طبع
کی نسبت اپنا خیال ظاہر کرونگا فقط

شاد عفی عنہٗ

راجہ صاحب مشفق و مہربان راجہ شیوراج دھرم ونت بہار
خانہ بے اہل خانہ ایسا ہے جیسے زلف شاہدان فرخار بے شانہ
جیسے آفتاب بے جلال۔ ماہتاب بے جمال۔ جیسے سپاہی
بے تلوار۔ لشکر بے ہتھیار۔ جیسے کان بے گوہر شمشیر بے جوہر
جیسے معشوق بے کج ادائی۔ حسن بے رعنائی۔ وہ دواخانہ کیا
جسمین دوا نہو۔ وہ طبیب کیا جسکے ہاتھ مین شفا نہو۔ وہ شراب
کیا جسمین سرور نہین۔ وہ جنت کیا جسمین حور نہین۔ عورت کیا ہے
دلبر۔ دلربا۔ دلنواز۔ دل آرام۔ عورت کیمیائے فتوح ہے
عورت راح روح ہے۔ انسان کے دل کی کون عزیز ہے۔ پیاری
بی بی۔ ماں باپ کی عزت۔ بیٹی۔ داماد کی عزت۔ بہن بہنوئی کی
عزت۔ سالی۔ سارٹھو کی عزت۔ مگر بی بی میاں کی عزت۔ بے عورت
کے آرام نہین۔ بے عورت کے خاندان کا نام نہین ؎

سچ کہتے ہین ہر کہ زن ندارد		آسایش جان و تن ندارد

ہر دو مذہب میں بے بی بی کے مجرد رہنا ممنوع ہے سہ			۱
شاد	بی بی سے بڑھکے کون ہے دنیا میں فرحمند بی بی سے بڑھکے کون ہے انسانکو دلپسند		۱

ماحصل اس تمہید کا آپ ایسے دوربین و دور اندیش عاقبت بین کے سنجل دل پر اس تمہید کا نقش مرتسم ہونا چاہئے تعجب ہے جب یہ پر ظاہر ہے کہ دور اندیش اور عاقبت بین اور تجربہ کار ہین تو دوربینی سے کام لیجئے اور سری گنیش آئینہ کہکر شادی کی فکر کیجئے۔ آسایش تن ضروری اور لابدی ہے مانا کہ ع

آسودہ کسانیکہ بہر حال خوشند

لیکن جب تجربہ شاہد حال ہے کہ زندگانی کی بہت سی بیچینیان بے آرامیان بدمزگیان بی بی کے ہونے سے دور ہو جاتی ہین اور تلخئ ایام مبدل بہ حلاوت سرور ہو جاتی ہین۔ تو اس سے بڑھکر دنیائے دنی گذشتنی وگذاشتنی مین اور کون نعمت کبرا ہے کہ انسان اپنے فرایض اور امور دینی و دنیوی سے فارغ ہوکر دو گھڑی اپنی پیاری بی بی سے زندگی بسر کرے اور سخت مہمات یا مصائب کو دل بہلا کر اس تدبیر سے سر کرے وہ دن جسدن آپ صاحب خانہ مع اہل خانہ کے اول مرتبہ اپنے مکانمین جلوہ فگن ہونگے اُس دن کو مین آپکی زندگی کا بڑا مبارک دن سمجھونگا